﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
دورۂ مغربی افریقہ نمبر
مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۱۱
جمعۃ المبارک ۳۰/جولائی و ۱۳/اگست ۲۰۰۴ء
۱۲/جمادی الثانی ۱۴۲۵ہجری قمری ۳۰/وفا ۱۳۸۳ہجری شمسی
شمارہ ۳۱-۳۲

عمل صالح

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہے۔فرمایا: وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی۔ پھر میرے پوچھنے پر فرمایا: اس کے بعد والدین سے حسن سلوک اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتہا)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

بیعت کی اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی تو بیعت بے فائدہ ہے

”ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بیچاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی، اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتی کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اُف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے بیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزّت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا۔مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دُکھ کی جو خدا کے واسطے اُن پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔وہ بڑے فاضل، عالم اور محدث تھے۔

سُنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا اب کچھ ضرورت نہیں۔یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت۔بعض لوگوں کے ہمارے پاس خطوط آتے ہیں کہ میں ایک مسجد کا مُلّاں تھا۔آپ کی بیعت کرنے کی وجہ سے لوگ مجھ سے ناراض ہیں۔مخالفت کرتے ہیں۔غرض مجھے بیعت کی وجہ سے سخت تکلیف ہے حالانکہ اس آزادی اور امن کے زمانہ اور سلطنت میں ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہی کیا پہنچا سکتا ہے۔زیادہ سے زیادہ کسی نے زبان سے گالیاں نکال دی ہوں گی۔تو ان باتوں سے ہوتا بھی کیا ہے۔مگر وہ اس کو تکلیف سمجھتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ بیعت کرنے کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف پہنچی۔غرض بعض لوگ ذرا سی مخالفت کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔اصل میں انہوں نے بیعت کی حقیقت ہی کو نہیں سمجھا۔“ (ملفوظات ۔جلد 10صفحہ 140، 141)

اسلام کہتا ہے کہ یورپ، امریکہ، ایشیا، افریقہ اور دُور دراز جزیروں کے سب باشندے برابر ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سرزمین بلال کے سادہ دل مخلص لوگوں کو امید کا پیغام دیتے ہوئے اس غلط تأثر کی تردید فرمائی کہ افریقن کسی طرح کمتر اور ادنیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔آپ نے 1955ء میں غانا کے احمدیوں کو ایک پیغام دیتے ہوئے فرمایا:

”..........اگر آپ لوگوں کے پاس ذہانت نہیں یا دوسرے لفظوں میں آپ ایک کمتر نسل ہیں تو نعوذ باللہ یہ خدا کا نقص ہے کہ اس نے ایسی قوم کی طرف اپنا مامور بھیجا جو ذہانت سے خالی تھی کہ اس کو قبول کر سکے۔لیکن معاملہ یہ نہیں ہے۔اسلام کہتا ہے کہ یورپ، امریکہ، ایشیا، افریقہ اور دور دراز جزیروں کے سب باشندے برابر ہیں۔تمام کو قوتِ عقل اور قوتِ علم و ایجاد عطا کی گئی ہے۔گو امریکن اپنے تئیں ایک فوق البشر مخلوق سمجھتے ہیں اور یورپین سے بھی نفرت کرتے ہیں اور یورپ کے لوگ ایشیائیوں کو بہ نظر حقارت دیکھتے ہیں مگر جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ زمین پر بسنے والے تمام لوگ برابر ہیں۔ہم تمام برابر ہیں اور ایک جیسی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مَیں اپنی زندگی میں کبھی کسی احمدی کو یہ اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ وہ مذکورہ بالا خیالات کو جو دنیا میں رائج ہیں اختیار کرے۔بالکل اسی طرح جس طرح آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایسے خیالات کو اپنی ایڑیوں کے نیچے کچل دیں گے۔پس مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مَیں بھی ایسے نظریات کو اپنے پاؤں تلے مسل دوں گا..........“۔

”پاکستانی اپنے افریقن بھائیوں کو اپنے عزیز و اقارب کی طرح دیکھتے ہیں۔مَیں افریقنوں سے بھی اسی قربانی کی توقع رکھتا ہوں اور آپ سے کہتا ہوں کہ آپ تبلیغ کریں اور پیغام اسلام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیں۔ربوہ ہمیشہ آپ کا انتظار کرے گا کہ آپ گولڈ کوسٹ (غانا) کے ہر فرد کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں جو حقیقی اسلام اور خدا کا دین ہے“۔(سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ 412-413)

فرمودات خلفاء

مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”حضرت نبی کریم ﷺ کو دو وعدے دیئے گئے تھے ایک یہ کہ آپؐ کے زمانہ میں ایک ہزار سالہ تنزل کے دور کے بعد پھر اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔غلبۂ اسلام کی پو پھٹ چکی ہے اور غلبۂ اسلام کا دن طلوع ہونے والا ہے۔دنیا کی کوئی قوم اسلام سے باہر رہ کر عزت کی زندگی نہیں گزار سکتی۔اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے۔یہ پورا ہوگا۔

پس جب خدا تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کا اتنا عظیم وعدہ دیا ہے تو رونے کا حق ہمیں کیسے مل گیا۔ہمیں تو ہنسنے کا حق ملا ہے۔اس عظیم وعدے اور اس حق کی بنا پر مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔اگر کوئی چپیڑ لگاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔کوئی گالی دیتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔کوئی ہماری راہ میں کانٹے بچھاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔نادان ہیں جاہل ہیں۔ان کے یہ افعال ہماری مسکراہٹوں کو نہیں چھین سکتے۔ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ ہم غلبہ اسلام کے وعدے بھول گئے اور کسی کا ایک چپیڑ مارنا یا گالی دینا یا کانٹے بچھانا یاد رہ گیا۔ایسی باتوں سے متاثر ہونا ہمارا حق نہیں ہے۔ہم میں سے کسی کے نفس کا یہ حق نہیں ہے۔ہمارے ہر نفس کا یہ حق ہے کہ وہ بہترین اور اچھا خادم بنے اور یہ کشادہ راہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے۔لوگ مٹی ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اسے دھو ڈالتی ہے۔ہمارا قدم کبھی نہیں پھسلا اور نہ پھسلنا چاہئے۔سوائے ان کے کہ جو منافق ہیں اور یہ ہر الٰہی سلسلے میں ہوتے ہیں۔ہزار میں سے ایک یا لاکھ میں سے دو۔ان کا تو کوئی ذکر نہیں۔لیکن خدا کے پیارے، مخلص، وفادار اور مخلص بندے جو ہیں دنیا کی کوئی گالی یا فتوے یا چپیڑیں یا غصہ کا اظہار ان کے راستے میں کوئی روک نہیں بن سکتا۔جہاں سب سے زیادہ گالیاں ہمارے کانوں میں پڑ رہی ہوتی ہیں وہیں اللہ تعالیٰ کے پیار کا ہاتھ کہتا ہے آگے بڑھو۔بھول جاؤ اس کو یہ کیا کہتے ہیں۔کیونکہ بے اثر ہے ان کی ہر کوشش اور ناکام ہے ان کا ہر منصوبہ۔پھر ہمیں غم اور غصہ اور گھبراہٹ کس بات کی!“۔

(مشعل راہ جلد دوم۔صفحہ ۲۴۵)

اداریہ

طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاکَ

رحمۃ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اُمت محمدیہ کو جو عظیم الشان بشارات عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یوں ہے۔آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص محض اللہ کی محبت میں، اس کی رضا کی خاطر، کسی مریض کی عیادت کے لئے یا اپنے کسی بھائی کی زیارت اور ملاقات کی غرض سے جاتا ہے تو ایک فرشتہ اسے بشارت دیتے ہوئے کہتا ہے : ’’طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاکَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا ‘‘ کہ تو بھی مبارک ہو جائے اور تیرا چلنا بھی مبارک ہو اور جنت تیرا ٹھکانہ ہو۔یقیناً ہر مسلمان اس حدیث نبوی میں مذکور شرائط کے ساتھ اختیار کئے گئے سفر کے نتیجہ میں اس سے وابستہ بشارتوں سے حصہ پاسکتا ہے۔لیکن وہ سفر جو مومنوں کی جماعت کے امام محض لِلّٰہ اپنے دینی بھائیوں کی زیارت اور ملاقات کے لئے اور دین اسلام کی سر بلندی اور بنی نوع انسان کی فلاح بہبود کی غرض سے اختیار فرمائیں ان پر تو آنحضرت ﷺ کی یہ بشارت بدرجۂ اَولیٰ صادق آتی ہے۔اسی طرح وہ مومنین و مخلصین جو کسی اپنے عام دینی بھائی سے نہیں بلکہ اپنے روحانی امام کی زیارت و ملاقات کے لئے اور اس کی مقدس صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے محض لِلّٰہ سفر اختیار کر کے اس کے پاس پہنچتے ہیں، وہ بھی یقیناً ان بشارات نبویؐ سے عام معمول سے بڑھ کر حصہ پاتے ہیں۔

سال گزشتہ میں سیّدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یورپ کے مختلف ممالک کے علاوہ خصوصیت سے مغربی افریقہ کے چار ممالک غانا، برکینا فاسو، بنین اور نائیجیریا اور اسی طرح نارتھ امریکہ میں کینیڈا کا دورہ فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ جب لندن سے روانہ ہو کر غانا میں وُرود فرما ہوئے تو آپ نے ائرپورٹ پر اخباری نمائندگان کے سوال کے جواب میں فرمایا "I have come to see my loved ones" یعنی میں یہاں اپنے پیاروں سے ملنے آیا ہوں۔مومنوں کے امام، حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے مقدس خلیفہ خامس ایدہ اللہ کے اپنی پیاری جماعت سے ملاقات اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہزار ہا میل کے یہ لمبے سفر محض اللہ کی رضا کی خاطر تھے اور آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق بلاشبہ نہایت درجہ مبارک اور خیر و برکت کا باعث تھے۔جس طرح یہ سفر الٰہی تائید و نصرت سے معمور غیر معمولی طور پر کامیاب و کامران رہے، ہم اللہ کے فضل و احسان پر نظر کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں بلکہ ہمیں یقینِ کامل ہے کہ آپ کے ہر قدم پر فرشتے یہ دعا دیتے ہوں گے کہ ’’طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاکَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا ‘‘۔

ان سفروں میں جس طرح ہزار ہا عشّاقانِ خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ اپنے پیارے امام کی زیارت و ملاقات کا شرف پانے کے لئے، والہانہ ذوق و شوق کے ساتھ، دور دراز علاقوں سے نہایت مشقت اور تکلیف اٹھا کر اور اپنے کاموں کا حرج کر کے ان مراکز میں پہنچے جہاں حضور انور نے ورود فرمانا ہوتا تھا وہ داستانِ صدق و صفا اور اخلاص و وفا بہت طویل اور بہت ہی روح پرور اور ایمان افروز ہے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی اس خصوصی اشاعت ’’دورۂ مغربی افریقہ نمبر‘‘ میں اس دورہ کی صرف چند جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں۔ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ افریقہ کے مخلص اور فدائی احمدیوں نے اپنے جذبۂ ایمانی، للّٰہی خلوص و محبت کے بے ساختہ اظہار، حسن انتظام اور مثالی نظم و ضبط کے دلربا نظاروں سے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کو کس قدر روحانی مسرت پہنچائی اور آپ ایدہ اللہ کی بے پناہ محبت اور آپ کے دل سے اٹھنے والی مستجاب دعاؤں سے حصہ پایا۔ اور کس طرح انہوں نے آپ کے خطبات و خطابات ، زندگی بخش کلمات ، شرف مصافحہ و زیارت اور پیار ہی پیار اور دعا ہی دعا بن کر پڑنے والی اپنے مسیحا صفت امام کی نظروں سے اپنے قلب و روح کو معطر اور شادمان کیا۔

للّٰہی محبت کے ایسے دلکش نظارے صرف زندہ الٰہی جماعتوں میں ہی مل سکتے ہیں۔ایسی خالص محبت جس میں دنیا کی کوئی ملونی نہیں ہوتی، جو ہر قسم کی دنیوی حرص اور طمع سے منزہ، بے ریا، سچی، صاف اور پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا سب سے عظیم نمونہ آنحضرت ﷺ کو عطا فرمایا اور اس بے نظیر للّٰہی محبت کو آپؐ کی صداقت کے ایک زندہ اور کھلے کھلے نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ چنانچہ فرمایا کہ اگر تو زمین کے تمام خزانے بھی خرچ کر ڈالتا تو بھی ایسی محبت ان کے دلوں میں پیدا نہ کر سکتا۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں یہ محبت پیدا کی ہے۔

چنانچہ آج آنحضرت ﷺ کے موعود امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں اپنے مقدس روحانی امام حضرت خلیفۃ المسیح سے غیر معمولی للّٰہی محبت کے جو نظارے دیکھنے میں آتے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی خاص عطا ہے اور آنحضرت ﷺ ہی کا فیض ہے جو اس زمانے میں مسیح محمدی کے ذریعہ پھر سے دنیا میں جاری ہوا ہے۔اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا یہ باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں ۔ بلاشبہ خلیفۂ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔جماعت کی حیثیت اگر بدن کی ہے تو خلیفۂ وقت اس میں دل کی حیثیت رکھتا ہے۔اے اللہ تو ہمیشہ اپنی اس جماعت کو اپنی محبتوں سے نوازتا رہ اور خلیفہ وقت اور جماعت کی محبت کا یہ دوطرفہ تعلق تیری محبت اور رضا کے تابع اور تیرے فضلوں اور احسانات سے معمور ہمیشہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہے اور کسی شیطان کو اس میں کسی قسم کا رخنہ ڈالنے کی کبھی توفیق نصیب نہ ہو۔اور جیسا کہ تیرے برگزیدہ رسول ﷺ نے تیری طرف سے خوشخبری دی تھی کہ: ’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو میری خاطر آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے پاس جاتے ہیں اور زیارت و ملاقات کرتے ہیں اور میری خاطر اپنے نفوس کی قربانی کرتے ہیں ان کے لئے مَیں نے اپنی محبت کو واجب کر دیا ہے‘‘۔پس تو ہمارے لئے انفرادی طور پر بھی اور بحیثیت جماعت بھی اپنی محبت کو واجب کر دے اور ہم سے ایسا راضی ہو کہ پھر اسی رضا کی حالت میں ہم تیرے پاس لوٹیں اور تیری رضا کی ابدی جنتوں میں بسیرا کریں۔آمین ثمّ آمین ۔

ایک آسمانی شہزادہ اور ہم

(حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہء افریقہ، یورپ اور کینیڈا کے بارے میں ایک مجموعی تأثّر)

فطرت سے ہم آغوش ہوئی وقت کی آواز
جب چھیڑے مغنّی نے ، نئے گیت نئے ساز
الاپ

جمال اسود و ابیض پہ آئی اک بہار نو
سمیٹا نور و نکہت نے ، وہ صحرا ہو کہ بستی ہو
جہاں بھی وہ مطہّر ، خوبرو ، دلکش سوار اترا
فرشتوں نے کہا اپنے مسیحا کے قدم چھو لو
مناؤ جشن ، لاؤ اپنے پیالے ، آؤ میخوارو
گھٹا رحمت کی اُمڈی ہے تمہیں ساقی بلاتا ہے
بہت کمیاب ہے یہ دن کہاں ہر روز آتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

اڑائے تان ہر تار نفس روحوں کے بندھن کا
بپا ہو شور ہر جانب کئی جنموں کے بندھن کا
نیا آغاز ہو لیکن وہی صدیوں کے بندھن کا
نگاہیں جب ملیں پہلو میں دل کچھ اس طرح مچلے
رواں ہو سلسلہ آنکھوں سے نم خوابوں کے بندھن کا
کوئی اس حال میں جب شہ نشیں سے مسکراتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

فضا میں رنگ لہراتے ہوں جب عہد رفاقت کے
لہو میں ذائقے گھل جائیں ایماں کی حلاوت کے
نشاط انگیز ہوں لمحے سبھی کارِ اطاعت کے
کنارے مسکرا کر دور سے جب ہاتھ لہرائیں
سمندر سے بھی گہری ایک بے پایاں محبت کے
نظر جو دائرہ بھی کھینچتی ہے ٹوٹ جاتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

لبِ اظہار کی لرزش میں جذبے تھرتھراتے ہوں
زباں تالو سے آ لگتی ہو جملے ٹوٹ جاتے ہوں
جسے کہنے کی خواہش ہو وہی سب کہہ نہ پاتے ہوں
مقام عشق سے حدّ ادب رستہ نہ دیتی ہو
بدن بھی سرد ہو جائیں ۔ قدم بھی لڑکھڑاتے ہوں
کوئی ایسے میں جب اپنوں کو سینے سے لگاتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھاتا ہے

بدلنے پر ہو دل جب ایک دستِ غیب آمادہ
گماں ہوتا ہے اسم کامرانی ہے بہت سادہ
خداوندِ شہاں کا نام لیوا ایک شہزادہ
قبائے فضلِ ربّانی پہن کر جب نکلتا ہے
سمٹ جاتے ہیں اک نقطے میں آ کر منزل و جادہ
وہ فرش سرخ پر چلتا زرِ شفقت لٹاتا ہے
بہت کمیاب ہے یہ دن کہاں ہر روز آتا ہے
زمانہ بس نصیبوں ہی سے یہ منظر دکھا تا ہے

(جمیل الرحمن ۔ ہالینڈ)

افریقہ کے احمدیوں میں اتنا جوش اور ایمان اور خلافت سے ایسی محبت ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ پھر اس یقین سے دل بھر جاتا ہے کہ یہ واقعی خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے ہی ان کے دلوں کو پھیرا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی طرف سے استقبالیہ تقریب منعقدہ یکم مئی ۲۰۰۴ء میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

یکم مئی ۲۰۰۴ء کو لجنہ اماء اللہ یو۔کے کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے مغربی افریقہ کے کامیاب اور بابرکت دورہ سے مراجعت پر ایک سادہ اور پروقار استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر مکرمہ صاحبزادی فوزیہ لقمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے نے استقبالیہ ایڈریس میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپسی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس تاریخ ساز دورہ میں ہم نے افریقہ کے احمدیوں کی طرف سے خلافتِ احمدیہ اور خلیفۂ وقت سے محبت اور پیار کے جو نظارے دیکھے وہ قابل رشک ہیں۔ افریقہ کے لوگوں کا نظم و ضبط، باوقار انداز اور ان کی والہانہ محبت کے نظارے قابل دید تھے۔ ان کے سینے خدا کی محبت سے معمور اور چہرے نور ایمان سے منور نظر آتے تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح و مہدیؑ کے نمائندہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ کے وہاں آنے اور ان کے ساتھ گزرے ہوئے تمام لمحات کو اپنی محبت اور عقیدت سے امر بنا دیا۔ ان کے جذبوں کی سچائی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں سے عیاں تھی۔ ان روح پرور نظاروں نے ہمارے ایمانوں کو مزید جلا بخشی۔ خدا تعالیٰ کے نشانات کو ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ الحمدللہ۔ ہماری دعا ہے کہ یہ قوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں سے فیض پا کر دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صف اوّل میں شامل ہو جائے تا دنیا دیکھ لے کہ مسیح و مہدی موعود کی برکت سے ایک قوم نئی زندگی پا کر باوقار انداز میں سر اٹھا کر باقی دنیا کے شانہ بشانہ چل رہی ہے۔ نیز خدا تعالیٰ اس بابرکت سفر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل بنائے اور اس کے اثرات کو آئندہ آنے والے زمانوں پر محیط کردے۔ آمین

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے لجنات سے مخاطب ہوتے ہوئے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اب آپ کی واپسی کا وقت قریب ہے اور ایک مقبرہ قائم کیا جائے جس میں اعلیٰ معیار والے اور قربانی کرنے والے لوگوں کی تدفین ہوگی تو اس وقت آپ نے ''رسالہ الوصیت'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

''اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو، اس خوشخبری کو ہمیشہ گزشتہ سو سال میں سچا ہوتے دیکھا اور دیکھتے رہے۔ خلافت اولیٰ کے وقت لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے اب احمدیت چند دن کی مہمان ہے۔

> **ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا اور اسلام کا غلبہ ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے۔**

پھر خلافت ثانیہ میں جب اندرونی فتنہ بھی اٹھا اور ایسے لوگ جو خلافت کے منکر تھے ان کو پیغامی بھی کہا جاتا ہے اور لاہوری بھی اور غیر مبایعین بھی، انہوں نے بڑا زور لگایا کہ انجمن اب حقدار ہونی چاہئے نظام جماعت کو چلانے کی اور خلافت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی عمر اس وقت صرف 24 سال تھی اور بڑے بڑے پڑھے لکھے علماء اور دین کا علم رکھنے والے اور جو اس وقت احمدیت کے نظام جماعت کے ستون سمجھے جاتے تھے وہ سب علیحدہ ہو گئے اور کچھ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ رہے۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا 52 سالہ دور خلافت ہر روز ترقی کی نئی منزل طے کرتا تھا۔ آپ کے دور میں افریقہ میں بھی مشن کھلے، یورپ میں بھی مشن کھلے اور خلافت کے دس سال بعد ہی یہاں لندن میں آپ نے اس مسجد کی بنیاد بھی رکھی۔

پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا۔ اس میں بھی خاص طور پر افریقن ممالک میں اور ان افریقن ممالک میں جو انگلستان کی کالونیز رہیں کسی زمانے میں، ان میں احمدیت خوب پھیلی اور کافی حد تک ESTABLISH ہوگئی۔

پھر خلافت رابعہ کے دور میں ہم نے ہر روز ترقی کا ایک نیا سورج چڑھتا دیکھا۔ افریقہ میں بھی یورپ میں بھی ایشیا میں بھی۔ پھر MTA کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے تک جماعت کی آواز پھیلی۔ تو یہ ترقیات جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دوسری قدرت کا آنا ضروری ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے، اور ہمیشہ وہی چیزیں رہا کرتی ہیں جو اپنی ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وابستگی کی وجہ سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منصب دیا تو باوجود اس خوف کے جو میرے دل میں تھا کہ جماعت کس طرح چلے گی، اللہ تعالیٰ نے خود ہر چیز اپنے ہاتھ میں لی۔ اور جو ترقی کا قدم جس رفتار سے بڑھ رہا تھا اسی طرح بڑھتا چلا گیا اور چلتا چلا جا رہا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے خدا کا یہ وعدہ ہے کہ میں تیری جماعت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے اور لوگ جوق در جوق اس میں شامل بھی ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل میں اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں کی عزت کا بڑا خیال رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک کام ہے جو بعض لوگوں کے ذریعہ سے کرواتا ہے۔ **اور انبیاء کو جو دنیا میں بھیجتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے وہ دنیا میں اپنی تعلیم اور اپنا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور پھر انبیاء کے بعد ان کے ماننے والوں کے ذریعہ اور پھر خلافت کے ذریعہ سے وہ نظام جاری رہتا ہے اور ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔**

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب افریقہ کے ممالک ہیں۔ دو ممالک ایسے ہیں جہاں گزشتہ دس پندرہ سال میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی اور ایک آدمی سوچ سکتا ہے کہ ٹھیک ہے غریب لوگ ہیں انہوں نے جماعت کو مان لیا لیکن شاید بھیڑ چال میں مان لیا ہو۔ لیکن جب آپ وہاں جا کر دیکھتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ جس فراست سے اور روشن دماغی سے اور نور یقین کے ساتھ انہوں نے جماعت کو، احمدیت کو قبول کیا ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اگر دی جائے تو یہ حالت میسر آسکتی ہے۔ مرد، عورتیں، بچے مختلف طبقات میں سے جماعت میں شامل ہوئے۔ کچھ احمدیت میں شامل ہونے سے پہلے پیگنز (Pagans) تھے، لامذہب تھے۔ کچھ عیسائیت میں سے آئے، کچھ مسلمانوں میں سے آئے۔ غرض مختلف مذاہب میں سے احمدیت میں شامل ہوئے اور اتنا جوش اور ایمان ہے ان کے اندر کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اور پھر اس یقین سے دل بھر جاتا ہے اور تسلی ہوتی ہے کہ یہ واقعی خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور خدا تعالیٰ نے ہی ان کے دلوں کو پھیرا ہے۔ ایک جوش، ایک جذبہ، ایک محبت تھی جو ان کی آنکھوں میں سے ٹپک رہی ہوتی تھی خلیفۂ وقت کے لئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عورتوں میں خاص طور پر ایسے طبقے جو ان پڑھ ہوں ان میں مذہب کا اتنا خیال نہیں ہوتا۔ **لیکن ان عورتوں میں بھی اس قدر مذہب کی عزت و احترام تھا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش اس حد تک بھی وہ کرتی تھیں کہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ کوئی بھی ذریعہ جس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں، ضائع ہو۔ اسی طرح خلیفۂ وقت سے محبت کا جو اظہار ان کی آنکھوں میں نظر آتا تھا کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ یہ ان پڑھ لوگ ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت ریموٹ (Remote) علاقے کے دُور دراز گاؤں کے جہاں سڑکیں بھی نہیں پہنچی ہوئیں وہاں سے تکلیفیں اٹھا کر صرف دیکھنے کے لئے سفر کر کے آئے۔ تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے کئے کہ میں تیری جماعت قائم کروں گا جو نیک لوگوں کی جماعت ہوگی اور دنیا پر غالب آئے گی۔

حضور نے فرمایا کہ بچوں کے اندر بھی وہی روح تھی۔ مختلف ممالک میں مختلف طریقہ تھا اظہار کا لیکن ہر جگہ یوں جذبات ظاہر ہوتے تھے لگتا تھا کہ جس طرح ہمیشہ سے ایک آدمی جو بہت قریب ہوتا ہے، اس سے ایک تعلق پیدا ہوجاتا ہے، اسی طرح پہلی دفعہ دیکھنے کے باوجود ان کی نظروں میں وہ تعلق نظر آ رہا تھا اور اس طرح اظہار ہو رہا تھا کہ حیرت ہوتی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں میں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔ اب کسی بچے کو اگر میں نے پیار کرلیا تو خلافت سے محبت کی وجہ سے عورتیں ارد گرد کی جتنی کھڑی ہوتی تھیں وہ اس بچے کو پیار کرنے لگ جاتی تھیں۔ تو یہ ان کے اظہار تھے محبت کے۔ حضور نے فرمایا کہ سیکورٹی کا گورنمنٹ کی طرف سے بھی بڑا انتظام تھا لیکن اس کے باوجود چھوٹے چھوٹے بچے ان کو ڈاج دے کر دائیں بائیں سے نکل کر آ کے چمٹ جایا کرتے تھے اور لوگ دیکھتے رہ جاتے تھے۔ تو یہ محبت ہے ان کی اور اس سے دل کو تسلی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ الٰہی وعدے جو ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ اور ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا اور اسلام کا غلبہ ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے۔ ❀❀❀❀

افریقہ کا براعظم خوش قسمت ترین ہے۔ ان کے دل نور یقین سے پُر ہیں
اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش برسی ہے جو انسانی تصور سے باہر ہے

(دورۂ مغربی افریقہ میں ہونے والے خدائی فضلوں اور احسانات کا مختصر بیان)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء میں اپنے دورہ مغربی افریقہ کے حوالہ سے مختصراً بعض ایمان افروز اور روح پرور امور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبیوں اور رسولوں سے وعدہ ہے کہ وہ ان کو غالب کرتا ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا کے مامور ہیں اور آپؑ سے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو انشاء اللہ ضرور غلبہ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے تحت ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوتا ہے، انبیاء آتے ہیں اور بیج ڈال کر چلے جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ مومنین کی جماعت کے ذریعہ اور نظام خلافت کے ذریعے اس کے پھیلاؤ میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نظارے خلافت رابعہ کے دور میں بھی دکھائے اور اس سے پہلے بھی دکھائے اور غیر معمولی طور پر خلافت رابعہ میں جماعتوں کا قیام اور جوق در جوق لوگوں کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے نظارے ہمیں نظر آتے ہیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرانکوفون افریقی ممالک میں احمدیت کو وسیع پیمانے پر پھیلنے کی خوشخبری دی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد سے وہاں جماعتیں بہت تیزی سے قائم ہوئیں جن کا پہلے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔

بہرحال ان باتوں کے پیش نظر اور ان نئے شامل ہونے والوں سے ملنے کے لئے میں نے بھی بعض افریقن ممالک غانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا کے دورے کا پروگرام بنایا اور ان میں سے بورکینا فاسو اور بینن فرانکوفون ممالک ہیں، فرانسیسی زبان یہاں بولی جاتی ہے ایم ٹی اے کے ذریعے سے کچھ خبریں لوگوں کو ملتی رہی ہیں اور اس وجہ سے تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے خوشی اور مبارک باد کے پیغام وصول ہو رہے ہیں، حقیقت میں تو ان مبارکبادوں کے مستحق وہ افریقن احمدی بھائی اور بہنیں ہیں جن کے دل نور یقین سے پُر ہیں، دنیا کے تمام احمدیوں کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے، اکثر لوگوں کی خواہش ہے اور ہوگی بھی کہ وہ ان سفروں کا حال کچھ میری زبانی سنیں۔ تو سفر کے حالات کی تمام تفصیلات تو بیان کرنا مشکل ہے بعض صرف احساسات ہیں اور جذبات ہیں جن کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے تاہم سفر کے مختصر حالات میں آج بیان کروں گا۔ سب سے پہلے تو میں تمام دنیا کے احمدیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ دورے پر جانے سے پہلے سفر کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کے لئے انہیں دعا کی تحریک کی تھی تو احباب جماعت کی مقبول دعاؤں کے نظارے ہمیں اپنے سفر کے دوران ہر قدم پر نظر آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش برسی ہے جو انسانی تصور سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدوں اور خوشخبریوں کے مطابق یہ کامیابیاں تو ہونی تھیں۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے یہ نظارے اس نے ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھائے۔

دورے سے پہلے کئی لوگوں نے مبشر خوابیں بھی دیکھی تھیں بعض کو تو پتہ تھا کہ افریقہ کا دورہ ہے۔ دعا کر رہے تھے اس دوران اچھی خوابیں آئیں لیکن بعضوں کو علم بھی نہیں تھا، تو بہرحال اس سے میری تسلی ہوگئی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے گا، اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے الحمدللہ۔

یہاں سے روانہ ہو کر جب ہم اکرا ایئرپورٹ پر پہنچے ہیں، جہاز وہاں آ کر رکا بلکہ جہاز رن وے پر اترا تو اس وقت ہی نظر آ گیا تھا کہ لوگوں کا ایک ہجوم ہے اور سفید رومال لہرا رہے ہیں، جب میں جہاز سے اترنے لگا تو جہاز کا پائلٹ بھی بڑا ایکسائیٹڈ میرے پاس آیا، برٹش ائرویز کا جہاز تھا، یہ نہیں پتہ کہ اسے پہلے علم تھا یا اس نے خود اندازہ لگایا اور آ کے کہنے لگا تمہارے لوگ تمہارے استقبال کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور اتنا غیر معمولی رش تھا اور جوش تھا کہ ہر ایک کو نظر آ رہا تھا۔ مسافر بھی کھڑکیوں سے جھانک جھانک کے دیکھ رہے تھے، اترنے سے پہلے۔ گھانا جماعت نے بھی ماشاء اللہ دوروں، ملاقاتوں، میٹنگوں کے بھرپور پروگرام بنائے ہوئے تھے، اس کے بارے میں ایم ٹی اے میں کچھ خبریں پتہ لگتی رہی ہیں۔ بہرحال مختصراً بعض جگہوں کے بارے میں جہاں میں رہا ہوں یا جن جگہوں کو میں جانتا ہوں وہاں کیا کیا تبدیلیاں دیکھیں، اس بارے میں مختصراً بیان کرتا ہوں۔

وہاں پہنچنے کے اگلے دن ہم نے دو سکولوں، ایک ہسپتال اور جامعہ احمدیہ گھانا کا معائنہ کیا، اس دن تقریباً دو تین سو کلومیٹر کا سفر ہوا ہوگا۔ جامعہ احمدیہ تو وہاں نیا کھلا ہے یعنی میرے وہاں سے واپس آنے کے بعد نئی جگہ پر۔ پہلے یہ سالٹ پانڈ میں ہوا کرتا تھا چھوٹی سی جگہ پر، اب تو ماشاءاللہ وسیع رقبہ ہے اور اس میں عمارتیں بھی کافی ہیں کلاس روم بلاک ہیں، ہوسٹل ہیں، سٹاف کوارٹر ہیں اور اس کو مزید وسعت بھی دی جا رہی ہے۔ یہاں گھانا کے علاوہ بعض دوسرے افریقن ممالک جہاں جامعہ کی سہولت نہیں ہے کے طلبا آ کے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دین کا علم سیکھنے اور وقف کی روح کے ساتھ آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

سکولوں میں بھی ماشاء اللہ بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے، جس زمانے میں میں وہاں تھا اس وقت اس بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ کہ اتنی عمارتیں بن جائیں گی اور اتنی وسعت پیدا ہو جائے گی۔ پھر اس دوران ہی دو مساجد کا افتتاح بھی ہوا، سالٹ پانڈ جہاں ہمارے ابتدائی مبلغین کام کرتے رہے ہیں اس جگہ کو بھی دیکھنے کے لئے گئے۔ وہاں صرف معائنہ تھا کیونکہ ابتدائی قربانی کرنے والوں کی قربانی کا پھل ہی آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھا رہے ہیں۔ جن میں حکیم فضل الرحمان صاحب، مولانا نذیر احمد علی صاحب، مولانا نذیر احمد مبشر صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ سالٹ پانڈ کی وسیع خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس وغیرہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح ان مبلغین نے مال کی کمی، کمزوری اور وسائل کی کمی کے باوجود ایسی عالی شان اور خوبصورت عمارتیں کھڑی کر دیں۔

اکرا (Accra) میں جہاں اب ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے، یہیں قیام تھا، یہاں بھی بعض عمارات کا افتتاح ہوا وہاں جب میں ۱۹۸۵ء میں آیا ہوں تو کافی بڑی مسجد اکرا مشن ہاؤس کے ساتھ ہی تھی لیکن اب انہوں نے اس کو مزید وسعت دے کر اور دو منزلہ بنا کر تقریباً اس وقت سے بھی تین گنا زیادہ کر لیا ہے۔ لیکن اس دورے کے دوران امیر صاحب گھانا کو یہ احساس ہو گیا ہوگا کہ یہ مسجد بھی چھوٹی پڑ گئی ہے۔ الٰہی وعدوں کے مطابق جماعت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھیلنا ہے، جتنی بڑی چاہیں مسجدیں بنائیں وہ چھوٹی ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے قربانی کی روح اور اللہ کے گھروں کی تعمیر کی طرف توجہ اور خواہش رہی تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں سنبھالی نہیں جائیں گی۔ پھر اس دوران میں یعنی اکرا میں جتنے دن رہائش رہی، وہاں قیام رہا، پھر گھانا کے صدر صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی پہلے تو رسمی سی باتیں ہوتی رہیں، کیونکہ یہ لوگ فطرتاً بڑے روایتی رجحان رکھنے والے لوگ ہیں عموماً۔ بہرحال اس کے بعد پھر بڑے خوشگوار ماحول میں بے تکلفانہ، غیر رسمی باتیں ہوئیں، اور بار بار صدر صاحب اپنے ملک کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے رہے۔

پھر جلسے کی کارروائی ہے۔ وہ تو آپ لوگوں نے دیکھ ہی لی ہے۔ لیکن جمعہ کے بعد جب میں سلام کہنے کے لئے لجنہ کی طرف گیا ہوں تو وہ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا لیکن افسوس کہ کیمروں کی پہنچ سے اس وقت باہر تھا۔ اس لئے کہ آپ اس کو Live دیکھ ہی نہیں سکے اور وجہ اس کی یہ تھی کہ گھانا ٹیلیویژن نے اپنی ذمہ داری لے لی تھی کہ Live کوریج ہم کریں گے۔ اور ایم ٹی اے نہیں کرے گی۔ اس لئے یہ دقت وہاں تھی، بہرحال میرا خیال ہے کہ کچھ لوگوں نے اس کی فلم بنائی بھی ہوگی، لگتا تھا کہ جوش پھوٹ پھوٹ کر باہر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اخلاص و وفا کا اظہار اس طرح ہو رہا تھا کہ ان کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے چہروں سے خوشی اس طرح پھوٹی پڑتی تھی کہ ناقابل بیان ہے۔ کماسی کے مسجد کے احاطے میں عورتوں اور مردوں کا اظہار آپ نے دیکھ لیا ہے وہ کچھ دکھایا گیا تھا۔ تو یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ جلسہ پر یہ اظہار زیادہ تھا یا کماسی میں۔ پھر جلسہ کے بعد 100 کے قریب اماموں اور چیفوں سے بھی ملاقات تھی۔ جو احمدیت قبول کر چکے ہیں اور اپنی بہت بڑی فالوانگ (Following) کے ساتھ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام، مسیح محمدی کا پیغام اپنے اپنے علاقوں میں پھیلا رہے ہیں۔

گھانا کا دوسرا بڑا شہر کماسی (Kumasi) ہے، کماسی کے قریب جماعت نے داعیان الی اللہ کی ٹریننگ اور نومبائعین میں سے چنیدہ لوگوں کی تربیت کے لئے تا کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم لے کر اپنے علاقوں میں نئے شامل ہونے والوں کو بھی سکھا سکیں۔ دو عمارتیں بنائی ہیں۔ اور ان عمارتوں کا تقریباً سارا خرچ بھی ایک مخلص احمدی نے ادا کیا ہے اس کے ساتھ ہی طاہر ہومیو پیتھک کمپلیکس ہے جس میں کلینک بھی ہے دوائیاں تیار کرنے کی لیبارٹری بھی ہے اور بوتلیں وغیرہ بنانے کی ایک چھوٹی سی فیکٹری بھی ہے۔ ماشاء اللہ یہ ادارہ بھی انسانیت کی بڑی خدمت کر رہا ہے۔ پھر مختلف شہروں میں مساجد، سکول، ہسپتال کے وارڈز وغیرہ کے افتتاح ہوئے۔ مختصراً یہ کہ گھانا میں اس دورہ کے دوران 13 مساجد کا افتتاح ہوا اور دو کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور سات متفرق عمارات کا افتتاح ہوا یا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

ٹمالے (Tamale) ایک جگہ ہے جو نارتھ میں گھانا کا ایک بڑا شہر ہے۔ اس علاقے میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ یہاں ایک بہت بڑی دو منزلہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس جگہ چند سال پہلے یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اتنی بڑی مسجد بن سکتی ہے اور پھر نمازی بھی آ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں بیعتیں بھی کافی ہوئی ہیں الحمدللہ۔ اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ یہاں دو افراد نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ ہمارے قافلے کے بعض لوگوں کی گاڑیوں کے ڈرائیور تھے انہوں نے دیکھا اور کہا کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم احمدیت قبول کر لیں۔ پھر وہاں مسجد میں نماز مغرب و عشاء کے بعد دستی بیعت ہوئی۔ باقی جو موجود تھے انہوں نے بھی بیعت کی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

تم نے جن اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے ان میں سے ایک خُلق مجالس کے حقوق بھی ہیں۔ ایک احمدی کو اس خُلق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مجالس کے حقوق کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۱۶؍جولائی ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۶؍وفا ۱۳۸۳ھجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى. وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (سورة المجادله: 10)

انسان اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جو معاشرتی زندگی گزارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ معاشرتی زندگی کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ایک گروہ اور ایک جتھہ اور خاندان بنا کر رہ لینا تا کہ اپنے گروہ یا خاندان کی پہچان ہو جائے۔ اس طرح کے گروہ تو دوسرے جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں ان میں بھی یہ احساس ہے کہ اگر اکٹھے رہیں گے جتھہ بنا کر رہیں گے تو دوسرے جانوروں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اپنے بچوں اور کمزوروں کی حفاظت کے لئے بعض جانور بڑی پلاننگ (Planning) سے چلتے ہیں۔

میں جب گھانا میں تھا وہاں جماعت کا ایک فارم تھا جو کہ جنگل کے اندر دریا کے کنارے واقع تھا اور جنگل کی کچھ صفائی کر کے وہ شروع کیا گیا تھا۔ وہاں مختلف قسم کے جانور بھی رہتے تھے۔ ایک دن میں جب فارم پہ گیا تو جو ہمارے وہاں کام کرنے والے تھے، کارندے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم صبح صبح فارم کی طرف جا رہے تھے جب ہم جنگل کے سرے پہ پہنچے جہاں سے فارم شروع ہوتا ہے تو دیکھا کہ چیمپیزیز (بندروں کی ایک قسم ہے) ان کا ایک گروہ، بہت بڑا غول وہاں کنارے پر بیٹھا تھا اور جب انہوں نے آدمیوں کی آوازیں سنیں تو دوڑ لگائی اور جب دوڑنے لگے تو پتہ لگا کہ ان میں سے کچھ کمزور بھی ہیں کچھ بڑی عمر کے بوڑھے بھی لگ رہے تھے اور کچھ بچے بھی، تو کیونکہ ان کو اگلے جنگل میں پہنچنے کے لئے میدان سے گزرنا پڑنا تھا یعنی فارم سے تو ان کو بڑا گروہ نظر آیا تو انہوں نے بھی دیکھا کہ یہ کھلے عام ہیں اور ڈر کے دوڑے ہیں تو پھر آدمی میں بھی تھوڑی سی جرأت پیدا ہو جاتی ہے، چار پانچ آدمی تھے ان کے ساتھ ایک کتا تھا، انہوں نے پیچھے دوڑ لگائی تو کہتے ہیں کہ جب وہ کتا جوان سے آگے آگے دوڑ رہا تھا ان بندروں کے قریب پہنچ گیا تو ان میں سے ایک صحتمند اور پہلوان قسم کا بندر تھا جو اس گروہ کے پیچھے چل رہا تھا جو شاید ان کی حفاظت کے لئے لگایا گیا ہو تو اس نے جب دیکھا کہ اتنے قریب کتا پہنچ گیا ہے تو وہ آرام سے بیٹھ گیا جس طرح ایک پہلوان بیٹھتا ہے، ٹانگوں پہ ہاتھ رکھ کے اور باقی گروہ دوڑتا چلا گیا۔ تو جب کتا اس کے قریب آیا تو اس نے اس زور کا اور جچا تلا انسان کی طرح اس کے تھپڑ مارا ہے کہ وہ کتا چیختا ہوا کئی لڑھکنیاں کھاتا چلا گیا۔ پھر اس نے انتظار کیا کہ کوئی اور بھی آئے جب اس نے دیکھ لیا کہ میرے لوگ محفوظ ہو گئے ہیں تو پھر وہ بھی اس گروہ میں شامل ہو گیا۔

تو یہ حفاظت کا یا اپنی خود حفاظتی کا جو نظام ہے اللہ تعالیٰ نے ہر جانور میں رکھا ہوا ہے، اپنے اپنے لحاظ سے جو ہر ایک کی سمجھ بوجھ ہے کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو سکھائے بھی جاتے ہیں لیکن بہرحال ان کا ایک محدود دائرہ ہے۔ اور اسی کے اندر وہ رہ سکتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں رکھا ہے اس حد تک ہی وہ کام کر سکتے ہیں ان میں کوئی آداب یا تمیز یا اس قسم کی دوسری یعنی اخلاق وغیرہ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ انہوں نے تو وہی کچھ کرنا ہے جیسا کہ میں نے کہا جو ان کی فطرت میں ہے۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ کہ معاشرے میں رہو، اکٹھے ہو کے رہو، مختلف قوموں اور خاندانوں میں تقسیم بھی کیا ہے لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرو۔ اخلاق کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرو اور ان میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔ کیونکہ ایک وسیع میدان ہے جو کھلا ہے۔ اسی طرح روحانیت میں بھی ترقی کرو اپنے دماغوں کو بھی استعمال کرو اور پھر اس کے ذریعے سے ان کو محنت کے ذریعے مزید چمکاتے چلے جاؤ۔ تو بہرحال اس معاشرے میں رہنے کے لئے اپنے ساتھی انسانوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم نے جن اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے ان میں سے ایک خلق مجالس کے حقوق بھی ہیں۔

ایک احمدی کو روحانیت سے بھی حصہ ملا ہے اسے اس خلق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ پھر مجالس کی بھی کئی قسمیں ہیں کچھ مجلسیں دنیاداری کے لئے لگتی ہیں اور کچھ مجلسیں دین کی خاطر ہوتی ہیں۔ لیکن ایک مومن کے لئے دنیاوی مجالس بھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کے خوف، خشیت اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے لگائی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن جاتی ہیں۔

قرآن کریم میں مجلسیں لگانے والوں کے لئے مختلف انداز میں نصیحت کی گئی ہے۔ کہیں فرمایا کہ تمہاری مجلسیں دینی غرض کے لئے ہوں یا دنیاوی غرض کے لئے ہوں، دنیاوی منفعت کے لئے ہوں، جو بھی مجالس ہوں، ہمیشہ یاد رکھو ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ اگر تم میرے بندے ہو تو تمہارے منہ سے صرف اچھی بات ہی نکلنی چاہئے۔ ہمیشہ ﴿يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ کا ہی حکم ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہیں کرو گے تو تمہارے معاشرے میں، تمہاری مجالس میں ہمیشہ شیطان فساد پیدا کرتا رہے گا۔ اور یاد رکھو کہ شیطان کی فطرت میں ہے کہ اس نے تمہاری دشمنی کرنی ہی کرنی ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ اپنے گھر میں، اپنی بیوی بچوں کے ساتھ مجلس لگا کر بیٹھے ہو یا اپنے خاندان کے کسی فنکشن (Function) میں اکٹھے ہو یا کاروباری مجلس میں ہو یا دینی مجلس میں ہو۔ ذیلی تنظیموں کے اجلاسوں میں ہو یا اجتماعات میں ہو، جہاں بھی تم ہو کوئی ایسی بات کرو گے جو دل کو جلانے والی ہو، کسی بھی قسم کی طنزیہ بات ہو یا تم اس مجلس کے آداب اور اصولوں کی پابندی نہیں کر رہے تو ضرور وہاں فساد پیدا ہو گا۔ اور شیطان یہی چاہتا ہے۔ اس لئے اگر تم صحیح مومن ہو تو اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اس فساد سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔

شیطان کیونکہ مومنوں پر مختلف طریقوں سے حملہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں فرمایا کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو، ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورے کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ دیکھیں اس میں مخاطب مومنوں کو کیا گیا ہے کہ انسان اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک دوسرے سے مشورے لیتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اپنی رائے میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں تو فرمایا کہ اس صورت میں یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارے مشورے چاہے تمہارے حقوق کی حفاظت کے لئے ہوں یا تمہارے خیال میں نظام میں درستی کے لئے، ان میں کبھی گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کرنے والے مشورے نہ ہوں، جیسا کہ میں پہلے بتا آیا ہوں کہ شیطان اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کوئی فساد پیدا کرے اس لئے بعض دفعہ بعض لوگ اس لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور آپس میں بیٹھ کر مشورے شروع ہو جاتے ہیں کہ جماعت کا یہ کام اس طرح نہیں ہونا چاہئے جس طرح امیر کہہ رہا ہے یا مرکزی عاملہ کہہ رہی ہے یا بعض دفعہ مرکز کہہ رہا ہے بلکہ اس طرح ہونا چاہئے جس طرح ہم کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم موقع پر موجود ہیں، ان لوگوں کو کیا پتہ کہ یہ کام کس طرح کرنا ہے تو یہ جو مشورے ہیں، یہ جو مجلسیں ہیں جہاں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں چاہے تم بدنیتی سے نہیں بھی کر رہے تو تب بھی یہ خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کے زمرے میں آئیں گی اس لئے کہ جب نظام نے تمہیں واضح طور پر ایک لائن دے دی کہ ان پر چل کر کام کرنا ہے تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ ان پر چل کر ہی کام کرو اس کے بارے میں اب علیحدہ بیٹھ کر چند آدمیوں کو لے کر مجلسیں بنا کر باتیں کرنے اور امیر کے احکامات سے روگردانی کرنے کا اب کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اگر نقص دیکھو تو امیر کو یا متعلقہ شعبہ کو یا خلیفہ وقت کو اطلاع کر دو اور بس۔ اس کے بعد ایک عام احمدی کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں میں برکت ڈالے

تا کہ نظام جماعت پر کوئی زد نہ آئے۔ اور مشورے کرنے ہیں تو اس بات پر کریں کہ اس میں جو سقم ہے ان کو اس دیئے ہوئے دائرے کے اندر جوان لوگوں کو دیا گیا ہے کس طرح سقم دور کر سکتے ہیں اور جماعت کی بہتری کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح نہیں کر رہے تو پھر سمجھیں کہ شیطان کے قبضے میں آ گئے ہیں اور تقویٰ سے دور ہو گئے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ تو یہاں بعض دفعہ نظام بھی ایکشن لیتا ہے ایسے لوگوں کے خلاف، اور اگلے جہان کے بارے میں تو اللہ میاں نے کہہ دیا کہ مجھ سے ڈرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ: ’’انسان کے دکھوں میں اور خیالات ہوتے ہیں، سُکھوں میں اور‘‘ یعنی تکلیف میں اور خیالات ہوتے ہیں اور جب آسائش ہو اس وقت اور خیالات ہوتے ہیں۔’’ کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے، ناکام ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل میں اٹھتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہیں اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہوتے ہیں تو پھر انجمنیں بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا تو نہیں مگر یہ حکم ضرور دیا ﴿یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْۤ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ۔ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾۔ (سورۃ المجادلہ: 10-11)‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد نمبر 4 صفحہ 61)

تو فرمایا کہ ایمان والو! ہم جانتے ہیں کہ تم منصوبے کرتے ہو، انجمنیں بناتے ہو مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں نہ ہو، بلکہ نیکی اور تقویٰ کے مشورے ہونے چاہئیں۔ جب یہ مجلسیں بنتی ہیں تو پھر یہ بھی امکان ہے کہ اتنا آگے بڑھ جاؤ کہ تقویٰ سے ہی ہٹی ہوئی باتیں کرنے لگ جاؤ۔ رسول کی نافرمانی کی باتیں کرو۔ کیونکہ رسول کا تو واضح حکم ہے کہ میرے امیر کی اطاعت کرو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ یا جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ تو ایسی مجلسوں میں ایسے مشورے میں نہ بیٹھنے کا حکم ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جب مجلسیں لگا کر اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں تو پھر امیر کا بھی اور نظام کا بھی تمسخر اڑا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی، یہ جہاں بھی ہوں، خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ پھر بعض مجالس غیروں کی ہیں آجکل کے معاشرے میں تو انسان بہت زیادہ گھل مل گیا ہے تو یہاں بھی جب دین کے خلاف بات سنو تو اٹھ جاؤ۔ جہاں دین کی غیرت دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ضرور دکھانی چاہئے۔ لڑنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسی مجلس سے اٹھ جایا جائے، بیزاری کا اظہار کیا جائے تا کہ ان کو بھی پتہ لگے کہ اس مجلس میں آپ ہیں کہ آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں یا جواب یا چپ رہنا یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدے کا اظہار کرنا۔

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ 449)

تو یہ اصول اپنوں کی مجلس میں بھی جہاں نفاق دیکھو وہاں ضرور یہی رویہ اختیار کرنا چاہئے اور غیروں کی مجلس میں بھی۔ یہی استعمال کرنا چاہئے۔ دین کے معاملے میں کبھی بھی بے غیرتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن میں یہی طریق ہے کہ بیزاری کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاؤ۔

حضرت ضرغامہؓ بیان کرتے ہیں کہ: ’’میرے والد صاحب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپؐ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ اور انہیں اپنے مزاج کی باتیں کرتے پاؤ تو وہاں ٹھہرو۔ اور اگر وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تو اس مجلس کو چھوڑ دیا کرو‘‘۔ (مسند احمد اوّل مسند الکوفیین حدیث حرملۃ العنبری)

تو یہاں بھی مختلف قسم کے لوگ ہیں، مختلف ملکوں سے آئے ہوئے ہیں ان یورپین ممالک میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی آجکل تو معاشرہ اتنا مکس اپ (Mixup) ہو گیا ہے، آپ سے تعلق بھی بنتے ہیں، رابطے بھی ہوتے ہیں تو ایسے رابطوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایسی دوستیاں اب قائم ہو جائیں اور دوستیاں بڑھانے کی خاطر ان لوگوں کی ہر قسم کی فضول مجلسوں میں بھی شامل ہوا جائے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا کہ جہاں مزاج کے مطابق بات نہ ہو۔ اس مجلس سے اٹھ جانا چاہئے۔ جہاں صرف شور شرابا اور ’ہُو ہا‘ ہو رہا ہے۔ بلا وجہ غل غپاڑا مچایا جا رہا ہے۔ یہاں نوجوانوں میں اکثر بلا وجہ شور مچانے کی عادت ہے۔ پھر غلط قسم کی لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستیاں ہیں تو ان سے ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ بچیں ان لوگوں میں تو یہ عادت اس وجہ سے بھی ہے کہ ان کو دین کا پتہ کچھ نہیں، ان کا دین کا خانہ خالی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مزے کا نہیں پتہ، اس لئے وہ اپنی باتوں میں، اس شور شرابے میں، سکون اور سرور تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے نوجوانوں کو ہمارے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے راستے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے میں سکھا دیئے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی مجلسیں جو لہو و لعب کی مجلسیں ہوں، فضول قسم کی مجلسیں ہوں اور تاش اور ناچ گانے وغیرہ کی مجلسیں ہوں، شراب وغیرہ کی مجلسیں ہوں، ان سے بچتے رہنا چاہئے۔ اگر انسانیت کی ہمدردی ہے تو یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ ان لوگوں کو بھی ان چیزوں سے بچانے کے لئے صحت مند کھیلوں کی طرف لائیں۔ لیکن ان سے متأثر ہونے کی ضرورت نہیں۔ جن دو مجالس کا میں نے ذکر کیا، آنحضرت ﷺ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ کس قسم کی مجالس ہیں جن میں ہمیں بیٹھنا چاہئے۔ اور مجالس کے حقوق کیا ہیں اور آداب کیا ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے، ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجالس تین قسم کی ہوتی ہیں۔ سلامتی والی، غنیمت والی یعنی زائد فائدہ دینے والی اور ہلاک کرنے دینے والی مجالس‘‘۔ (مسند احمد باقی مسند المکثرین مسند ابی سعید الخدری)

تو جیسا کہ پہلے بھی ذکر گزر چکا ہے کہ ایسی مجلسوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو دین سے دور لے جانے والی ہوں، جو صرف کھیل کود میں مبتلا کرنے والی ہوں۔ ایسی مجلسیں جو اللہ تعالیٰ سے دُور لے جانے والی مجلسیں ہیں وہ یہی نہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ مکمل طور پر، بعض دفعہ کیا یقینی طور پر انسان کی ہلاکت کا سامان پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی مجالس کی تلاش رہنی چاہئے جہاں سے امن و سکون اور سلامتی ملتی ہو۔ تو سلامتی والی مجالس کیسی ہیں۔ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ہم نشیں کیسے ہوں۔ کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ’’مَنْ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ وَزَادَ فِیْ عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ وَذَکَّرَکُمْ بِالْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ‘‘ یعنی ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (ترغیب)

تو ایسی مجالس سے ہی سلامتی ملتی ہے جہاں ایسے لوگ ہوں جہاں خدا کا ذکر ہو رہا ہو، اس کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں۔ ایسے مسائل پیش کئے جا رہے ہوں اور ایسی دلیلیں دی جا رہی ہوں جن سے انسان کا اپنا دینی علم بھی بڑھے اور دعوت الی اللہ کے لئے دلائل بھی میسر آئیں۔ اور قرآن کریم کا عرفان بھی حاصل ہو رہا ہو۔ اور ایسی باتیں ہوں جن سے صرف اس دنیا کی چکا چوند ہی نہ دکھائی دے بلکہ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھی جانا ہے۔ اس لئے ایسے عمل ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب القراءت باب ما جاء ان القرآن انزل علی سبعۃ أحرف)

تو ایسی نیک مجالس ہیں جو سلامتی کی مجلسیں ہیں۔ ان میں عام گھریلو مجالس، اجتماعات، اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ اس میں ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی وجہ سے اس قسم کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کا جلسہ بھی آنے والا ہے اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے تا کہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہم پر پڑتی رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی اس مجلس کو قیامت کے روز حسرت سے دیکھیں گے۔ (مسند احمد مسند المکثرین من الصحابۃ)

تو ایسے لوگ جن کو ایسے مواقع بھی مل جاتے ہیں سفر کر کے خرچ کر کے جلسے پر بھی آتے ہیں۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اپنی مجلسیں جما کر ہنسی ٹھٹھے اور گپیں مار کر چلے جاتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے اور اس حدیث کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے اس لئے جو بھی جلسے پہ آنے والے ہیں اس نیت سے آئیں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں گے۔ پھر ایک روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور بغیر اللہ کا ذکر کئے الگ ہو جائیں تو ضرور ان کا حال ایسا ہی ہے گویا کہ وہ مردہ گدھے کے پاس سے واپس آ رہے ہیں۔ اور ان کی مجلس ان کے لئے افسوسناک بات بن جائے گی۔ (مسند احمد باقی مسند المکثرین باقی مسند السابق)

گویا ایسی مجالس جو ہوں تو دینی اغراض کے لئے لیکن ان کی برکات سے فیضیاب نہ ہو رہے ہوں، ان سے فائدہ نہ اٹھا رہے ہوں اور اپنی علیحدہ مجلسیں لگانے کی وجہ سے ان کا یہ حال ہو رہا ہے کہ بجائے اس کے کہ ان دینی مجالس سے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں اللہ اور رسولؐ کا ذکر ہو رہا ہے الٹا مردار کی بدبو لے کر واپس جا رہے ہوتے ہیں، یعنی بجائے فائدے کے نقصان اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے بچائے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے

گا۔(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين)

یہ بھی ان مجالس کے ضمن میں ہے کہ ہمیشہ ایسی مجالس میں بیٹھنا اور اٹھنا چاہئے جہاں سے نیکی کی باتیں پتہ لگیں۔تقویٰ کی باتیں پتہ لگیں، اللہ اور رسولؐ کے احکامات کا علم ہو۔اگر اپنی اصلاح کرنی ہے اور اپنی زندگی سنوارنا چاہتے ہیں اور دینی علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ جیسا کہ حدیث میں آیا اپنی صحبت نیک لوگوں میں رکھنی چاہئے اور ایسی مجالس کی تلاش میں رہنا چاہئے۔اس بات کو ایک حدیث میں یوں بھی بیان فرمایا ہے۔آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ تم مومن کے سوا کسی اور کے ساتھ نہ بیٹھو۔اور متقی آدمی کے سوا اور کوئی تمہارا کھانا نہ کھائے۔(ترغيب والترهيب بحواله صحيح ابن حبان)

بعض کمزور طبیعتیں بعض کا اثر جلدی لے لیتی ہیں۔بجائے اثر انداز ہونے کے۔اس لئے ایسے لوگوں کو بہر حال ایسی دوستیوں اور ایسی مجلسوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ہمیشہ یہی کوشش ہونی چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہنے والوں کا، نیکی پر قائم رہنے والے لوگوں کا آنا جانا ہو اور جس حد تک بھی ان بری صحبتوں سے بچا جا سکے بچنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کر جاتی ہے۔اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے۔اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار ان میں ہی ہوگا۔صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے۔وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھ لیتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے۔مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں سے ہی ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَایَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے‘‘۔(ملفوظات جلد سوم صفحه 506-507 جديد ايڈيشن)

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پاک مجالس میں تو بیٹھتے ہیں لیکن ان مجالس کی نیکیوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔بلکہ ان کی سوچ ہی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بری بات نظر آئے تو اس کو لے کر زیادہ شور مچایا جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کی ہی مثال دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنے اور پھر سنی ہوئی باتوں میں سے سب سے شرانگیز بات کی پیروی کرے ایسے شخص کی ہے جو ایک چرواہے کے پاس آیا اور کہا کہ اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک بکری کاٹ دو۔تو چرواہا اسے کہے کہ اچھا ریوڑ میں سے تمہیں جو بکری سب سے اچھی لگتی ہے اسے کان سے پکڑ لو۔تو وہ جائے اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کتے کو کان سے پکڑ لے۔(مسند احمد باقی مسند المكثرين باقی المسند السابق)

تو ایسے لوگ جو اس سوچ کے ہوتے ہیں اور اس سوچ سے مجلسوں میں آتے ہیں باہر نکل کر اچھی باتوں کا ذکر کرنے کی بجائے اگر انہوں نے کسی کی وہاں برائی دیکھی ہو تو اس کا زیادہ چرچا کرتے ہیں۔کیونکہ ان کی صلاحیت ہی یہی ہے اور ان کی کم نظری یہ ہے کہ انہوں نے کتے کے علاوہ کچھ دیکھا ہی نہیں ہوتا۔اس لئے آگے بڑھ کر صرف کتے کا کان ہی پکڑتے ہیں۔اچھی مجلسوں سے فائدہ اٹھانا بھی مومن کی شان ہے۔

اب بعض مجالس کے حقوق کا میں ذکر کرتا ہوں کہ مجلسوں کے آداب کیا ہیں، ان کے حقوق کیا ہیں اور ان میں بیٹھنا کس طرح چاہئے۔آنحضرت ﷺ جب مجلس میں آتے آپؐ کی یہ کوشش ہوتی کہ کسی کو تکلیف نہ ہو اس لئے ہمیشہ اس حالت میں مجلس میں آیا جائے جو مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے لئے بھی آسانی کا باعث بنے اور ان کی طبیعتوں پر بھی اچھا اثر ڈالے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آپؐ کے وجود سے ایسی بُو آئے جس سے تکلیف ہو۔(مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)

دیکھیں کتنی نفاست ہے، حالانکہ آپؐ کے بارے میں بعض روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کے جسم سے ایک عجیب طرح کی خوشبو اٹھا کرتی تھی، بدبو کا تو سوال ہی نہیں تھا۔اصل میں تو یہ اظہار اپنی مثال دے کر دوسروں کے لئے تھا کہ آپؐ کی نفیس طبیعت پر گراں تھا کہ کوئی بھی ایسی حالت میں مجلس میں آئے جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔اس لئے جمعہ وغیرہ پر عیدین پر ہمیشہ خوشبو لگا کر آنے کی تلقین ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ یہ دن یعنی جمعہ کا دن عید ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے۔جو کوئی جمعہ ادا کرنے کی غرض سے آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرنا اپنے لئے لازمی کر لو۔(سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها باب ما جاء فى الزينة يوم الجمعة)

تو یہ بھی مجالس کے آداب میں سے ایک ادب ہے اور مجلس کے حقوق میں سے اس کا ایک حق ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’کہ انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ﴾(البقرة: 223) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ظاہری پاکیزگی، باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے‘‘۔یعنی ظاہری پاکیزگی کی وجہ سے باطنی پاکیزگی بھی ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے جو چاہیں۔’’اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے، ہر نماز میں وضو کرے، جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے، عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے غسل کرنے اور پاک صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمّیت اور عفونت سے روک ہوگی‘‘۔یعنی زہر اور عفونت سے روک ہوگی ’’جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے‘‘۔(ملفوظات جلد اول صفحه 164 جديد ايڈيشن)۔

پھر آجکل گرمیوں میں اب یہاں بھی کافی گرمی ہونے لگ گئی ہے، پسینہ کافی آتا ہے تو خاص طور پر یہ اہتمام ہونا چاہئے کہ مسجدوں میں یہاں کیونکہ قالین بھی بچھے ہوتے ہیں اس لئے جرابوں کی صفائی کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔روزانہ دھلی ہوئی جراب پہننی چاہئے۔تاکہ مجلس میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ (کئی قسم کی طبائع کے لوگ ہوتے ہیں) بھی برا نہ منائیں۔مجالس کے آداب کے ضمن میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک حدیث میں روایت اس طرح ہے یقیناً اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور ہر وہ شخص جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی آواز سنے اسے چاہئے کہ وہ کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔جہاں تک جمائی کا تعلق ہے کہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنی استطاعت کے مطابق اسے دبانے کی کوشش کرے، بعض لوگ تو نہیں دبا سکتے لیکن کوشش یہ کرنی چاہئے کہ دبائی جائے۔لیکن کم از کم یہ ضرور ہو فرمایا کہ منہ کھول کر ہاہا نہ کرے۔کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے۔یعنی سستی کا موجب ہوتی ہے اور وہ اس کے آنے پر ہنستا ہے۔

(ترمذى ابواب الاستيذان والادب باب ماجاء ان الله يحب العطاس ويكره التثاوب)

تو بعض لوگ مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں، جمائی آ گئی، دبانا تو کیا منہ پر ہاتھ بھی نہیں رکھتے اور پھر ساتھ بازو پھیلا کے انگڑائی بھی ایسی لیتے ہیں کہ بعض دفعہ بازو جو پھیلتا ہے تو ساتھ والے شخص کے کہیں نہ کہیں ناک منہ پہ لگ جاتا ہے اور بچے بڑوں کی یہ عادت دیکھتے ہیں تو بچے بھی (وقف نو کلاس میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا) اس کا خیال نہیں رکھتے۔ہمیشہ منہ پہ ہاتھ رکھیں اور ضروری نہیں کہ ساتھ انگڑائی بھی لی جائے۔اور بعض لوگ تو میں نے دیکھا ہے مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے ایسی زور سے جمائی لیتے ہیں تو آوازیں نکالتے ہیں۔یہاں تو ہاہا ہے لیکن وہ توہائے وائے کی آوازیں نکل رہی ہوتی ہیں۔بعض دفعہ شک پڑ جاتا ہے کہ کسی کو کچھ ہو نہ گیا ہو۔تو نماز پڑھتے وقت کم از کم احتیاط کرنی چاہئے۔

مجالس کے آداب اور اس کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ جب مجلس میں بیٹھیں تو مجلس میں اگر بات کر رہے ہیں تو اس طرح کریں کہ سب سن رہے ہوں۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو افراد اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں کھسر پھسر نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا تیسرے شخص کو رنجیدہ کر دے گا۔(ابو داؤد كتاب الادب)

تو بعض دفعہ یہ رنجیدگی بعض طبائع کی وجہ سے لڑائیوں اور جھگڑوں کی وجہ بن جاتی ہے۔بدظنیوں کی وجہ بن جاتی ہے تو ہمیشہ مجلسوں میں اس طرح کرنے سے بچنا چاہئے اور اگر کسی سے انتہائی ضروری بات کرنی بھی ہے تو جو ساتھ بیٹھا ہوا شخص ہے اس سے اجازت لے کے، کہ میں فلاں شخص سے فلاں ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، ایک طرف لے جا کے کرنی چاہئے تاکہ کسی بھی قسم کی بدظنی پیدا نہ ہو کیونکہ شیطان جو ہے ہر وقت اس تاک میں ہے کہ کسی طرح فساد پیدا کرے۔

ایک روایت میں آتا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں جو رستوں پہ مجلسیں جما کے بیٹھ جاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رستوں پر بیٹھنے سے بچو، اس پر صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمیں رستوں پر مجلسیں لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں، وہاں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم راستوں پر نہ بیٹھنے سے انکار کرتے ہو یعنی اس کے علاوہ کوئی چارا نہیں ہے تو پھر رستے کو اس کا حق دو۔اس پر صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! راستے کا کیا حق ہے۔تو آپؐ نے فرمایا غض بصر سے کام لینا۔پھر اپنی آنکھیں نیچی رکھو، ہر ایک کو دیکھتے نہ رہو۔اور تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا۔وہاں بیٹھے ہوئے بازار میں کوئی تکلیف دہ چیز دیکھو یا سڑک پہ تو اس کو ہٹانے کی کوشش کرو، بعض لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ان میں بھی صلح و صفائی کرانے کی کوشش کرو۔پھر سلام کا جواب دینا، نیک باتوں کا حکم دینا۔اگر کہیں بری بات دیکھو تو پیار سے سمجھاؤ۔اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرنا۔(ابوداؤد كتاب الادب)

راستے کی مجلسیں لگانے والوں کو فرمایا کہ اگر ایسی مجبوری ہے کہ تم اس کو چھوڑ نہیں سکتے تو یہ جو باتیں گنوائی گئی ہیں اس حدیث میں تو ان کی طرف توجہ دو اور یہ راستے کے حق ہیں اور ان کو ادا کرو تب تم راستے میں مجلس لگانے کا حق ادا کر رہے ہو گے۔نہیں تو پھر کوئی حق نہیں پہنچتا کہ مجلسیں لگاؤ۔

پھر مجلس میں بیٹھنے کے آداب ہیں بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح بیٹھے ہیں ایسا زاویہ ہوتا ہے کہ دائیں بائیں (اگر کہیں رش ہے تو) کوئی دوسرا بیٹھ نہ سکے، باوجود اس کے کہ جگہ ہو سکتی ہے۔ تو ایسی مجالس میں جہاں رش کا زیادہ امکان ہو ہمیشہ اس طریق سے بیٹھنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے جگہ بنا سکے، اس سے وسعت قلبی بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک مومن کی یہی شان ہے کہ اپنے دل کو وسیع کرے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ ہوں''۔ (ابوداؤد کتاب الادب) تو آنحضرت ﷺ کا تو ہر فعل اور آپؐ کا ہر خلق قرآن کریم کے مطابق تھا تو یہ بھی تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ کی ہی تشریح ہے کیونکہ اگر یہ کشادگی پیدا ہوگی اور خوش دلی سے جگہ کو کشادہ کروگے تو آپس میں محبت اور اخوت بھی بڑھے گی۔ اور اس وجہ سے شیطان تمہارے اندر رنجشیں پیدا نہیں کر سکے گا بلکہ تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہو گے۔ مجالس میں بیٹھنے کے ضمن میں ایک روایت میں آتا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔ (بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی ا□لس) خود تو ہر مومن کو یہی چاہئے کہ دوسرے کا خیال رکھے اور اپنے بھائی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دے لیکن کسی دوسرے آنے والے کا حق نہیں بنتا کہ زبردستی کسی کو اٹھائے کہ یہ جگہ میرے لئے خالی کرو۔ یہ بھی مجلس کے آداب کے خلاف ہے اور اس بیٹھنے والے کے حق کے خلاف ہے سوائے اس کے کہ جہاں اجازت ہے، ایسی مجالس میں جہاں مجبوری ہو اٹھانے کے لئے کہا جائے۔ وہ تو قرآن شریف میں بھی حکم آیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''اگر مجلسوں میں تمہیں کہا جائے کہ کشادہ ہو کر بیٹھو یعنی دوسروں کو جگہ دو تو جلد جگہ کشادہ کر دو تا دوسرے بیٹھیں اور کہا جائے کہ تم اٹھ جاؤ تو بغیر چون و چرا کے اٹھ جاؤ''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۳۶۶)

تو جہاں قرآن کریم میں یہ کشادگی کا حکم ہے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اگر مجلس سے اٹھایا جائے اور انتظامیہ اگر کہے کسی وجہ سے کہ یہاں سے بعض لوگ چلے جائیں، اٹھ جائیں، تو اٹھ جایا کرو۔ کیونکہ بعض مجالس مخصوص ہوتی ہیں ان میں ہر ایک کو بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو یہاں بھی ہر احمدی کو کھلے دل کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ شکایات آجاتی ہیں کہ فلاں عہدیدار نے فلاں مجلس میں مجھے اٹھا دیا یا میرے فلاں بزرگ کو اٹھا دیا۔ تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکوہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ نظام ہے اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ مومن کا شیوہ نہیں ہے کہ ایسی باتوں کا شکوہ کرے۔

پھر بعض مجالس ایسی ہیں مثلاً انتخاب وغیرہ میں بھی بعض لوگ حسب قواعد نہیں بیٹھ سکتے، ان میں بعض کمیاں ہوتی ہیں تو اس پر شکوے بھی نہیں کرنے چاہئیں۔ بڑی خاموشی سے چلے جانا چاہئے۔ یا پھر جو ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا ادا کرنا چاہئے۔ وہ قواعد جن کی پابندی ضروری ہے اور جماعت نے مقرر کئے ہیں وہ کرنے چاہئیں۔ اگر قواعد پہ عمل نہیں کیا پھر شکوے بھی نہ کریں۔ یہ بھی اس مجلس کا حق ہے کہ اگر اٹھایا جائے تو اٹھ جائیں۔ مجلس میں جگہ دینے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کس قدر خیال فرماتے تھے۔ اس کا اظہار ایک روایت سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا، حضور علیہ السلام اسے جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا حضور جگہ بہت ہے آپ ﷺ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔ (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ باب القیام)

تو دیکھیں جب ہمارے آقا و مطاع اپنے عمل سے یہ دکھا رہے ہیں تو ہمیں کس قدر ان باتوں پر عمل کرنا چاہئے بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں آجائے تو بعض لوگ اور زیادہ چوڑے ہو کے اور پھیل کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہمارے بیٹھنے میں تنگی نہ ہو۔ جلسے کے دنوں میں خاص طور پہ جو مہمان آرہے ہیں اور یہاں والے بھی سن رہے ہیں، انشاء اللہ بہت سارے لوگ ہوں گے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ بعض دفعہ جگہ کی تنگی ہو جاتی ہے۔ انتظامیہ کے اندازے بالکل ختم ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں دوسروں کو ضرور جگہ دینی چاہئے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به)

تو بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے، وہ اس تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں کہ فلاں جگہ اگر خالی ہو تو میں جا کر بیٹھوں یا بعض دفعہ کسی مجلس میں کسی کی کوئی پسندیدہ شخصیت یا کوئی دوست وغیرہ ہو تو اس کے اردگرد اگر جگہ نہیں ہوتی تو اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے بھی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح حاصل کیا جائے۔ تو جب بھی موقع ملے کوئی جگہ خالی ہو چاہے کوئی عارضی طور پر پانی پینے کے لئے وہاں سے اٹھا ہو، کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہاں پہ بیٹھ جایا جائے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ چاہے یہ دینی مجالس ہیں یا دعوتوں وغیرہ پر آپ اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں یا کہیں بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو کسی کام سے عارضی طور پر اٹھ کر اپنی جگہ سے گیا ہے تو یہ اُسی کی جگہ ہے کسی دوسرے کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ یہ بڑی غلط چیز ہے۔ اور اگر وہ واپس آئے اور آپ ایک دو منٹ کے لئے بیٹھ بھی گئے ہیں تو فوراً اٹھ کر اس کو جگہ دینی چاہئے۔ ایک روایت میں آتا ہے ابن عَبدہ اپنے والد اور دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص مجلس میں آکر دو افراد کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

یہ بھی ایک بہت بری عادت ہے کہ جہاں جگہ دیکھی فوراً آ کے بیٹھ گئے۔ اول تو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اگر تین کرسیاں پڑی ہیں تو جو ساتھ جڑی ہوئی کرسیاں ہیں ان پر بیٹھیں تا کہ تیسرا شخص بھی آ کے بیٹھ سکے۔ اور اگر کسی وجہ سے خالی پڑی ہے تو آنے والے کو پوچھنا چاہئے تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو بنیادی اخلاق ہیں اور ہر احمدی میں ان کا موجود ہونا ضروری ہے۔ مجالس کے بارے میں یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ مجالس امانت ہوتی ہیں۔ یعنی جس مجلس میں بیٹھے ہیں اگر وہ پرائیویٹ ہے یا کسی خاص قسم کی مجلس ہے تو اس میں ہونے والی باتوں کو باہر نکالنے کا کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ وسیع مجلس یا جلسہ وغیرہ کی اور بات ہے۔ جو پرائیویٹ مجالس ہیں اگر کوئی خاص باتیں ہو رہی ہیں تو سننے والوں کو انہیں باہر نہیں نکالنا چاہئے۔ اسی طرح دفتری عہدیداران کو بھی یا کارکنوں کو بھی دفتر میں ہونے والی باتوں کو کبھی باہر نہیں نکالنا چاہئے۔ پھر مختلف ذیلی تنظیمیں ہیں، جماعتی کارکنان ہیں ان کو بھی اپنے رازوں کو راز رکھنا چاہئے۔ یہ بھی مجلس کا حق ہے اور ایک امانت ہے۔ اس کو کسی طرح بھی باہر نہیں نکلنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجلس کی ہر بات امانت ہوتی ہے سوائے تین قسم کی مجالس کے نمبر 1 ایسی مجالس جن میں ناحق خون کرنے کا منصوبہ ہو۔ نمبر 2، بدکاری کرنے کا منصوبہ ہو اور نمبر 3، ایسی مجالس جن میں کسی کا ناحق مال دبانے کا منصوبہ ہو۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی نقل الحدیث) تو فرمایا کہ ایسی مجالس جن سے کسی کے ذاتی نقصان کا یا قومی نقصان کے احتمال کا، اندیشے کا اظہار ہوتا ہو وہ ضرور متعلقہ لوگوں تک پہنچائی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ باقی سب امانت ہے۔ کیونکہ اگر یہ باتیں نہیں پہنچائیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی اس جرم میں شریک ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے مجلسیں برخاست کرنے کے بارے میں کہ مجلس برخاست کرتے یا مجلس سے اٹھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا کیا طریق تھا اور ہمیں آپؐ نے کیا سکھایا۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کا یہ معمول تھا کہ جب مجلس برخاست کرنا ہوتی اور آپؐ اٹھنا چاہتے تو مجلس کے آخر پر یہ دعا کرتے: ''اے اللہ تو پاک ہے اور تیری حمد کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں''۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارۃ ا□لس)

ایک مرتبہ اسی طرح آپؐ نے دعا کی تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اب آپ ایک ایسی دعا کرنے لگ گئے ہیں کہ پہلے آپ نہیں کیا کرتے تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ دعا ان باتوں کا کفارہ ہوگی جو مجلس میں ہو جاتی ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الادب) یعنی آپ نے یہ سکھایا کہ مجلس میں بعض ایسی باتیں بھی ہو جاتی ہیں جو تکلیف دہ ہوتی ہیں ان کے کفارے کے طور پر۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ ایسے کلمات ہیں جس نے بھی ان کو اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اس کے وہ گناہ جو اس نے وہاں کئے ہوں گے ان کو ڈھانپ دے گا۔ اور جس نے یہ کلمات کسی خیر کی مجلس میں اور ذکر الٰہی کی مجلس میں پڑھے تو ان کے ساتھ اس پر مہر کر دی جائے گی جیسے کہ مہر کے ساتھ کسی صحیفہ پر مہر کر دی جاتی ہے۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ اے اللہ تو اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارۃ ا□لس)

پس مجالس میں بہت سی باتیں انجانے میں ایسی ہو جاتی ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، جو نقصان کا باعث بن سکتی ہیں اسلئے مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہئے کہ شیطان کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''یہ بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء وقدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ پاک مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوں، اور ان مجالس کی خوبیاں اپنانے والے ہوں، اور ہر وقت شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل، رحم اور مغفرت مانگنے والے ہوں اور ہر احمدی کی ہر مجلس صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف لے جانے والی ہو، نہ کہ شیطان کی طرف لے جانے والی اور فساد پیدا کرنے والی مجلس۔ (آمین)

دورۂ غانا ۔ ایک نظر میں

۱۳ مارچ ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

❁......روانگی از مسجد فضل لندن۔

❁......غانا میں ورود۔

❁......پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب۔

۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

❁......معائنہ ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول (Gomoa Potson)۔

❁......مسجد کی سنگ بنیاد کی تختی کی نقاب کشائی۔

❁......Mangoase میں استقبال۔

❁......مذکورہ قصبہ کی نوتعمیر مسجد کا معائنہ۔

❁......احمدیہ ہسپتال Agona Swedru۔

❁......چیفس اور حاضر احباب سے ملاقات۔

❁......Ekumfi Essarkyir احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ۔

❁...... نوتعمیر کلاس رومز بلاک کا افتتاح۔

❁......سکول میں نمائش کا معائنہ۔

(ایک طالب علم کو نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر کسی بھی جگہ اعلیٰ تعلیم دلوانے کی پیشکش)

❁......کمپیوٹر سیکشن کا معائنہ (پانچ کمپیوٹر اور ائیر کنڈیشنڈ لگوانے کی پیشکش)

❁......معائنہ جامعہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح۔

❁......احمدیہ قبرستان اکرافو کا معائنہ اور دعا

۱۵/مارچ ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

❁......اکرا مشن ہاؤس اور مسجد ناصر کا معائنہ۔

❁......Exhibition ہال کا معائنہ (اس نمائش میں گندم کے وہ سٹے بھی رکھے گئے تھے جو حضور ایدہ اللہ کے قیام گھانا کے زمانہ میں بطور تجربہ اُگائے گئے تھے)

❁......ذیلی تنظیموں کے دفاتر کا معائنہ۔

❁......مسلم پریس کا تفصیلی معائنہ وہدایات۔

❁......مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ وجائزہ۔

❁......صدر مملکت غانا سے ملاقات

❁......Tema جماعت کے استقبالیہ میں شرکت۔

❁......زیر تعمیر جونیئر احمدی سکول کا معائنہ۔

۱۶/مارچ ۲۰۰۴ء بروز منگل:

❁......اکرا سے KASOA روانگی۔

❁......احمدیہ قبرستان کے لئے مخصوص قطعہ میں احباب جماعت کی طرف سے استقبال۔

❁......DABOASE HOSPITAL کی خوبصورت وسیع عمارت میں استقبالیہ اور نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح۔

❁......ABORA 'مسجد بیت العلیم' میں جماعت کی بہت بڑی تعداد نے استقبال کیا۔

❁......Salt Pond میں بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت نے والہانہ استقبال کیا۔

❁......مشن ہاؤس کی دومنزلہ عمارت کا معائنہ۔

❁......سالانہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا۔ یہ وسیع جلسہ گاہ سمندر کے کنارے واقع ہے۔

❁......احمدیہ ایجوکیشن یونٹ کا معائنہ۔

۱۷/مارچ ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

❁......نصرت جہاں سکیم کے اساتذہ و ڈاکٹر صاحبان سے ملاقات۔

❁......مبلغین اور عہدیداران سے ملاقاتیں۔

❁......Abura Botanical Garden کا وزٹ۔

❁......مبلغین کرام، عہدیداران اور معززین جماعت کے ساتھ کھانے میں شرکت فرمائی۔

❁......سرکٹ مشنریز سے ریجن وار ملاقات۔

۱۸/مارچ ۲۰۰۴ء بروز بروز جمعرات:

❁......غانا کے تاریخی جلسہ سالانہ کا پہلا دن۔

❁......نماز فجر کی ادائیگی 'بستان احمد' جلسہ گاہ میں۔

❁...... 10:30 بجے حضور ایدہ اللہ پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے سکواڈ میں جلسہ گا تشریف لائے۔

❁......صدر مملکت کے نمائندہ اور بعض دیگر وزراء اور معززین ملک نے استقبال کیا۔

❁......خدام کے ایک دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

❁......حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جلسہ میں غیر معمولی جوش وخروش سے استقبال۔

❁......حضور کا پُرمغز پُراثر خطاب۔

❁......صدر مملکت غانا اور دیگر ممالک کے سفراء کا خطاب۔

❁......دفتری امور کی سرانجام دہی۔

❁......مبلّغین سے ملاقات کارکردگی کا جائزہ اور ہدایات۔

۱۹/مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

❁......حضور انور نے اخلاق فاضلہ کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

❁......حضور مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے۔

❁......مستورات نے پرجوش انداز میں عقیدت کا اظہار کیا۔

❁......مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ۵۲ چیفس اور ائمہ سے ملاقات۔

❁......اکرا مشن ہاؤس میں نائیجریا اور غانا کے بہت سے لوگوں نے جن میں غانا کے سابق نائب صدر مملکت، سابق وزیر دفاع، ڈپٹی منسٹر فار انرجی بھی شامل تھے، حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

❁......جماعت غانا کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت۔

اس استقبالیہ میں نائب صدر مملکت غانا اور بہت سے سیاسی وغیر سیاسی مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل ہوئیں۔

۲۰/مارچ ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

❁......اشانٹی ریجن کے لئے روانگی۔

❁......Bunso Arboretum میں ایک پرفضا مقام پر قدرتی نظاروں سے استفادہ۔

❁......Koforidua کی مجوزہ مسجد کے سنگ بنیاد پر دعا۔

❁......احمدیہ ہسپتال ASOKORE اور مسجد بیت المجیب کا معائنہ۔

❁......کماسی شہر میں آمد۔

احباب جماعت نے سڑک کے کنارے دو رویہ کھڑے ہوکر نہایت جوش وجذبہ سے استقبال کیا۔

❁......مشن ہاؤس میں بچیوں نے اردو میں ترانہ پڑھ کر نہایت والہانہ استقبال کیا۔

❁......غیر احمدی چیفس اور ائمہ کو شرف مصافحہ۔

❁......مسجد کی تیسری منزل کی بالکنی سے ہزاروں افراد جماعت کے پُرجوش استقبال اور نعروں کا ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔ وزیٹر بک پر دستخط فرمائے۔

❁......تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کا معائنہ۔

سکول کے آرمی کیڈٹ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

(جماعت احمدیہ کے زیر انتظام کسی بیرونی ملک میں شروع ہونے والا یہ پہلا سکول ہے جس کا آغاز ۳۰/جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا۔ حضور انور نے اس سکول کے لان میں ایک پودا لگایا۔ اس سکول میں منارۃ المسیح کی شکل پر بنا ہوا ایک فوارّہ بھی ہے۔)

❁......Boadi کے تبلیغی وتربیتی سنٹر کا معائنہ۔

اس عمارت میں لگائی گئی ایک نمائش دیکھی۔

❁......مسلم ہومیو کلینک اور طاہر ہومیو کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔

(شروع میں جبکہ غانا میں ہومیو پیتھی بالکل اجنبی تھی کلینک کا سارا سامان باہر سے آتا تھا۔ اب گلوبیولز یہاں تیار ہوتے ہیں جو غانا کے علاوہ افریقہ کے دوسرے ممالک بلکہ لندن اور جرمنی تک بھجوائے جاتے ہیں۔)

۲۱/مارچ ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

❁......مسجد بیت الشکور کا معائنہ۔

❁......مسجد بیت المجیب، آسوکورے میں نماز فجر پڑھائی۔

❁......علاقہ کے معززین سے ملاقات۔

(ان معززین میں غیر احمدی امام، چیف صاحبان، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر بھی شامل تھے۔)

❁......عزیزہ ثنا محمود بنت مکرم علیم محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی بچی کی آمین ہوئی۔ حضور انور نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔

❁......احمدیہ ہسپتال آسوکورے کا معائنہ۔ ہسپتال کے سٹاف کو شرف مصافحہ بخشا۔ مختلف وارڈز اور اپریشن تھیٹر کا معائنہ۔

❁......احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے تشریف لے گئے۔ اساتذہ اور طلباء کی طرف سے والہانہ استقبال۔

❁......حضور انور نے سائنس لیبارٹریز، کلاس رومز اور کمپیوٹر سنٹر دیکھا۔ سکول کو بہت خوبصورت طریق پر سجایا گیا تھا۔

❁......اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ کے محل میں تشریف لے گئے۔ اسی جگہ علاقہ کے چیف صاحبان اور Elders نے حضور انور کا استقبال کیا۔

❁......اشانٹی ہینی (بادشاہ) کی طرف سے ان کا ایک Symbol جو ایک جانور Porcupine کی شکل پر ہے، اس کا کلپ حضور انور کی شیروانی پر لگایا۔

❁......احمدیہ ہسپتال، کوکوفو تشریف لے گئے۔ یہاں اردگرد کی جماعتوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ 80 بیڈز پر مشتمل ایک بہت خوبصورت ہسپتال ہے۔

❁......یہاں سے ٹیچی مان جاتے ہوئے رستہ میں Lake Bosumtine پر رُکے جس کے متعلق مشہور ہے کہ ایک ہزار سال قبل ایک آتش فشاں کے پھٹنے سے پیدا ہوئی تھی۔

❁......ٹیچی مان میں ہسپتال کی طرف جانے والی احمدیہ روڈ پر حضور انور کا شاندار استقبال کیا۔

۲۲/مارچ ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

ٹیچی مان احمدیہ ہسپتال کے احاطہ میں واقع احمدیہ مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔

❁......حضور انور ہسپتال کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو علاوہ اور معززین کے ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے حضور کا استقبال کیا۔

❁......حضور نے سٹاف سے مصافحہ فرمایا اور مختلف شعبہ جات، اپریشن تھیئٹر، لیبارٹری، ایکسرے مشین، ڈسپنسری اور وارڈز کا معائنہ فرمایا۔

❁......ہسپتال کے احاطہ میں مدفون ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی مرحومہ کی قبر پر دعا کی۔ (یاد رہے کہ ڈاکٹر ہاشمی اور ان کی مرحومہ بیگم نے اس ہسپتال کی بارہ سال خدمت کی توفیق پائی۔)

❁......یہاں سے چھ گھنٹے کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد WA پہنچے۔

یاد رہے کہ 195 میل کے اس سفر میں 91 میل کا فاصلہ کچی سڑک پر جہاں گرد وغبار کی اتنی کثرت ہے کہ نہ اگلی گاڑی نظر آتی ہے نہ پچھلی۔

❁......WA کی حدود میں داخل ہوئے تو سڑک کے دونوں طرف دو میل تک مخلصین نہایت اخلاص و پیار سے استقبال کرنے کے لئے منتظر کھڑے تھے اور حضور کو دیکھتے ہی اللہ اکبر اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کے ولولہ انگیز نعروں سے استقبال کیا۔

حضور کی گاڑی مشن ہاؤس پہنچی تو سفید کپڑوں میں ملبوس ہزاروں عشاق احمدیت نے والہانہ استقبال کیا۔ خدام نے بڑے اخلاص و پیار سے دھول سے اٹی ہوئی حضور کی گاڑی کو چلتے چلتے ہی ساتھ بھاگ بھاگ کر صاف کر دیا۔ لاؤڈ سپیکر پر خوش آمدید کے نعرے بلند کرتے ہوئے افراد جماعت یوں لگتا تھا کہ اپنی خوشی کا پوری طرح اظہار نہیں کر پا رہے۔

❁......نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مسجد کے احاطہ سے باہر مکرم امام صالح حسن صاحب اور دیگر ائمہ کی قبروں پر دعا۔

❁...... Wa میں Limanyiri کے مقام پر نوتعمیر مسجد کا افتتاح۔ اس مسجد میں 500 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

❁......WA سے قریباً دس کلومیٹر دُور ایک گاؤں KALEO تشریف لے گئے۔ یہاں جماعت کا ہسپتال ہے جو کرایہ کی عمارت میں ہے۔ زیر تعمیر عمارت کا معائنہ۔ معززین علاقہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور نے ہسپتال کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔

❁...... نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج تشریف لے گئے۔ یہ غانا میں پہلا مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج ہے۔

حضور انور نے کالج کا معائنہ فرمایا۔ عبدالسلام لائبریری بھی دیکھی۔ کالج کی زیر تعمیر لیبارٹری کا بھی معائنہ فرمایا۔

❁......کالج کے کمپیوٹر سنٹر کے مکمل ہونے پر ۲۰ کمپیوٹر دینے کا اعلان فرمایا۔ حضور نے کالج کی مسجد کا بھی معائنہ فرمایا۔

✽......نماز مغرب وعشاء کے بعد ریجنل منسٹر کے استقبالیہ میں تشریف لے گئے۔اور معزز مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

۲۳ / مارچ ۲۰۰۴ء بروز منگل:

✽......حضور نے مختلف فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ایک مخلص احمدی کی نماز جنازہ پڑھائی۔

✽......ٹمالے جاتے ہوئے SAWALA تشریف لے گئے۔یہاں تک پکی سڑک تھی اس کے بعد 128 میل کچی سڑک ہے۔

✽......ٹمالے کی احمدیہ مسجد زیر تعمیر ہے۔پہلی منزل تعمیر ہو چکی ہے، دوسری منزل زیر تعمیر ہے۔اس مسجد میں چار ہزار نمازیوں کی جگہ ہوگی۔حضور نے چھ ماہ میں مسجد مکمل کروانے کی ہدایت فرمائی۔

✽......حضور انور نے مبلغ سلسلہ کے دفتر کا معائنہ فرمایا اور ٹمالے مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔حضور انور نے اپنے غانا کے قیام کے زمانہ میں ٹمالے سے ۴۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر ۱۲۵۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی فرمائی تھی۔حضور انور نے یہاں مکئی اور چاول کاشت کئے۔نیز گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ کیا۔

✽......نماز عشاء کے بعد حضور انور ٹمالے کے احمدیوں سے گھل مل گئے اور پرانے واقفوں کو ان کا نام لے کر بلاتے اور حالات دریافت فرماتے رہے۔

۲۴ / مارچ ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

✽......نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد سلاگا (SALAGA) کے لئے روانگی۔

✽......حضور انور کی گاڑی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا پہنچی تو سڑک کے دونوں طرف طلبہ وطالبات نے نعرۂ تکبیر اور اھلاً وسہلاً ومرحبا کے نعروں سے پُر جوش استقبال کیا۔ یہ وہی سکول ہے جہاں اگست ۷۷ء سے اگست ۷۹ء تک حضور پرنسپل رہے۔

✽......سکول کی کیڈٹ کور کا گارڈ آف آنر۔

✽......حضور انور نے ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے آم کا پودا لگایا۔لڑکے اور لڑکیوں کے رہائشی کمروں کا معائنہ کرتے ہوئے ان کی مرمت وغیرہ کے لئے ہدایات دیں۔ہیڈ ماسٹر کے گھر بھی تشریف لے گئے۔حضور اس چھوٹے سے گھر میں بھی تشریف لے گئے جہاں آپ نے دو سال سے زیادہ قیام کیا تھا۔یہاں چیف کے ہاں بھی تشریف لے گئے۔

✽......واپس ٹمالے پہنچ کر ناردرن ریجن کے نو احمدی چیف صاحبان اور ائمہ سے ملاقات۔

ریجنل صدر صاحب نے پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں کہ ہم آپ کو خلیفۃ المسیح کی صورت میں مل رہے ہیں۔اس ریجن کے لوگ حضور کی قربانیوں کو اچھی طرح یاد کرتے ہیں۔یہاں نہ پانی تھا نہ بجلی اور نہ ہی کوئی اور قابل کشش یا قابل ذکر چیز تھی ان حالات میں قربانی کی غیر معمولی روح سے ہی خدمت کی جاسکتی تھی۔

✽......حضور نے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔مجلس عاملہ سے ملاقات۔اس کے بعد غانا کے امیر اور تین نائب امراء سے اہم میٹنگ فرمائی۔

✽......دو افراد نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

۲۵ / مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

✽......اجتماعی دعا کے ساتھ ٹمالے سے واگا ڈوگو (بورکینا فاسو) کے لئے بذریعہ کار روانگی۔

اس موقع پر موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی لی گئیں۔

✽...... ٹمالے سے قافلہ W A L E کے علاقہ میں پہنچا جہاں KEPRIGA نامی جماعت میں تعمیر ہونے والی مسجد کا معائنہ فرمایا۔اس مسجد میں چار صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔اس علاقہ میں چھ سال قبل کوئی احمدی نہ تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں ۲۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔سینکڑوں احمدی استقبال کے لئے جمع تھے۔مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ، ریجنل صدر صاحب اور ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔

✽...... Kepriga سے 'بولغا ٹانگا' تشریف لے گئے۔نو مبایعین پر مشتمل جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔احمدیہ مسلم پرائمری سکول کے بچے سکول کے آگے کھڑے تھے۔حضور انور ان کے درمیان کھڑے ہو گئے اور تصویر بنوائی۔خدام نے بھی حضور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

✽......بولغا ٹانگا سے غانا، بورکینا فاسو بارڈر، پاگا کے لئے روانہ ہوئے۔بارڈر سے قریباً سو گز پہلے PAGA جماعت ہے۔یہاں ایک بڑی خوبصورت مسجد ہے۔حضور نے مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

یہاں احباب جماعت کی کثیر تعداد اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آرہی تھیں۔حضور باری باری سب سے ملے۔پُرسوز دعا کے بعد بارڈر کراس کر کے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے۔

✽......بارڈر پر مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو، ممبران مجلس عاملہ، مبلّغین کرام اور خدام کی ایک ٹیم نے حضور کا استقبال کیا۔

✽✽✽✽✽

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورۂ غانا کے بارہ میں

عوام و خواص کے تأثرات

(فھیم احمد۔مبلغ سلسلہ)

حضور پُرنور ایدہ اللہ کے دورہ کا عوام پر خاصا اچھا اثر پڑا۔اس سلسلہ میں چند واقعات عرض ہیں۔

ا۔حضور انور کے دورہ کے دوران پولیس افسران کی ایک نفری ساتھ ساتھ رہی۔پولیس افسران حضور انور کی شخصیت اور جماعت احمدیہ سے بے حد متاثر ہوئے۔ان میں سے بعض نے تو جماعت احمدیہ میں شمولیت کا بھی اظہار کیا۔انہوں نے متاثر ہونے کی کئی ایک وجوہات بھی بتائیں۔

پہلی وجہ تو جماعت احمدیہ کی تنظیم اور خدام الاحمدیہ بتائی۔ان کے نزدیک یہ خدام بے حد منظّم تھے ان کی موجودگی میں پولیس کا کوئی خاص کام نظر نہ آتا تھا۔پولیس والے اس امر پر بھی حیران تھے کہ خدام کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ خدام کرسیوں پر بیٹھے ہوتے۔کوئی پولیس والا انہیں نظر آتا دکھائی دیتا تو فوری طور پر اُس کے لئے کُرسی خالی کر دیتے۔متاثر ہونے کی دوسری وجہ حضور انور کی وقت کی پابندی تھی۔قافلہ کی روانگی کا جو بھی وقت ہوتا ٹھیک وقت مقررہ پر قافلہ روانہ ہو جاتا۔انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ احمدیوں نے ان کا اس قدر خیال رکھا کہ انہیں غیر احمدی اور غیر مسلم ہونے کے باوجود اجنبیت کا احساس تک نہ ہوا۔کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا مہیا ہوتا۔پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ بھی میسر آجاتا۔

یہ لوگ جماعت احمدیہ کے طریق عبادت اور اس میں استغراق سے بھی بے حد متاثر ہوئے۔یہاں عیسائیوں میں تو عبادت کا ایک بڑا حصہ گانا بجانا اور ناچ وغیرہ ہے جس کے دوران انسان جسمانی لذّت بھی حاصل کرتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کی عبادت تو محض للہ بھرپور یکسوئی کے ساتھ مزیّن تھی۔

برانگ اہافو ریجن میں تیجانی فرقہ کے مسلمان لیڈر نے اپنے لوگوں کو کچھ اس طرح مخاطب کیا: 'دیکھو! جماعت احمدیہ کے لیڈر جب غانا تشریف لائے تو جماعت احمدیہ نے کس منظّم طریق سے ان کا استقبال کیا۔انہیں ملک کا دورہ کروایا۔غیر احمدی، غیر مسلم، بیرونی حکومتوں کے سفراء، حکومت غانا کے وزراء اور صدر مملکت غانا تک نے خود ان کا خیر مقدم کیا۔یہ جماعت ایک منظّم جماعت ہے۔یہ زبانی لاف وگزاف کے قائل نہیں۔یہ اسلام کی صحیح پیرائے میں خدمت کرتی اور ملک کی ترقی و بہبود کے لئے خدمات بجالاتی ہے۔ہمیں کوئی اس لئے نہیں پوچھتا کہ ہم اس طرح ملک وقوم کی خدمت نہیں کرتے اور آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں'۔اس طرح وہ مسلمان راہنما اپنے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے نظام سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کرتے رہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے استقبال کے لئے احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم سبھی احباب اکٹھے ہوئے اور جوش وخروش کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کیا۔کماسی کے دورہ کے دوران ایک غیر مسلم دوست نے حضور انور کو دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگا: 'بے شک یہ شخص اللہ والا لگتا ہے'۔ملک میں سیاسی اور مذہبی راہنما آتے ہی رہتے ہیں لیکن لوگوں کو اس طرح اللہ والوں کی پہچان ہونا! بس اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان ہے۔ الحمدللہ

اہم شخصیات کے تاثرات

جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ، صدر مملکت غانا His Excellency Jhon Ajyekum Kufour سے ملنے ایوان صدر گئے تو صدر مملکت نے حضور انور کا پرمسرت خیر مقدم کیا۔انہوں نے حضور انور کے تعارفی خطاب کے جواب میں کہا: آپ کے منصب خلافت پر فائز ہونے اور روحانیت کے اس سفر میں غانا کی بھی عزت افزائی ہوئی ہے۔آپ کی غانا میں تقرری 1977ء میں ہوئی۔آپ نے وسیع پیمانے پر غانا کا سفر کیا۔اب ہم آپ کو غانین ہی شمار کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا: جماعت احمدیہ غانا ملک کی ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات بجا لا رہی ہے خصوصی طور پر آپ کی جماعت ہمارے ملک میں صحت و تعلیم اور زراعت جیسے شعبوں میں بہت مدد کر رہی ہے۔آپ کے تعلیمی اداروں میں بڑا نظم و ضبط ہے۔

انہوں نے مزید کہا: آپ کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے اور روحانی سفر میں ترقی پر ہمیں بے حد خوشی ہوئی ہے۔روحانیت کے اس سفر کا کچھ حصہ آپ نے غانا سے بھی حاصل کیا کیونکہ آپ کافی عرصہ غانا میں رہے ہیں۔

یہ صدر مملکت جب جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔حضور انور بھی تشریف فرما تھے۔صدر مملکت غانا سٹیج پر تشریف لائے اور حضور انور کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا میں آپ کو غانین کے طور پر ہی دیکھتا ہوں۔انہوں نے مزید کہا: میرا ڈائس پر آنے کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ میں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کی خوشی میں آپ سب کے ساتھ برابر کا شریک ہوں۔یہ قریباً 8 سال یہاں غانا میں رہے۔اس کے بعد واپس اپنے ملک تشریف لے گئے۔اب خدا تعالیٰ نے انہیں جماعت احمدیہ عالمگیر کا سربراہ بنا دیا ہے۔یہ وہ منفرد اعزاز ہے جس پر غانا کو فخر کرنا چاہئے۔

صدر مملکت کے ان الفاظ پر جلسہ گاہ کی فضاء نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

حضور انور کے دورہ کے دوران اشانٹی بادشاہ ASANTEHENE OSEI TUTU II سے ملاقات کے لئے اس کے محل تشریف لے گئے جہاں اشانٹی ہینی نے اپنے بہت سے پیراماؤنٹ چیفس کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔اس ملاقات کے دوران اشانٹی ہینی کی نمائندگی میں KOKOFU کے پیرا ماؤنٹ چیف نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: 'میری مسند (کرسی) تو احمدیت کی مسند ہے کیونکہ مجھ سے پہلے جو چیف تھے وہ احمدی تھے۔غانا میں بننے والا سب سے پہلا ہسپتال KOKOFU میں قائم ہوا۔جماعت احمدیہ نے KOKOFU کا نام ساری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔یہاں بڑے احسن طریق سے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

غانا کے نائب صدر مملکت عزّت مآب الحاج علیؒ مہامہ H E.ALHAJ ALIU MAHAMA نے ایک بار حضور انور سے علیحدگی میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔جبکہ دوسری بار جماعت کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں تشریف لائے اور خطاب بھی کیا۔انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت کی تعلیم صحت اور زراعت کے میدان میں نمایاں خدمات کی خوب دل کھولکر تعریف کی۔

سابق نائب صدر مملکت غانا Evans Hon.Prof Atta Mills نے بھی حضور انور سے علیحدگی میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔اس دوران محترم امیر صاحب نے حضور انور سے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ایک بار یہ ہمارے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے اور جماعت احمدیہ کے نظم وضبط کی تعریف کی اور فرمانے لگے: ' آپ اتنے منظّم ہیں یہاں تک کہ آپ کا گھاس بھی منظّم ہے'۔

اس تعارف کے بعد محترم سابق نائب صدر صاحب نے کہا: میں نے یہ تبصرہ دیانتداری سے کیا تھا۔

حضور انور کے اعزاز میں ہیڈ کوارٹرز میں دیئے گئے عشائیہ کے دوران آسکورے کے پیراماؤنٹ چیف نے حضور انور کو مخاطب کر کے جماعت احمدیہ کی ان کے علاقہ میں خدمات کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے ان کے علاقہ میں ایک جونیئر سیکنڈری سکول، ایک سینئر سیکنڈری سکول اور ایک ہسپتال کھول رکھا ہے۔

یہ چیف، پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں اور UNO میں غانا کے نمائندہ رہ چکے ہیں۔غانا کا موجودہ دستور انہوں نے ہی تیار کیا تھا اور کچھ عرصہ انہیں حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ بھی رہنے کا موقع ملا۔

✽✽✽✽✽

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے غانا میں استقبال کی تیاریوں اور

محبت وفدائیت کے روح پرور نظاروں کی چند جھلکیاں

حضور ایدہ اللہ کی غانا آمد کی مسرّت انگیز خبر کے ساتھ ہی ملک بھر میں جماعتوں نے آپ کے شایان شان استقبال کے لئے تیاریاں شروع کردی تھیں۔

جہاں تک تزئین و آرائش کا تعلق ہے تو جماعتی سکولوں ،مشن ہاؤسز اور ہسپتالوں کو اچھی طرح Paint کیا گیا۔حضور انور کی خواہش تھی کہ وہ مشن ہاؤسز میں ہی قیام فرما ہوں گے ۔چنانچہ مشن ہاؤسز کی خوب صفائی وستھرائی کی گئی ۔ہر جگہ کو جھنڈیوں اور بینرز سے خوب سجایا گیا۔جہاں احباب کثرت سے آئے وہاں ان کے بیٹھنے کے لئےCanopiesاور کرسیوں کا انتظام کیا گیا۔پوٹسن،ایسارچر،سلاگا اور کماسی کے سکینڈری سکولوں کو خوب سجایا گیا تھا۔طلباء لمبی لمبی قطاروں میں ہاتھوں میں احمدیت اور غانا کے جھنڈے لئے استقبال کے لئے کھڑے تھے ۔راستوں اور سڑکوں پر پتھروں کی لائنیں لگا کر ان پر سفیدی کی گئی تھی ۔ہر سکول ،ہسپتال اور مشن ہاؤس کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔

جامعہ احمدیہ اکرافو میں ڈیکوریشن اپنے عروج پر تھی ۔سڑکوں کے دونوں طرف تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بانس کے ٹکڑے لگا کر ان پر سفیدی کی گئی اور ان بانسوں پر رنگ برنگی جھنڈیوں کا جال بچھا کر جامعہ کے ماحول کو از حد خوبصورت کر دیا گیا۔جہاں بھی جائیں جھنڈیوں کی یہ قطاریں آپ کے ساتھ ساتھ ہوں گی۔

جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں تو آپ کا استقبال غانا کے قومی جھنڈے پر مشتمل ایک خوبصورت گیٹ کرتا ہے جس پرAKWABA(خوش آمدید) کا بینر لگا ہے ۔تھوڑا سا آگے جائیں تو جماعت احمدیہ کے جھنڈے پر مشتمل ایک اور گیٹ آئے گا جس پر WELCOME کا بینر لہرا رہا ہے ۔حضور انور نے جہاں ظہر وعصر کی نماز پڑھانی تھیں اس طرف ایک اور خوبصورت گیٹ بنایا گیا جو رنگا رنگ کے کپڑوں اور رنگ برنگے ربن کے پھولوں سے آراستہ تھا۔ہوسٹل میں داخل ہوں تو آپکا استقبال اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَـرْحَبا ' کا بینر کرتا ہے۔الغرض سارا ماحول حضور انور کے استقبال کے لئے خوب سجایا گیا تھا۔

احمدیہ نیشنل ہیڈ کوارٹرز کے مرکزی دروازہ پر بھی خوبصورت گیٹ بنا کر اس پر AKWABA (خوش آمدید)اور اھلًا و سھلًا وَمَـرْحَبا کے الفاظ خوبصورتی سے لکھے گئے ۔اس ہیڈ کوارٹرز میں حضور انور کے اعزاز میں جب عشائیہ دیا گیا تو اس وقت غانا کے قومی جھنڈے اور لوائے احمدیت کے رنگوں پر مشتمل غباروں کا ایک خوبصورت گیٹ بنایا گیا جو آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔مشن ہاؤس کے احاطہ میں لگا فوارہ ،لان اور اس میں لگے قمقمے بے حد خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے ۔آنے والے بعض مہمانوں نے ماحول کی خوبصورتی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا :جب ہم مشن ہاؤس کے اندر داخل ہوئے تو ایسا لگتا تھا کہ ہم غانا میں نہیں ہیں۔

احمدیہ مسلم ہسپتال ٹیچی مان میں احمدیت کے جھنڈے اور غانا کے جھنڈے پر مشتمل گیٹ بنا کر اسمیں Lightsلگائی گئی تھیں ۔احمدیہ مسلم ہسپتال آسوکورے کو خوب Paint کیا گیا تھا۔گیٹ پر اھلًا و سھلًا وَمَـرْحَبا کا بینر لہرا رہا تھا اور ہسپتال کے اندر ہر طرف Paper Ribbon سے بنے پھول آویزاں تھے۔

حضور انور کی رہائش گاہ اور مسجد کے درمیان ایک گیٹ بنایا گیا۔اس پر ایک طرف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور دوسری طرف دَر دِلَم جوشَد ثَنائے سَرْوَرے ...... کے الفاظ لکھے تھے۔گیٹ کو بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا۔مسجد کے کلمہ طیّبہ اور ہسپتال کے سائن بورڈ کو بھی قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ساری رات،بجلی کے یہ جلتے بجھتے قمقمے بے حد دلکش منظر پیش کر رہے تھے۔

محبت وفدائیت کے نظارے

حضور پرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ غانا کے دوران جگہ جگہ احباب جماعت نے خلافت سے بے حد محبت کا اظہار کیا۔جونہی حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتی احباب مارے خوشی کے بے قابو ہو جاتے اور نعرۂ تکبیر بلند کرنے لگتے۔ایسے بے شمار نظاروں میں سے چند نظارے پیش ہیں۔

❁...... پروگرام کے مطابق حضور انور کا جہاز 13 مارچ کو شام 6 بجکر 35 منٹ پر اکرا کے KOTOKAائیر پورٹ پر اترا۔غانا کے جملہ ریجنز سے آئے ہوئے 3000 ہزار سے زائد احباب اس وقت اپنے آقا کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے ۔ائیر پورٹ والوں نے ازراہ شفقت احباب جماعت کو ائر پورٹ کے اندر جہاں جہاز نے اترنا تھا،آنے کی اجازت دے دی تھی۔

جہاز کا اترنا ہی تھا کہ احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ۔عورتوں نے رومال ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کا پُر جوش نعروں سے استقبال کیا۔جہاز کی کھڑکیوں سے بھی اندر سے یہ نظارہ دکھائی دے رہا تھا۔جہاز کا پائلٹ بھی اس نظارہ سے بے حد متاثر ہوا۔سیدھا حضور کے پاس آیا اور عرض کی: ’آپ کے لوگ،آپ کے استقبال کے لئے پہنچ گئے ہیں۔‘

محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے حضور انور کو ایک سکارف پہنایا جس پرWelcome to Ghanaکے الفاظ درج تھے ۔حضور انور نے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب جماعت کے واشگاف والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

❁......حضور انور نے دورہ کے دوران سالٹ پانڈ کے مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔حضور انور مشن ہاؤس کی دوسری منزل پر تشریف لے گئے ۔مشن ہاؤس سے باہر احباب مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔حضور انور نے سڑک کی جانب کھلنے والی کھڑکی سے باہر دیکھا تو احباب جماعت کے نعروں میں خاص جوش پیدا ہوا۔اس چہرہ مبارک پر نظریں پڑنا ہی تھیں کہ نعروں کی آوازیں بلند سے بلند تر ہوتی گئیں ۔ساتھ ساتھ اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَـرْحَبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔حضور انور متبسم چہرہ کے ساتھ دو تین منٹ تک اس نظارہ سے محظوظ ہوتے رہے اور ہاتھ ہلا ہلا کر والہانہ نعروں کا جواب دیتے رہے۔

❁......جلسہ سالانہ غانا کا آخری روز تھا۔حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔یہ جلسہ کا آخری پروگرام تھا۔حضور انور نے مرد حضرات کو سلام کیا اور عورتوں کے حصہ کی طرف انہیں الوداعی سلام کہنے کے لئے تشریف لے گئے ۔عورتوں کی حالت یہ تھی کہ حضور انور کے دیدار کے لئے بے تاب ہوتی جاتی تھیں ۔حضور انور جدھر جدھر جاتے ،وہ پورے جوش کے ساتھ نعرے لگا تیں ۔لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کی صدائیں بلند کرتیں اور اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کے الفاظ بلند کرتیں ۔حضور انور نے بھی ہاتھ ہلا ہلا کر ان والہانہ نعروں کا جواب دیا ۔نظارہ بڑا ایمان افروز اور روح پرور تھا۔قلم اس کے بیان کی طاقت نہیں پاتا۔حضور انور محبت وفدائیت کے اس نظارہ سے از حد متاثر ہوئے اور لندن واپسی پر اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بطور خاص اس نظارہ کا ذکر فرمایا۔

❁......کُماسی (Kumasi) میں حضور انور کا والہانہ استقبال کیا گیا ۔حضور انور کی گاڑی ابھی مشن ہاؤس سے ایک کلومیٹر باہر تھی تو سڑک کے دونوں طرف مرد و زن ،بچے بچیاں ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کے جھنڈے لہراتے ہوئے حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے ۔جہاں جہاں سے حضور انور کی گاڑی گزرتی اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتیں ۔حضور انور نے احمدیہ مسجد کماسی میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں ۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور مسجد کی تیسری منزل کی بالکنی پر تشریف لے گئے ۔مسجد کے احاطہ میں ہزار ہا احمدی بچے بچیاں مرد اور عورتیں اپنے پیارے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔

حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھنا ہی تھا کہ ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر بلند ہونا شروع ہوئے ۔احباب کی خوشی و مسرّت کا ٹھکانا نہ تھا۔ہجوم بڑے جوش وخروش سے نعرے لگا رہا تھا۔اَللّٰہُ اَکْبَر ،لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْ لُ اللّٰہ کے فلک شگاف نعروں سے مسجد اور ارد گرد کی فضاء گونج رہی تھی ۔یہ انبوہ کثیر جب کورس کی شکل میں لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا تو دلوں پر عجیب سرور کی کیفیت طاری ہوتی ۔منظر نا قابل بیان تھا ۔سب یک زبان ہو کر اسلام احمدیت زندہ باد ،حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ،مرزا غلام احمد کی جے ،حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد ،کے نعرے لگا رہے تھے ۔سب کے دل مسرت سے معمور اور خدا تعالیٰ کی حمد وثناء سے لبریز تھے کہ آج انہیں حضرت خلیفۃ المسیح کا دیدار میسر آیا۔یہ عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔حضور انور اس نظارہ سے نظریں نہ ہٹا پاتے اور مسلسل مسکراتے ہوئے اس نظارہ سے محظوظ ہوتے رہے۔آپ مسلسل 10 منٹ تک متبسم چہرہ کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر مشتاقان دید کے نعروں کا جواب دیتے رہے ۔حضور انور اس والہانہ اظہار محبت سے بے حد متاثر ہوئے اور لندن واپسی پر ایک خطبہ میں اس کا بطور خاص ذکر بھی فرمایا۔

❁......خلافت کے پروانے تو ہر جگہ موجود تھے۔حضور انور جب ٹیچی مان تشریف لے گئے تو وہاں سے اگلے روز Wa کی طرف روانگی ہوئی ۔مسلسل چھ گھنٹے کا طویل تھکا دینے والا سفر تھا۔یہاں پہنچنے کے لئے علاوہ پکی سڑک کے 71 میل کا کچّا سفر کرنا پڑتا ہے۔اتنی گرد پائی جاتی ہے کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ کدھر جا رہے ہیں ۔دوران سفر اڑنے والی دھول کے باعث نہ اگلی گاڑی نظر آتی تھی نہ پچھلی ۔ایسی حالت میں سفر کے آخر پر حضور انور کی گاڑی WA پہنچی تو جماعت کی ایک کثیر تعداد نے حضور انور کا پرشوکت نعروں کے ساتھ استقبال کیا ۔خدام کی حضور انور پر وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور انور کی گاڑی مٹی سے اٹی پڑی ہے تو وہ دیوانہ وار گاڑی کے دونوں جانب بھاگنے لگے ۔گاڑی مسلسل حرکت میں تھی ۔انہوں نے بھاگتے بھاگتے ہی حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس پہنچنے سے پہلے ہی صاف کر دی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس پر کوئی گرد موجود ہی نہ تھی۔

احمدی بچیوں کی حضور انور سے والہانہ محبت

دورہ کے دوران بچیوں نے جس والہانہ انداز سے نظمیں پڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا اس کے نظارے قابل دید تھے ۔اس کا پہلا نظارہ احمدیہ مسلم ہسپتال ڈابوآسی میں دیکھنے میں آیا۔ویسٹرن ریجن کی بچیوں نے حضور انور کے استقبال کے لئے ایک نغمہ تیار کیا تھا اس کے الفاظ تھے۔

’مرحبا اے آنے والے مرحبا صد مرحبا......‘

لوکل ناصرات کی زبانی اردو کی یہ نظم ،ان کی خلافت سے محبت کی بھر پور عکاسی کرتی تھی ۔یہ بچیاں جب حضور انور کو اردو زبان میں (جوان بچیوں کے لئے اجنبی زبان تھی) اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَـرْحَبا کہہ رہی تھیں تو دیکھنے والوں کو یہ نظارہ بہت بھلا لگ رہا تھا۔

ابوری باغ میں جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں پکنک کا اہتمام کیا گیا۔چار واقفات نو ،روبینہ فہیم ،فرزانہ فہیم ،فطینہ فہیم اور ثمرہ احمد مجوکہ نے حضور انور کے لئے خاص طور پر ترانہ

اے مسیحا نفس !اے مہ دلبراں!
تخت مہدی کے وارث امام الزماں

تیار کر رکھا تھا انہوں نے حضور انور کی خصوصی اجازت سے پکنک کے دوران کھانے کے بعد یہ ترانہ پیش کیا۔ترانہ میں’ سیّدی مشفقی مرشدی‘ کے الفاظ بار بار آتے تھے ۔سیدی مرشدی کی موجودگی میں واقفات نو کی زبانی خلافت سے اظہار محبت کی اس ادا پر سب کو پیار آ رہا تھا۔حضور انور نے بڑی دلچسپی سے بچیوں سے یہ ترانہ سنا۔

خلافت سے محبت کا نظارہ اپنے عروج کو اس وقت پہنچا جب حضور انور کماسی کے مشن ہاؤس تشریف لے گئے یہاں قریباً60 بچیوں نے بڑے ترنم کے ساتھ ’سیدی مشفقی مرشدی مہرباں‘ کا ترانہ پڑھا ۔ غانین بچیوں کے منہ سے پیارے آقا کی محبت میں یہ ترانہ دلوں کو خوب بھا رہا تھا۔دل ان کی خلافت سے محبت پر واری ہوا جاتا تھا۔یہ بچیاں سفید لباس زیب تن کئے ،سروں پر سفید دوپٹے لئے ہاتھوں میں احمدیت کے جھنڈے لہرا رہی تھیں ۔حضور انور بچیوں کے اس نغمہ سے بے حد متاثر ہوئے اور کچھ دیر بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور ترانہ سنتے رہے اور مسلسل مسکراتے رہے ۔حضور انور نے اس نظم پر بے حد پسندیدگی کا اظہار کیا۔

انہی بچیوں نے جب یہ ترانہ،احمدیہ کلینک بُواڈی میں حضور انور کی آمد پر پڑھا تو حضور بے حد مسرور ہوئے اور ان بچیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر تصویر کھنچوائی۔

❁❁❁ .... ❁❁❁

غانا کے بعض تاریخی مقامات

جہاں سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے

خلافت سے قبل قیام فرمایا۔

(فہیم احمد خادم ۔ مبلغ سلسلہ غانا)

اے ملک غانا! اے جماعت احمدیہ غانا! تم کتنے خوش بخت ہو! تم کتنے خوش قسمت ہو کہ ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ خلافت سے قبل قریباً آٹھ سال تم میں رہے۔ کسی بھی خلیفۃ المسیح کا خلافت سے قبل ہندوستان یا پاکستان سے باہر اتنا لمبا عرصہ قیام نہیں رہا۔ اس سعادت عظمیٰ پر ملک غانا اور جماعت احمدیہ غانا جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔

قارئین کرام! ان سطور میں آپ کو ان تاریخی مقامات کا تعارف کروانا مقصود ہے جہاں حضور پرنور ایدہ اللہ غانا میں قیام کے دوران رہائش پذیر رہے۔ آپ کے حوالہ سے غانا میں تین مقامات جانے پہچانے جاتے ہیں۔

(۱) ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا۔ (نادرن ریجن)۔ (۲) اکمفی (Ekumfi) ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر۔ (سنٹرل ریجن) (۳) ٹمالے شہر، بالخصوص Depale نامی گاؤں۔ (نادرن ریجن)۔

(۱) ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا۔ (نادرن ریجن)

نادرن ریجن میں ٹمالے سے قریباً ۶۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں سلاگا واقع ہے۔ اس کی نوّے فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۹۷۱ء میں یہ سکول سلاگا کے مقام پر کھولا گیا۔ سکول کو آغاز میں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علاقہ کے لوگ اس بات پر آمادہ نہ تھے کہ انکے بچے سیکولر تعلیم حاصل کریں۔

ہماری ان مساعی پر ریجنل منسٹر بے حد خوش تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ حکومت ہماری مدد کرے۔ جلد ہی حکومت بدل گئی۔ نئی حکومت نے سلاگا میں سرکاری سکول کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ریجنل منسٹر نے اس ارادہ کو غیر معقول قرار دیا کیونکہ جماعت احمدیہ کے تحت یہاں پہلے ہی سکول موجود تھا۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے ٹمالے سے رپورٹ منگوانے کا فیصلہ کیا۔ متعلقہ افسر جس کے ذمہ یہ رپورٹ تھی نشہ میں مست رہتا تھا۔ جماعت احمدیہ ان سے رابطہ نہ کرسکی۔ اس نے حکومت کو یہ رپورٹ دی کہ سلاگا میں سرکاری سکول کھول دیا جائے۔

ادھر ہماری پریشانی تھی کہ اگر حکومت نے سکول کھولا تو طلباء کا رُخ اس کی طرف ہو جائے گا کیونکہ حکومت بغیر فیس لئے مفت تعلیم دے گی جب کہ ہم اپنے سکول میں ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں یہ ساری صورت حال بذریعہ ٹیلی گرام لکھ کر بھجوائی گئی۔ حضور کی طرف سے جواب آیا:

We will run it ourselves

by the grace of Allah .

اس وقت سے آج تک یہ سکول بفضل خدا کامیابی سے چل رہا ہے۔

سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب مقرر ہوئے۔ اگر سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی فہرست دیکھی جائے تو پانچویں نمبر پر ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کا نام آتا ہے۔ آپ کا عرصۂ خدمت اگست ۱۹۷۷ء تا اگست ۱۹۷۹ء بنتا ہے۔ حضور انور اس عرصہ میں سلاگا میں دو کمروں پر مشتمل چھوٹے سے مکان میں رہائش پذیر رہے جہاں بجلی اور Pipe water کی فراہمی ناپید تھی۔ مگر حضور نے کبھی بھی شکایت یا ناپسندیدگی کا اظہار نہ فرمایا۔

یہاں سے حضور کا تقرر بطور ہیڈ ماسٹر اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر، سنٹرل ریجن میں ہوا۔ جہاں کے ریکارڈ کے مطابق حضور نے اکتوبر ۱۹۷۹ء کو سکول کا چارج سنبھالا۔

(۲) اکمفی (Ekumfi) ٹی آئی احمدیہ
سیکنڈری سکول ایسارچر۔ سنٹرل ریجن

غانا میں اکرافو وہ جگہ ہے جہاں کے چیف، چیف مہدی آپا صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ جب نصرت جہاں سکیم کا آغاز ہوا تو جماعت نے اس علاقہ میں سیکنڈری سکول کھولنے کا ارادہ کیا۔ ایسارچر، اکرافو کے قریب واقع ایک ٹاؤن ہے۔ یہاں علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف Nana Akgin V رہائش پذیر تھے چنانچہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ایسارچر میں مورخہ ۳/اکتوبر ۱۹۷۲ء کو سکول کا آغاز ہوا۔ محترم پیراماؤنٹ چیف صاحب نے اس کے لئے اپنا گھر پیش کیا۔ نیز علاقہ کے چیف صاحبان کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ طلباء کے لئے اشیاء خورونوش بھجوائیں۔

مکرم نصیر احمد صاحب سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ ۱۹۷۲ء تا اکتوبر ۱۹۷۹ء سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ اس سکول کے دوسرے ہیڈ ماسٹر ہمارے پیارے حضور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) رہے۔ آپ کا عرصہ خدمت اکتوبر ۱۹۷۹ء تا مارچ ۱۹۸۳ء یعنی تین سال ۵ ماہ بنتا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ سکول کا آغاز ایسارچر میں ہوا۔ آغاز میں ہیڈ ماسٹر صاحبان یہیں رہے۔ ایسارچر میں دو منزلہ مکان تھا جس کی اوپر والی منزل حضور ایدہ اللہ کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوئی۔ بعد میں اس سکول کو اس کی اصلی جگہ واقع اکرافو میں منتقل کر دیا گیا۔ حضور انور کے زمانہ میں اس کی ابتدائی عمارت تعمیر کی گئی نیز ہیڈ ماسٹر کے لئے رہائش گاہ بھی۔ حضور نے ان عمارات کی تعمیر میں بے حد لگن سے کام کیا۔ ان دنوں تعمیر کا کام کوئی آسان امر نہ تھا۔

(۳) ٹمالے شہر میں قیام اور
جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی

حضور نے ٹمالے کے مقام پر قریباً تین سال قیام فرمایا۔ ٹمالے سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر Depale نامی گاؤں میں جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی آپ کے ذمہ تھی۔ یہ گاؤں کچی جھونپڑیوں پر مشتمل ہے۔ گاؤں میں 250 ایکڑ اراضی جماعت کو زراعت کے لئے دی گئی۔ حضور نے اس فارم میں

ایسارچر نامی گاؤں میں دومنزلہ مکان جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اوپر والی منزل پر قیام فرمایا تھا۔ حضور ان دنوں احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر کے ہیڈ ماسٹر تھے

Dapale نامی گاؤں میں واقع 'فارم ہاؤس' جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے زرعی فارم کی اشیاء رکھا کرتے تھے

Unique Frans Travel GmbH

یونیک فرانس ٹریول GmbH فرانکفورٹ، جرمنی

یونیک جماعت کے یونیک احباب کے لئے یونیق فرانس ٹریول GmbH آپ کی خدمت میں پیش پیش دنیا بھر میں کسی بھی جگہ خوشگوار فضائی سفر کے لئے خصوصی رعایت کے ساتھ سستی اور یقینی نشستوں کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس ضمن میں ہم سے جلد اور فوری رابطہ کریں تاکہ پریشانی سے بچا جاسکے۔

نوٹ: ارزاں ٹکٹوں کے ساتھ ہمارے ہاں اکثر زبانوں میں ترجمہ (Uebersetzung) کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہم آپ کی خدمت کے منتظر ہیں۔

Kaiser str . 64 Kaiserpassage 41 - 60329 Frankfurt / M
Tel: 069-24277977 + 069-24450992 = Fax : 069-230600

چاول اور مکئی کاشت کی۔ نیز آپ نے ۴/ ایکڑ اراضی پر گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ بھی کیا۔ ملک بھر میں یہ تصور تھا کہ غانا میں گندم کاشت نہیں کی جاسکتی۔ بفضل خدا یہ تجربہ ازحد کامیاب رہا۔ ایسا تجربہ آج تک غانا میں کسی جماعت یا فرد واحد نے نہیں کیا تھا۔ یہ تجربہ صرف جماعت احمدیہ کو ہی کرنے کی توفیق ملی اور حضور نے اس میں اہم کردار ادا کیا۔

غانا میں ہونے والے انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر میں اس

میں پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ حضور کی شبانہ روز محنت رنگ لائی اور خدا کے فضل سے زراعت کے لئے یہ تجربات ثمر بار ہوئے۔

آپ ماتحت کارکنان سے بے حد شفقت کا سلوک فرماتے۔ جو بھی پیداوار ہوتی انہیں بھی کچھ مرحمت فرماتے۔ آپ نے ان کو کچھ زمین بھی دے رکھی تھی جہاں وہ اپنا فارم بنا سکیں۔ آپ انہیں اُجرت کے ساتھ ساتھ اشیاء خوردنی بھی عنایت کرتے۔ علاقہ

ٹمالے (Tamale) میں موجود وہ مکان جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیملی سمیت قیام فرمایا۔ یہ گھر ان دنوں احمدیہ ایجوکیشنل یونٹ کا ریجنل دفتر ہے

گندم کی نمائش بھی لگائی تاکہ دنیا پر ثابت ہو سکے کہ بفضل خدا غانا میں گندم کاشت کی جاسکتی ہے۔ ہم نے وزارت زراعت کو اپنا فارمولہ بھی پیش کیا تاکہ ملک کی بہبودی کے لئے وسیع پیمانہ پر گندم کی کاشت کی جاسکے مگر افسوس کہ دوسرے ترقی پذیر ممالک کی طرح یہ کہہ کر اُسے ردّ کر دیا گیا کہ گندم کی کاشت پر جتنا خرچ اٹھے گا اسی قیمت میں ہم کینیڈا سے سستی گندم خرید سکتے ہیں۔

حضور انور ان دنوں ٹمالے میں رہائش پذیر تھے۔ یہ رہائشگاہ جو دو کمروں پر مشتمل تھی اور ساتھ ملحقہ زمین، ان دنوں دو لاکھ سی ڈی میں خریدی گئی تھی۔ اس قریبی اراضی پر اِن دنوں ریجنل مشنری کے لئے رہائش گاہ تعمیر کی جا چکی ہے۔ حضور کا یہ مکان ان دنوں ریجنل ایجوکیشن یونٹ کا دفتر بنا ہوا ہے۔

زراعت کے کام میں مدد کے لئے حضور انور کو جماعت کی طرف سے ایک Pick-up ملی ہوئی تھی جس پر آپ روزانہ اس گاؤں آتے اور فارم کی نگرانی فرماتے۔ گاؤں کے پاس ہی White Volta نامی دریا بہتا ہے جہاں سے Pump کے ذریعہ زرعی فارم

کے لوگ آج بھی آپ کو محبت سے یاد کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے اس گاؤں میں اس فارم کے ناطے سے ایک پرائمری سکول کھول دیا ہے جس کے باعث اس پس ماندہ گاؤں کے بچے بفضل اللہ اب بسہولت تعلیم جیسی نعمت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

قارئین کرام! یہ جگہیں، یہ عمارتیں اپنی اہمیت کے باعث اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ اعزاز قیامت تک سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ نے قبل از خلافت ان جگہوں پر قیام فرمایا اور خدمت دین بجا لائے۔ جماعت احمدیہ غانا اس سعادت پر نازاں ہے اور خدا کا شکر کرتی ہے کہ ایک بار پھر حضور نے اس سرزمین کو قدم بوسی کا شرف بخشا ہے۔ جماعت احمدیہ غانا حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ہمہ وقت دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایۂ رحمت ہم پر تادیر سلامت وقائم رکھے۔ آمین اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ آمین

❁❁❁❁❁

جماعت کے افراد کے ایمان واخلاص میں ماشاءاللہ ایسی ترقی ہو رہی ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

ہمارے مبلغین بھی ماشاء اللہ قربانیوں کے معیار قائم کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/ اپریل ۲۰۰۴ء میں بورکینا فاسو کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ٹمالے سے بورکینا فاسو کا سفر ہم نے بذریعہ سڑک کیا۔ اور راستے میں دو مساجد کا افتتاح بھی ہوا۔ ایک مسجد تو عین گھانا کے بارڈر سے چند گز کے فاصلے پر ہے اور ایک مخلص احمدی نے وہاں یہ مسجد بنائی ہے۔ اس طرح جو بھی بارڈر کراس کرتا ہے آنے والے یا جانے والے کیونکہ کافی آمد و رفت رہتی ہے اور عمومی طور پر دونوں طرف ان علاقوں میں مسلمان ہیں ان کی نظر ہماری مسجد پہ ضرور پڑتی ہے اس لئے وہ نماز پڑھنے کے لئے ہماری مسجد میں آجاتے ہیں۔ بذریعہ سڑک جانے کا پروگرام بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے ہی بنا لگتا ہے۔ کیونکہ پہلے جو گھانا والوں نے پروگرام بنایا تھا اور اس کی اپروول ہوگئی تھی، اس کے مطابق تو دورہ نارتھ تک کا مکمل کرنے کے بعد ہمیں پھر واپس اکرا آنا تھا اور وہاں سے بائی ایئر پھر بورکینا فاسو جانا تھا لیکن روزانہ فلائیٹ نہیں جاتی بلکہ دو دن جاتی ہے ان میں سے ایک جمعہ کا دن تھا۔ تو وکیل التبشیر ماجد صاحب نے مجھے کہا کہ جمعہ جلدی پڑھ کے فوراً ہی ایئر پورٹ جانا ہوگا اس پر مجھے کچھ انقباض ہوا، میں نے کہا اس طرح نہیں جانا بلکہ بعض شہر جو انہوں نے پروگرام میں نہیں رکھے ہوئے تھے اور میرے علم میں تھے میں نے کہا وہ بھی دیکھ کے جائیں گے اور بائی روڈ جائیں گے۔ بہرحال اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ چند مزید مساجد کا افتتاح بھی ہو گیا لیکن اصل بات اس میں یہ ہے کہ لندن سے سفر شروع کرنے سے چند دن پہلے ماجد صاحب نے بتایا کہ بورکینا فاسو کے مبلغ نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک خواب یاد کرائی ہے۔ جو ماجد صاحب کو بھی یاد آگئی کہ حضور نے دیکھا تھا کہ وہ کاروں کے ذریعے سے بائی روڈ گھانا سے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے ہیں اور کوئی اسماعیل نامی آدمی بھی ان کو وہاں ملتا ہے بارڈر پہ یا کراس کرکے۔ اس پر حضور نے بعض اسماعیل نامی احمدیوں کی تصویریں بھی منگوائی تھیں، بہرحال پتہ نہیں کوئی ملا کہ نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک الٰہی تقدیر تھی کہ ہم بذریعہ کار بورکینا فاسو داخل ہوں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہمارے قافلے میں ایک اسماعیل نامی ڈرائیور بھی تھا جس نے کچھ وقت ہماری گاڑی بھی چلائی جس میں میں بیٹھا ہوا تھا۔

اس ملک میں ہمارے مبلغین بھی ماشاءاللہ قربانیوں کے معیار قائم کر رہے ہیں۔ وہاں جائیں تو پتہ لگتا ہے کہ واقعی لوگ قربانیاں دے رہے ہیں۔ اور پھر بورکینا فاسو میں جب داخل ہوئے بارڈر کراس کرنے کے بعد جو پہلا ٹاؤن آتا ہے، چند کلومیٹر پر ہی۔ وہاں اس علاقے کا جو ہائی کمشنر تھا وہ استقبال کے لئے آیا ہوا تھا۔ جلسہ بھی ماشاءاللہ بڑا کامیاب رہا، صرف 15 سال پہلے یہاں جماعت رجسٹر ہوئی ہے لیکن جماعت کے افراد کے ایمان واخلاص میں ماشاءاللہ ایسی ترقی ہو رہی ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ یہاں کیونکہ فرنچ بولنے والے ہیں اس لئے ہر تقریر یا خطبے کا ایک دفعہ فرنچ میں ترجمہ ہوتا تھا پھر اس کا مقامی زبان میں ہوتا تھا۔ پھر جلسہ کے بعد ہم صحارا ڈیزرٹ (Sahara Desert) کے قریب ایک قصبہ ڈوری [ان کے لحاظ سے تو وہ شہر ہے بہرحال وہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں گئے وہاں بھی ایک چھوٹی سی Gathering تھی لوگ آئے ہوئے تھے، غریب لوگ ہیں، زیادہ تر وہابی ہیں ان میں سے احمدی ہوئے ہیں۔ یہاں بھی سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس کا راستہ کل راستے میں سے 165 کلومیٹر کا کچا راستہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے آرام سے ہو گیا۔ لیکن واپسی پر ہمارے قافلے کی ایک گاڑی کو حادثہ پیش آیا۔ جس میں ہمارے دو مربیان اور دو قافلے کے افراد تھے جو یہاں سے گئے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، گاڑی سڑک سے اتر کر ایک کھائی میں گر گئی اور الٹ گئی لیکن کسی کو کچھ نہیں ہوا۔ معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے سب کو بچا لیا۔

بورکینا فاسو میں بھی وزیراعظم اور ان کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی بڑے خوشگوار ماحول میں، ان کو بھی زراعت سے دلچسپی زیادہ تھی اس لئے کافی دیر تک بٹھائے رکھا بلکہ میری کوشش تھی کہ اب اٹھا جائے لیکن وہ کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ وہاں ایک تو لینڈ لاکڈ (Land Locked) علاقہ ہے، اس ملک کے ساتھ سمندر کوئی نہیں لگتا اور پھر صحارا کے قریب ہے اس لئے بارشیں بھی کم ہوتی ہیں اتنی زیادہ بارشیں نہیں ہوتیں لیکن ایک چیز ان علاقوں میں مجھے اچھی لگی کہ انہوں نے ہر جگہ چھوٹے ڈیم بنا لئے ہیں جہاں بارشوں کا پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ابھی پانچ چھ مہینے بارشوں کا سیزن ختم ہوئے ہو چکے تھے لیکن اچھی مقدار میں وہاں پانی جمع تھا۔ محنتی لوگ ہیں یہ ملک بھی امید ہے کہ ترقی کرے گا۔ انشاءاللہ۔

بورکینا فاسو میں بھی گھانا کی طرح جو بھی میری Activities رہیں، ان کا روزانہ نیشنل ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات میں باقاعدہ ذکر ہوتا رہا۔ بورکینا فاسو میں تین نئی مساجد کا افتتاح ہوا اور ایک سکول اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور پھر جو واگاڈوگو ان کا دارالحکومت ہے وہاں احمدیہ ہسپتال کا افتتاح بھی ہوا۔ بڑی وسیع اور خوبصورت انہوں نے ہسپتال کے لئے نئی عمارت بنائی ہے۔ پہلے وہ کرائے کی عمارت میں تھا، اب اپنی عمارت بن گئی ہے۔ نصف کے قریب عمارت ابھی پہلے فیز میں بنی ہے لیکن اس کے باوجود بڑی وسیع عمارت ہے، یہاں بھی افتتاح کی تقریب میں وہاں کے وزیر صحت آئے ہوئے تھے، انہوں نے جماعتی خدمات کو بہت سراہا۔ بورکینا فاسو کا ایک شہر بوبو جلاسو جہاں سے ایک خطبہ بھی نشر ہوا تھا یہاں ہماری جماعت کا ایک ریڈیو سٹیشن بھی ہے۔ جو تقریباً 70`80 کلومیٹر کی رینج میں سنا جاتا ہے، یہاں جمعہ پر بھی کافی حاضری یعنی ۴، ۵ ہزار کے قریب حاضری ہو گئی تھی، احباب و خواتین آ گئے تھے، اس جگہ کی ³ ﷲ ┘90% بادی مسلمانوں کی ہے۔ یہ سب ریڈیو کے پروگرام پسند کرتے ہیں، بلکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ہمارے ریڈیو پر جو نظمیں نشر ہوتی ہیں، وہ بھی بہت مقبول ہیں۔ اور غیر احمدی بھی یہ نظم اکثر پڑھ رہے ہوتے ہیں کہ ”میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں۔“

❁❁❁❁❁

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے
دورہ برکینا فاسو کی برکات

(محمود ناصر ثاقب۔ امیر ومبلغ انچارج برکینافاسو)

برکینا فاسو مغربی افریقہ کا فرنچ سپیکنگ ملک ہے۔اس ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زندگی بخش پیغام گھانا کے شہروا (wa) کے ذریعہ پہنچا` یہاں کے لوگ عموماً دینی علم کے حصول کے لئے نیز تجارتی نقطہ نظر سے WA جاتے تھے وہاں سے احمدیت کا نور لے کر اپنے گاؤں لوٹے اور اپنے خاندان کو اس سے منور کیا۔ ابتدا میں تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑا۔WA کے مبلغین نے بھی اپنے احمدی بھائیوں سے تعلق رکھا انکے پاس آتے رہے جن میں مولانا بشیر احمد قمر صاحب، مولوی محمد بن صالح صاحب، اور مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ بورکینا فاسو کے احمدی یہاں سے گھانا کے جلسوں وغیرہ میں بھی شریک ہوتے رہے۔

1986 میں جماعت کی رجسٹریشن ہوگئی اور 1988 میں گھانا سے مکرم عمر فاروق تکی صاحب بطور مبلغ سلسلہ تشریف لائے چند ماہ کے بعد وہ واپس چلے گئے اور 1989 میں مکرم مظفر احمد منصور صاحب پھر محترم ادریس احمد شاہد صاحب محترم طارق محمود صاحب مبلغین کی آمد ہوئی اور انھوں نے بہت محنت اور جانفشانی سے اس پیغام کو ملک کے دور دراز علاقوں تک پہنچایا۔اسوقت بفضلہٖ تعالیٰ ہم پندرہ مرکزی مبلغ اور چالیس سے زائد لوکل معلم خدمات دینیہ بجالا رہے ہیں۔

1989 میں مرکزی مبلغین تشریف لائے تو انھوں نے سیکٹر 6 میں ایک مکان کرایہ پر لیا اس میں رہائش اور نماز سنٹر بنایا۔ وہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس کے فرش ٹوٹے ہوئے اور دیواریں کافی خستہ تھیں۔اس کے صحن میں ٹین کی چھت ڈال کر ایک سو کے قریب نمازیوں کی جگہ بنائی گئی۔محل وقوع بھی اتنا اچھا نہیں تھا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کے بالکل سامنے سڑک کے دوسری طرف ایک انتہائی مخالف مولوی نے جس کا کام ہی جماعت کو گالیاں دینا تھا، اپنا سینٹر بنایا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت شب و روز ترقی کرتی رہی لیکن اپنا مشن تعمیر نہ ہوسکا۔اس میں سب سے بڑی مشکل زمین کا نہ ملنا تھا۔ بہرحال 2003ء میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ سیکٹر 25 میں جہاں جماعت کو ہسپتال کے لئے 30 کنال کا قطعہ زمین ملا ہے، اس کے ایک حصہ میں عارضی طور پر مشن بنالیا جائے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو ایک بڑی جگہ لے کر باقاعدہ مشن بنالیں گے۔ یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہوئی جو منظور ہوئی۔ 2003ء یکم جون کو ہماری شوریٰ کا آخری دن تھا جس دن ہم نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ آہستہ آہستہ کام شروع ہوا۔ستمبر میں ہمارے مالک مکان نے اس جگہ کو جس میں ہم 1989ء سے تھے فروخت کردیا اور نئے مالک نے ایک مہینہ کا نوٹس دیا کہ مکان خالی کردیں۔ عجیب کسمپرسی کی حالت تھی کہاں جائیں۔آخر فیصلہ ہوا کہ ہسپتال کی زیر تعمیر عمارت میں سے دو تین کمرے سیٹ کر کے اس میں عارضی طور پر مشن لے جائیں اور اپنا مشن باقاعدہ تعمیر کریں۔ پھر اچانک معلوم ہوا کہ شائد جلد حضور انور کے دورہ کا پروگرام بن جائے۔ ہم جو ایک لحاظ سے سڑک پر بیٹھے ہوئے تھے نہ مسجد نہ مشن نہ دفاتر۔ بڑی پریشانی تھی۔

مرکز سے اطلاع ملی کہ 25 مارچ کا دن برکینا فاسو کی تاریخ کا اہم ترین دن ہوگا۔ جب سرزمین برکینا فاسو کو حضرت خلیفۃ المسیح کی قدم بوسی کی سعادت نصیب ہوگی۔اس نوید جانفزا سے ایک طرف تو انتہائی خوشی کی کیفیت تھی اور دوسری طرف اپنی نالائقیوں اور کمزوریوں کا احساس اور ہر کام بکھرا پڑا تھا۔لیکن اللہ کی ذات پر پورا یقین اور توکل تھا کہ وہ غیب سے مدد کے وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔دن اور رات کام ہورہا تھا اور جماعت کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کے سامنے مجسم التجا تھا کہ اے اللہ یہ خوش بختی کہ اللہ کا خلیفہ ہم میں آئے تیرا انعام عظیم ہے اب ایسا کر کہ وہ ہم سے راضی خوشی جائیں ہم ہمیشہ انکی رضا کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ مسلسل وقار عمل ہو رہے تھے کاریگر ہر روز رات بارہ بجے تک کام کرتے تھے۔وقت کا پہیہ بہت تیزی سے گھومنے لگا مختلف تجاویز آنے لگیں کہ فلاں کام رہنے دیں مکمل نہیں ہوگا فلاں پروگرام کینسل کردیں، نہیں ہوسکے گا۔لیکن دل کو یقین تھا کہ اللہ کا وعدہ ہے اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ اور یہ وعدہ معیت غلامان مسرور پر بھی پورا ہوگا۔مسجد جس میں چار سو سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے کی تعمیر اس کے ساتھ آفس بلاک جس میں آٹھ دفاتر اور دیگر ضروریات، اس کے علاوہ رہائشی مکان اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر نیز ہسپتال کا بہت سا کام باقی تھا اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کی تیاری جس میں بارہ چودہ ہزار لوگوں کی آمد متوقع تھی پھر ریجنز کے دورہ کا پروگرام اور وہاں جلسے، محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام تعمیراتی کام حضور کی آمد سے پہلے مکمل ہوچکے تھے۔ جلسہ جس میں تیرہ ہزار سے زائد حاضری تھی اور دیگر تمام پروگرام احسن طور انجام پذیر ہوئے۔

25 / مارچ جب حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے تو مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب بھی ساتھ تھے محترم عبدالوہاب صاحب نے حضور سے عرض کیا کہ کچھ سال پہلے جب وہ یہاں آئے تھے تو ایک چھوٹے سے برآمدے کے نیچے ہم چند احمدی نمازیں پڑھتے تھے آج یہ سب کچھ دیکھ کر بہت خوشی ہورہی ہے خاکسار نے اس پر عرض کیا کہ حضور وہ برآمدہ تو اکتوبر تک ہمارے پاس ہی تھا لیکن مالک مکان نے نوٹس دے کر ہمیں وہاں سے نکالا وہاں سے ہجرت پر یہ سب انعامات ہمیں ملے ہیں تو حضور نے فرمایا پھر تو ''کُبّے نوں لت راس آگئی'' والی بات ہے۔

جس وقت حضور انور تشریف لائے، پانچ ہزار سے زائد احباب جماعت نے والہانہ استقبال کیا۔ ان کا جوش، وارفتگی اور اشتیاق ایک ایسی کیفیت تھی جس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے بارہ میں مختلف لوگوں نے اپنے تاثرات کا بہت عمدہ رنگ میں اظہار کیا۔

☆......کایا کے ہائی کمشنر نے کہا کہ حضور کا دورہ ہمارے لئے بے حد برکت کا باعث بنا۔ دورہ سے اگلے دن ہی شہر میں مزید 20 کلومیٹر تک پکی سڑک بنانے کی منظوری ملی جس کی انہیں بظاہر کچھ بھی امید نہ تھی۔

سورے اسحاق نو مبائع نے کہا کہ ہم غریب یہی سوچتے تھے کہ کیا کبھی ہم اپنی آنکھوں سے حضور کو دیکھ سکیں گے حضور کو دیکھ کر دل نے سکون پایا اور آپ نے ہمیں زندہ رہنے کا حوصلہ عطا کیا ہے۔

کولو جماعت کا تبصرہ تھا کہ تمام جماعت کے لوگوں کا کہنا تھا کہ حضور کی برکینا فاسو آمد پر بہت خوش ہیں اور انشاء اللہ حضور کی آمد برکینا فاسو میں بہت سی برکات کا موجب بنے گی۔

نیدگو گاؤں کا وفد پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا تھا۔ان لوگوں کو ریڈیو FM کے ذریعے احمدیت کا پیغام پہنچا تھا۔ امسال ہم نے انہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔اس گاؤں کے تمام لوگ جلسہ سے بہت متأثر تھے اور ان کے امام نے کہا میں نے حضور سے ملاقات بھی کی اور آپ کا چہرہ دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ آپ جھوٹے نہیں ہیں اور حضور کی ملاقات سے ایمان میں بہت ترقی ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ لال گئی ریجن تنکوڈوگو کا واقعہ بھی بہت ایمان افروز ہے۔جس دن ہمارا جلسہ سالانہ تھا اسی روز وزیر زراعت برکینا فاسو مکرم سالف جیالو کا 'لال گئی' میں دورہ تھا اور ایک بیراج کا افتتاح تھا۔ہماری جماعت کے افراد پہلے پروگرام بنا چکے تھے اور اسی طرح غیر از جماعت دوستوں کو بھی دعوت دی ہوئی تھی۔اس جماعت سے 120 افراد جلسہ سالانہ 2004ء میں شامل ہوئے۔ جب اس گاؤں کے شیف اور دوسرے سرکردہ افراد نے ہمارے افراد کو بہکانا شروع کیا کہ وزیر آرہا ہے اس نے گاؤں کی ترقی کے لئے ایک بیراج بنانے کا افتتاح کرنا ہے آپ اس میں نہ شامل ہوکر گاؤں کی ترقی روکنا چاہتے ہیں۔اس پر ہمارے تمام احمدی افراد نے یک زبان ہوکر جواب دیا کہ ہمارے روحانی سردار آرہے ہیں، ہم یہ پروگرام کسی صورت میں کینسل نہیں کرسکتے ہم خدا کے خلیفہ کا دیدار کرنے جارہے ہیں۔ دنیا کی ترقیات بھی اس سے وابستہ ہیں۔

ریجن گاوا کے مکرم آدم دیما Adama Deme 22 سال کے ایک نوجوان ہیں جنہوں نے خود مطالعہ کر کے بیعت کی ہے۔وہ کہنے لگے کہ ایسا روحانیت سے بھرپور ماحول میں نے پہلی مرتبہ دیکھا ہے خصوصاً تہجد کی نماز نے تو ایسی لذت دی ہے کہ جلسہ کے بعد سے لے کر آج تک میں اللہ کے فضل سے باقاعدہ تہجد کی نماز ادا کرتا ہوں۔اور یہ جلسہ میں شمولیت اور حضور پرنور کے بابرکت وجود کا نتیجہ ہے۔

مالی جماعت کے ایک احمدی محمد سمبیرے Mohammad Sambere نے کہا کہ ہمارا سفر برکینا فاسو کے 15 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے تھا اور خلیفۃ المسیح الخامس سے ملاقات اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا میرے لئے خوشنودی کا باعث تھا کہ ہم اپنے پیارے خلیفہ کو دیکھ سکیں۔

جلسہ برکینا میں بہت اچھا نظم وضبط دیکھنے میں آیا۔ اس جلسہ میں شرکت سے میری زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوگئی ہے احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے نے میرے دل میں خدا کی محبت بہت بڑھا دی ہے۔ حضور انور نے اپنے مختلف خطابات میں ہمیں بہت کچھ سکھایا۔میں ہمیشہ مالی میں جماعت احمدیہ کو بڑھانے میں کوشاں رہوں گا۔انشاء اللہ

مالی کی ایک جماعت DJIDJERY کے امام صاحب نے بتایا کہ پانچ سال پہلے کشف میں انھوں نے ایک ایسے بزرگ کو دیکھا جن کے چہرہ مبارک سے نور کے سوتے پھوٹ رہے تھے۔نورانی شعاعیں اتنی تیز تھیں کہ ایک ہفتہ تک میری آنکھوں میں درد رہا۔اس سال جب جلسہ سالانہ برکینا فاسو گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو دیکھا تو آپ وہی بزرگ تھے جن کو مَیں نے پانچ سال پہلے کشف میں دیکھا تھا۔اس لئے جب مجھے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوئی تو مَیں نے حضور کا دست مبارک چوما اپنے چہرے پر ملا اور اپنا سینہ ننگا کر کے اس پر ملا تا کہ یہ نور مجھ میں سرایت کرجائے۔

SOUTHFIELDS SOLICITORS

3-9 Broomhill Road ,Wandsworth S W 18 4JQ Tel:02088715007

CONTACT:HAMID IQBAL (Tel:07802161256)

YOUR LOCAL SOLICITORS PROVIDE ONE STOP LEGAL SERVICES

1.CONVEYANCING:Buying/Selling Houses and Businesses: Our Fees from 395(Plus VAT)for friendly,fast and personal service.

2.CRIMINALS CASES(Legal Aid)-24 Hours Police Station Attendance Tel:07802161 256.We have an expert in Fraud/Drugs Cases (with over 36 years Experience)

3.WILLS AND PROBATE: Save 40%Inheritance Tax by our experts advising on suitable provisions.Our probate fees are competitive.

4.PERSONAL INJURY (NO WIN NO FEE)We work on genuine NO WIN NO FEE basis.We have obtained damages for our clients from £6,000 to £67,000 in recent cases.

5.OTHER SERVICES:We also provide services in family Law (Divorce);Work Permits (Business/Student);and Immigration matters

WE WILL GIVE 15 MINUTES FREE ADVAICE IF YOU BRING THE ADVERT AT YOUR FIRST CONSULTATION.

دورۂ بورکینا فاسو ایک نظر میں

۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ پا گا بارڈر سے بورکینا فاسو میں تشریف لے گئے۔ نیشنل مجلس عاملہ اور مبلغین کرام نے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت بورکینا فاسو کی قیادت میں والہانہ استقبال کیا۔ کسی خلیفۃ المسیح کا اس ملک کا یہ پہلا دورہ ہے۔

بارڈر سے دو میل کے فاصلہ پر PO کے مقام پر اس صوبہ کے کمشنر نے حضور کا استقبال کیا اور دورہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

دارالحکومت واگا ڈوگو میں Hotelofitel پہنچے۔ رہائش گاہ کا انتظام حکومت نے کیا تھا۔ حکومت کے پروٹوکول آفیسر بھی حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ ہوٹل سے مشن ہاؤس پہنچنے پر پانچ ہزار سے زائد احباب نے حضور انور کا پُر جوش استقبال کیا اور فضا نعرہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

حضور انور دفتر میں تشریف لائے جہاں گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور انڈیا کے قونصلیٹ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب غانا اور ڈپٹی منسٹر برائے انرجی بھی موجود تھے۔

حضور نے جلسہ گاہ، نمائش، خصوصی بازار، نئے تعمیر کردہ مشن ہاؤس، مسجد اور زیر تعمیر ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔

۲۶/مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

مسجد المہدی واگا ڈوگو سے ملحقہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔

پرائم منسٹر His Exe-Perlanga Ernst Yonhi سے ملاقات پرائم منسٹر ہاؤس میں ہوئی جہاں پروٹوکول آفیسر نے حضور کا استقبال کیا۔

وزیر اعظم اور صدر مملکت سے ملاقات۔

پریس کے نمائندوں سے ملاقات۔

حضور ایدہ اللہ نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا جو براہ راست MTA کے علاوہ ریڈیو اسلامک احمدیہ پر بھی نشر کیا گیا۔

حضور جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو 13 ہزار سے زائد احباب نے پُر جوش نعروں اور لَا اِلٰـہَ اِلَّـا اللّٰـہ کے ورد سے استقبال کیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ میں ۳۴ سرکاری عہدیداران و معززین شامل ہوئے۔ ایک چیف کے نمائندہ، غانا کے قونسلیٹ، انڈیا کے قونصلیٹ، اسلامک کمیونٹی آف بورکینا فاسو کا وفد، کیتھولک کا وفد، چیف آف آرمی کا نمائندہ اور میئر بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔

۲۷/مارچ ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ نظم میں **انی معک یا مسرور** بار بار آتا تھا۔ عمر معاذ صاحب نے یہ نظم وجد آفرین انداز میں پڑھی اور حاضرین بھی اپنا دائیں ہاتھ اٹھا کر اس کو بیک زبان دہراتے تھے۔ بڑا ہی روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ جلسہ کے بعد حضور نے دفتر میں مہمانان خصوصی کو شرف ملاقات بخشا۔

۲۸/مارچ ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

حضور انور نے مسجد مہدی میں نماز فجر پڑھائی۔

۱۲ ریجنز سے آنے والے ریجنل صدران جماعت، سیکرٹریان و ذیلی تنظیموں کے صدران، زعماء اور عہدیداران سے جن کی تعداد پانچ سو سے زائد تھی ملاقات فرمائی۔ اس ملاقات میں آئیوری کوسٹ اور مالی سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔

ملاقات کے وقت سب ریجن وائز قطاروں میں بیٹھے تھے اور ان کے سامنے ان کے ریجنز کے ناموں کی تختیاں آویزاں تھیں۔

جلسہ سالانہ میں 'مالی' (Mali) کی 19 جماعتوں سے 120 احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ آئیوری کوسٹ سے 152 افراد کا وفد شامل ہوا۔ ان سب احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

حضور دفتر میں تشریف لائے۔ ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں۔ مشن ہاؤس میں 'چلڈرن کلاس' ہوئی۔ بچوں نے مختلف زبانوں میں بہت عمدگی سے نظمیں اور ترانے پڑھے۔ یہ بھی بہت ہی اثر انگیز پروگرام تھا۔

جماعت بورکینا فاسو نے حضور انور کے اعزاز میں MESS DES OFFICIER میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ اس میں غیر از جماعت معززین اور عہدیداران جماعت شامل ہوئے۔

۲۹/مارچ ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

حضور انور نے نماز فجر مسجد بیت المہدی میں پڑھائی۔

احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ یہ سنٹر دارالحکومت واگا ڈوگو میں ایک تین منزلہ عمارت میں قائم ہے جہاں نوجوانوں کی تعلیم کے لئے ۴۰ کمپیوٹر موجود ہیں۔ غریبوں کو مفت تعلیم کی سہولت مہیّا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ سے 580 طلبہ ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں سے 250 کو مفت ٹریننگ دی گئی۔

اس وقت 90 طلبہ اور مختلف سکولوں کے 100 اساتذہ زیر تربیت ہیں۔

کمپیوٹر سنٹر کے ساتھ خواتین کے لئے سلائی سکول بھی ہے۔ ضرورت مند خواتین کو سلائی مشینیں مفت بھی دی جاتی ہیں۔ اس مرکز سے 24 سے زائد خواتین ٹریننگ لے چکی ہیں اور اتنی ہی تعداد زیر تربیت ہے۔ حضور انور نے ان سنٹرز کی کارکردگی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

محترمہ بیگم صاحبہ نے 20 خواتین کو سلائی مشینیں بطور تحفہ دیں۔

احمدیہ ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں علاقہ کے میئر نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغین نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے آئیوری کوسٹ کے ملکی حالات، جماعتی حالات اور مختلف شعبوں میں کام کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

نماز مغرب سے قبل حضور انور نے مختلف فیملیز سے ملاقات فرمائی جو دو گھنٹے جاری رہی۔

۳۰/مارچ ۲۰۰۴ء بروز منگل:

نماز فجر مسجد المہدی واگا ڈوگو میں پڑھائی۔

واگا ڈوگو سے Dori کے لئے روانہ ہوئے۔ ان شہروں کے درمیان 265 کلومیٹر کا فاصلہ ہے جس میں سے 160 کلومیٹر کچی سڑک ہے۔ دوران سفر مٹی اور گرد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی گاڑیاں نظر نہیں آتیں۔ بعض جگہ تو ایسے لگتا ہے کہ مٹی کا طوفان آ گیا ہے۔ ڈوری شہر سے تھوڑا آگے صحرائے اعظم شروع ہوتا ہے۔ درجہ حرارت 50 ڈگری تک چلا جاتا ہے۔ رات بہتر ہو جاتی ہے۔

اس شہر میں داخل ہوتے ہی 'مسجد بیت الطاہر' نظر آتی ہے۔ احمدی احباب نے بڑے جوش اور ولولہ سے نعرے لگا کر حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور نے نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد سے ملحقہ قطعہ زمین پر پہلے احمدیہ پرائمری سکول کی بنیاد رکھی۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے 15 ایکڑ زمین دی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ڈوری ریجن سے آئے ہوئے احباب سے خطاب اور یہ بھی اعلان کہ مالی تنگی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ جماعت اس کے لئے انتظام کرے گی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد معززین شہر کے ساتھ عشائیہ میں شرکت۔ مہمانوں میں کمشنر ڈوری ریجن، کمانڈر جنرل سول فورسز، جج صاحبان، فوج کے اعلیٰ افسران اور مختلف طبقۂ ہائے زندگی کے نمائندگان شامل تھے۔

۳۱/مارچ ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

نماز فجر 'مسجد بیت الطاہر' ڈوری میں پڑھائی۔

جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں میں سے 600 مہمانوں نے حضور انور کے قرب کی خوشی حاصل کرنے کے لئے مسجد میں رات گزاری۔

ڈوری ریجن کی مختلف جماعتوں کے صدران اور اماموں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقع پر تصاویر بھی لی گئیں۔

ڈوری سے کایا (KAYA) کے لئے روانگی ہوئی۔

فوج اور پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ اسکورٹ کیا۔ پہلی گاڑی میں ریجنل ڈائریکٹر پولیس خود موجود تھے اور قافلہ کے آخر پر فوج کی گاڑی تھی جس میں علاقہ کے ریجنل کمانڈر خود موجود تھے۔ یہ گاڑیاں دس بجے سے تین بجے تک حضور انور کی آمد کا انتظار کرتی رہیں۔ حضور کی آمد سے قبل شہر کے میئر نے خاص طور پر شہر کی صفائی کروائی تھی۔

جہاں سے حضور کی گاڑی گزرتی وہاں پولیس ٹریفک روک دیتی تھی۔

حضور کی قیام گاہ KAZANDE HOTEL پہنچنے پر علاقہ کے کمشنر، ممبر نیشنل اسمبلی، علاقہ کے سب سے بڑے چیف، ڈویژنل ڈائریکٹر زراعت، ڈویژنل ڈائریکٹر صحت، شہر کے میئر اور فوج کے کمانڈر نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

حضور انور نے نماز ظہر و عصر 'مسجد ھدیٰ' کایا میں پڑھائیں اور اس طرح اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ کایا اور اردگرد سے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ 27 غیر از جماعت دیہات سے بھی لوگوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ کایا سے واگا ڈوگو حضور واپسی۔

یکم اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

نماز فجر مسجد المہدی میں پڑھائی اور اس کے بعد ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ واگا ڈوگو سے 365 کلومیٹر دور بوبو جلاسو کے لئے روانگی۔ بوبو جلاسو میں 'اسلامک ریڈیو احمدیہ' قائم ہے جس کی رینج 50 کلومیٹر تک ہے۔ قافلہ جیسے ہی اس رینج میں پہنچا گاڑیوں کے ریڈیو آن کر دیئے گئے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دلکش تلاوت قرآن مجید نشر ہو رہی تھی جس کا جُولا زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہو رہا تھا۔ نماز مغرب کا وقت ہوا تو مولانا فیروز عالم صاحب کی آواز میں اذان نشر ہوئی۔

بوبو جلاسو میں RAN HOTEL میں قیام تھا۔

بوبو جلاسو ریجن میں 30 سے زائد جماعتوں کے تین ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے جماعت کے سنٹر میں موجود تھے۔ مسجد احمدیہ بوبو جلاسو پہنچنے پر وہاں موجود احباب نے والہانہ نعروں سے استقبال کیا۔ احباب کی خوشی اور عقیدت کے روح پرور مناظر۔

۲/اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور نے مسجد احمدیہ بوبو جلاسو میں نماز فجر پڑھائی۔ دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

مسجد احمدیہ بوبو جلاسو میں جمعہ کا خطبہ جو MTA پر براہ راست دکھایا گیا۔ اسی طرح اسلامک ریڈیو نے بھی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

براہ راست نشر کیا۔

احمدیہ ہسپتال بوبوجلاسو کا معائنہ۔اسلامک ریڈیو احمدیہ بوبوجلاسو کا وزٹ۔یہ ریڈیو 50 کلومیٹر کے رینج میں دس لاکھ سے زیادہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاتا ہے۔اس کے پروگرام بہت مقبول اور ہر دلعزیز ہیں۔ریڈیو کے منتظمین کی درخواست پر حضور انور نے ریڈیو کے لئے پیغام دیا جو Live نشر ہوا۔

جماعت بوبوجلاسو کی طرف سے منعقدہ ایک عشائیہ میں شمولیت جس میں متعدد عمائدین شہر جن میں ہائی کمشنر، آرچ بشپ، آرمی کے ریجنل کمانڈر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر پولیس، سینئر جج، ریجنل ڈائریکٹر کسٹمز اور افسر رابطہ شامل تھے شریک ہوئے۔

۳/اپریل ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

نماز فجر احمدیہ مسجد بوبوجلاسو میں پڑھائی۔

آج بوبوجلاسو سے واپسی تھی۔مشن ہاؤس میں احباب جماعت بہت بڑی تعداد میں الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔جونہی حضور انور وہاں پہنچے لوگوں نے نعرہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے ولولہ انگیز نعرے لگائے۔بچیاں جُولا زبان میں یہ نغمہ پڑھ رہی تھیں

”لوگو سنو امام مہدی آگیا۔آج اس کا خلیفہ مرزا مسرور احمد ہم میں موجود ہے۔انہیں قبول کرو۔“

حضرت بیگم صاحبہ نے بعض مستحق خواتین کو سلائی مشینیں بطور تحفہ عنایت فرمائیں۔

ایک دوست نے حضور انور کی خدمت میں بکرا پیش کیا جو حضور انور کی ہدایت کے مطابق صدقہ کر دیا گیا۔نماز ظہر و عصر واگا ڈوگو مسجد المہدی میں پڑھائی جس کے بعد حضور انور دفتر تشریف لے گئے۔

وزیر صحت Hon.Yoda Alain نے حضور انور سے ملاقات کی۔

۴/اپریل ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

نماز فجر مسجد مہدی میں پڑھائی۔

حضور انور اپنی قیام گاہ SOFITEL HOTEL سے مشن ہاؤس تشریف لائے۔ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

مجلس عاملہ بورکینا فاسو اور مبلّغین کرام سے ملاقات اور ضروری ہدایات سے نوازا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد میں موجود تمام احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بورکینا فاسو سے بنین جانے کے لئے حضور ائرپورٹ پر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرۂ تکبیر بلند کئے اور 'انّی معک یا مسرور' کے الفاظ ایک خاص انداز سے دہراتے ہوئے حضور انور کو الوداع کیا۔حضور انور نے VIP لاؤنج میں قریبا ایک گھنٹہ گزارا جہاں مبلّغین کرام اور عہدیداران جماعت باری باری حضور سے ملتے اور شرف مصافحہ حاصل کرتے رہے۔

مبلّغین کی فیملیز اور مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران نے محترمہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔

مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو، مکرم محمود بھنوں صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے جہاز کی سیڑھیوں پر جا کر حضور انور کو الوداع کیا۔

❁❁❁❁❁

یادگار لمحات

(امتہ القیوم ثاقب، اهلیه محمود ناصر ثاقب ۔امیر جماعت احمدیه برکینافاسو)

ایک احمدی کا خلافت کے ساتھ جو عشق و وفا کا تعلق ہے اسے دنیا کا اور کوئی آدمی نہیں سمجھ سکتا۔اس لذت سے آشنا ہونے کیلئے احمدی ہونا شرط ہے۔آج دنیا کے ہر کونے میں احمدی دل اپنے محبوب آقا کیلئے تڑپتے ہیں۔وہ عشق و وفا کی داستانیں جو قرون اولیٰ میں تھیں آج پھر مہدی آخرالزماں کے دور میں زندہ ہوئی ہیں، اور احمدیوں کے دل خلافت کے ساتھ اس طرح مضبوطی کے ساتھ بندھے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں جدا نہیں کر سکتی۔

اگر کوئی احمدی چشم تصور میں دیکھے کہ خلیفۃ المسیح ان کے پاس آئیں گے اور ان کی آمد پر اس پر کچھ ذمہ داری بھی ہوگی تو اس کی جو حالت ہوگی اس سے کئی گنا زیادہ خوشی اور گھبراہٹ کی اس وقت میری حالت تھی جب یہ خبر ملی کہ پیارے آقا برکینا فاسو تشریف لائیں گے۔ایک طرف تو خوشی سے قدم زمین پر نہیں پڑتے تھے اور سوچوں ہی سوچوں میں جاگتے کئی خواب دیکھ ڈالے، لیکن جب اپنی طرف اور لجنہ برکینا فاسو کی طرف دیکھا تو کافی گھبراہٹ ہوئی کہ کیا بنے گا۔نہ ہم اس قابل کہ اتنی بڑی ذمہ داری اٹھا سکیں اور نہ جماعت اور لجنہ اتنی فعال کہ اس عظیم انعام جو ہمیں ملنے والا تھا کی قدر کر سکیں۔باقاعدہ طور پر برکینا فاسو کی جماعت کو قائم ہوئے ابھی چند سال ہوئے ہیں اور پھر لجنہ کا نام تو ابھی صرف واگا دوگو اور بوبوجلاسو سے زیادہ دور نہیں گیا۔تنظیمی طور پر ابھی آغاز ہے۔اور مستزاد یہ کہ حضور گھانا کے دورہ کے بعد تشریف لا رہے تھے جہاں 80 سالہ پرانی فعال جماعت، جہاں لجنہ کے اجتماعات کو شروع ہوئے نصف صدی گذر رہی ہے اور ہم نے ابھی پہلا اجتماع بھی منعقد نہیں کیا۔انہی سوچوں کے بھنور میں پھنس کے رہ گئی لیکن دل میں ایک یقین تھا کہ اللہ ضرور غیبی مدد فرمائے گا۔اس لئے دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ تھی۔

مکرم امیر صاحب نے لجنہ کے ساتھ میٹنگ کر کے ان کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔جلسہ سالانہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں ادا کرنے کے لئے صدر صاحبہ نے متعدد میٹنگز کیں، ریجنز کے دورے کئے اور انسانی تدبیر کے مطابق ہر ممکن کوشش کی۔

جوں جوں 25 مارچ کی تاریخ قریب آ رہی تھی بظاہر سمٹتے ہوئے کام بکھرتے جا رہے تھے۔اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ 2001ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جرمنی میں مختصر سی ملاقات ہوئی تھی۔مجھے زندگی میں کبھی خاندان اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ کے ساتھ اسطرح ملنے کا موقع نہیں ملا تھا۔زیادہ سے زیادہ جلسوں کلاسوں کے موقع پر تقاریر سنیں تھیں۔دل میں خاندان کے انتہائی احترام کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ رعب بھی تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا ہے۔جب حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا برکینا فاسو تشریف لائیں تو اسی کیفیت میں ان سے ملی۔لیکن پہلی ہی ملاقات مصافحہ اور معانقہ نے سب پریشانیاں دور کر دیں۔آپ بہت ہی ملنسار اور محبت کرنے والی ہیں جس کی وجہ سے ساری لجنہ آپ کی گرویدہ ہوگئی۔پہلی ہی ملاقات میں ان سے بے تکلف ہوگئی اور اپنے انتظامات میں نظر آنے والی خامیوں کو بیان کر کے معذرت کرنا چاہی کہ جماعت ابھی نئی ہے، تربیت میں ابھی کمی ہے، نظام کی ابھی سمجھ نہیں۔گھانا کی جماعتیں اور لجنہ فعال ہے۔اس طرح کی وضاحتیں پیش کرنا چاہیں تو حضرت آپا جان مدظلہا نے اتنے پیار اور شفقت سے فرمایا کہ آپ تو خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں سب بہت اچھا ہو رہا ہے گھانا کی جماعت کی عمر دیکھیں کہاں 80 سالہ پرانی جماعت اور کہاں آٹھ دس سالہ پرانی جماعت، میں تو بہت خوش ہوں۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا نصیحت کرنے کا انداز بہت دلکش ہے اور آپ کی شفقت محبت مقامی خواتین کے ساتھ بہت نمایاں تھی۔اگرچہ زبان کی مشکل حائل تھی لیکن آپ کی شفقت و محبت کی زبان سب کو سمجھ آ رہی تھی۔ہر ایک سے مصافحہ کرتیں، بچوں کو پیار کرتیں۔یہ منظر بہت پیارا لگتا تھا۔ہماری لجنہ انتہائی خوش تھی۔صدر صاحبہ کو اپنے پاس بیٹھا کے مختلف ہدایات دیں، کام کے طریقے سمجھائے اور بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ہم مرکزی مبلغین کی بیویوں کو بھی فرمایا کہ آپ ان لوگوں سے پیار کر نے ان کے دل جیتنے اور ان کی تربیت کرنے کیلئے آئے ہیں اس لئے ایسا ماحول پیدا کریں اور ایسا حسن سلوک کریں کہ کسی کو کوئی اجنبیت محسوس نہ ہو۔آپ کی ان نصائح کا اتنا گہرا اثر ہوا ہے کہ ہماری صدر صاحبہ لجنہ جو کہ سرکاری ملازم ہیں اور عیسائیوں سے احمدی ہوئی ہیں۔اب ہر اجلاس، ہر میٹنگ میں، ہر ریجن کے دورہ کے موقع پر یہی بات دہراتی ہیں کہ حضرت بیگم صاحبہ نے ہمیں فرمایا ہے کہ لجنہ کو فعال کریں، اچھی احمدی بنائیں۔حضور ہم سے بہت امیدیں لیکر گئے ہیں ہمیں حضور کی نصائح پر عمل کرنا چاہیے اور سب کو مل کر کوشش کرنی چاہئے۔اس لئے ہمیں بہت محنت کرنی ہے تاکہ حضور کے اگلے دورہ سے پہلے ہم میں نمایاں تبدیلی ہو جس کو دیکھ کر حضور اور بیگم صاحبہ خوش ہوں۔

حضرت آپا جان مدظلہا نے ہر موقع پر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ہمارے گھر میں تمام مبلغین کے اہل و عیال ٹھہرے ہوئے تھے جن کی تعداد پچاس سے زائد تھی۔پھر دیگر ذمہ داریاں بھی تھیں جس کی وجہ سے مجھے ہمیشہ پریشانی رہتی تھی کہ کھانا لیٹ نہ ہو جائے، انتظامات میں کوئی کمی نہ رہے۔اس لئے بعض دفعہ پریشانی کے عالم میں پوچھا کہ کوئی ہدایت ہو تو فرمائیں۔آپ نے ہمیشہ کسی نہ کسی کھانے کی تعریف کی کہ فلاں چیز اچھی بنی تھی کس نے بنائی، جس سے مجھے احساس ہوتا کہ ہماری دلجوئی اور حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

جب حضور برکینا فاسو تشریف لائے تو یہاں کا درجہ حرارت 40 سینٹی گریڈ کے قریب تھا۔گرمی اور گرد کی شدت تھی۔میں نے حضرت آپا جان سے کہا کہ مجھے اپنے کپڑے دھونے کیلئے دیں تو آپ نے دینے سے انکار کیا۔جس پر میں نے بے تکلفی سے اصرار شروع کر دیا۔جب میرا اصرار حد سے بڑھا تو آپ نے فرمایا کہ چلو پھر ایک شرط ہوگی۔میں نے کہا ٹھیک مجھے شرط منظور آپ کپڑے دیں۔آپ نے فرمایا کہ میری شرط یہ ہے کہ خود نہیں دھوؤ گی گھر کی ملازمہ سے دھلواؤ گی۔میں خاموش ہوگئی کیونکہ میری خواہش تھی کہ ہمیں یہ سعادت ملے۔مجھے خاموش دیکھ کر فرمایا کہ اگر شرط منظور نہیں تو میں کپڑے نہیں دوں گی۔میں نے بڑے بوجھل دل سے کہا ٹھیک ہے لیکن۔فرمایا لیکن ویکن کچھ نہیں جو میں نے کہا اسی کے مطابق ہو۔پھر جس دن ہمارے گھر میں لجنہ نے ڈنر کا اہتمام کیا ہوا تھا اس دن جلسہ کے دنوں میں کام کرنے والی بلکہ ارد گرد کی عورتیں جو وہاں تھیں سب کے بچوں کو پیار کیا اور اچھا خاصا انعام دیا جسے آج بھی وہ عورتیں یاد کرتی ہیں۔

جلسہ کے اختتامی خطاب کے بعد حضور انور لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔کچھ دیر سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ناصرات نے نظمیں پیش کیں۔حضور کے پہلو میں کرسی پر آپ تشریف فرما تھیں۔جب حضور واپس تشریف لے گئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ مجھے حجاب محسوس ہو رہا تھا اس کرسی پر بیٹھنے سے، مجھے بازو سے پکڑ کر بیٹھا دیا اور کچھ ہدایات دیں۔

29/مارچ کو لجنہ اماء اللہ نے حضرت آپا جان کے ساتھ ڈنر کا اہتمام ہمارے گھر میں کیا ہوا تھا جس میں نیشنل عاملہ دیگر منتخب لجنہ کی ممبرات اور بعض غیر از جماعت خواتین کو بلایا ہوا تھا۔جب آپ تشریف لائیں تو سب میں گھل مل گئیں۔صدر صاحبہ کو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھا کے لجنہ کے کام کرنے کے طریق سمجھائے اور ان کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔اسی طرح دیگر ممبرات کے ساتھ بھی گفتگو ہوتی رہی۔ہمارا کافی وقت آپ کے ساتھ گذرا جس کی لذت آج بھی تازہ ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے واگا دوگو میں 22 سلائی مشینیں آپا جان نے مستحق خواتین میں تقسیم فرمائیں۔اسی طرح بوبوجلاسو میں 10 مشینیں تقسیم فرمائیں۔آپ کو یہاں کے لوگوں کی غربت کا بہت شدت سے احساس تھا۔آپ دوسروں کا بہت درد محسوس کرنے والی شخصیت ہیں۔ہمارے مبلغ شکیل صدیقی صاحب کی اہلیہ محترمہ بشریٰ طیبہ ان دنوں سخت بیمار تھیں آپ اس کی عیادت کرنے کیلئے بوبو ہسپتال تشریف لے گئیں اور اس کے ماتھے پر مسلسل ہاتھ پھیرتی رہیں اور اس کے لئے عائیں کرتی رہیں اور اسے بہت تسلیاں دیں۔

آپ کی شفقت اور بے تکلفی نے ہم سب کو آپ کے اتنے قریب کر دیا تھا دس دن آنکھ جھپکتے گذر گئے اور برکینا فاسو سے اگلی منزل کے لئے روانگی کا وقت آن پہنچا۔دل بہت بوجھل تھا کسی کام کو دل نہیں کر رہا تھا بلکہ ایک سوگوار سا ماحول بنا ہوا تھا۔بچے الگ خاموش، سارے مبلغین کی بیویاں جو حضور کی آمد کی وجہ سے واگادوگو، ہمارے گھر میں تھیں کسی کا کوئی کام کرنے کو دل نہیں کر رہا تھا نہ کھانے کو، نہ ہی سجنے دھجنے کو، نہ کسی سے بات ہو رہی تھی، سب اس سوچ میں گم تھے کہ یہ دن اتنی جلدی کیوں گذر گئے۔بڑے بوجھل دل کے ساتھ ائرپورٹ پر گئے آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔حضور تشریف لائے تو وہ کیفیت نہیں تھی جو استقبال والے دن تھی۔وہ جوش وہ نعرہ تکبیر نہیں تھے۔بہت اداس ماحول تھا ہاتھ ہل تو رہے تھے، ہونٹ بھی الوداع یا امیر المومنین، الوداع کہہ رہے تھے لیکن سوچ کے دائرے وسیع سے وسیع تر ہوتے جا رہے تھے۔کیا زندگی میں پھر ایسے خوش نصیب مواقع ملیں گے۔مَیں نے دیکھا کہ بعض عورتیں تو ضبط کر کے کھڑی رہیں اور بعض اپنے آنسوں اور سسکیوں کو نہ دبا سکیں۔

اگر میں یہ لکھوں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ ہم واقف زندگی مبلغین و ڈاکٹرز کی بیویاں اور ہمارے بچے اس سعادت پر جتنا رشک کریں اتنا کم ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

مجھے یاد ہے جس دن ہمارے گھر آپا جان کے ساتھ ڈنر تھا اور آخر پر حضور بھی تشریف لائے تو ہمارے ایک مبلغ صاحب کی بیوی نے بیساختہ ایک فقرہ کہا کہ واقف زندگی سے شادی کا آج سب بڑا فائدہ ہوا ہے۔یعنی حضرت آپا جان کے ساتھ یادگار لمحات گذرے اور حضور کے بھی بہت قریب ہو کر دعائیں لیں۔

ائرپورٹ پر کھڑے تھے جہاز میں کچھ تاخیر ہوگئی تو vip لاؤنج کا دروازہ کھلا اور مجھے کہا کہ دس دس کا وفد بنا کر آجائیں میں نے لپک کر صدر صاحبہ کا بازو پکڑا اور بیساختگی میں کہا جلدی کریں دروازہ نہ بند ہو جائے کچھ عورتوں کے ساتھ آپا جان کے پاس آگئی۔اس کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی گویا ایک دم ساری کائینات میرے قدموں میں آگئی ہو۔کافی دیر آپ کے پاس بیٹھی دعا کی درخواستیں کرتی رہی۔وہاں بھی آپ نے صدر صاحبہ کو کام کی طرف توجہ دلائی۔میری بیٹی طوبیٰ سے باتیں کیں، دعائیں دیں۔طوبیٰ وہاں سے اٹھ کر اپنے ابو کے پاس چلی گئی جو حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں جا کر حضور سے بھی دعائیں لیں، واپسی پر پیارے حضور کو سلام عرض کیا تو انھوں نے میرا تعارف کرواتے کہا کہ چوہدری رشید الدین صاحب کی بیٹی ہیں۔حضور نے فرمایا یہ تعارف کروا رہی تھی کہ ڈاکٹر ضیاء الدین کی بھانجی ہے یہ کیوں نہیں بتایا کہ چوہدری صاحب کی بیٹی ہو پھر اباجی کی صحت کا دریافت فرمایا میں نے دعا کی درخواست کی اور اس طرح لحہ لحہ آنکھوں میں سجا کے یہ دعائیں کرتے گھر کو لوٹے۔

ہرگام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

❁❁❁❁❁

اسلام کا امن کا پیغام اپنے عمل سے دنیا کو دیں
انسانیت کی خدمت کریں اور کبھی کسی فتنہ وفساد میں شامل نہ ہوں

(آزادئ ضمیر و مذہب اور ہمدردئ بنی نوع انسان پر مبنی اسلام کی حسین اور پر امن تعلیم کا تذکرہ)

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
معزز مہمانان کرام اور میرے پیارے بھائیو، بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے بلکہ ایک لحاظ سے جمعہ سے ہی شروع ہو بھی چکا ہے۔ آپ لوگ جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس نیت سے اکٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو کر آپ نے اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو اختیار کیا ہے اس میں ایک نئی روح پھونکیں اور یہاں سے تازہ دم ہو کر جائیں اور اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کریں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ تعلیم ہے کیا؟ اس تعلیم میں دو ہی بڑی باتیں ہیں۔ ایک تو یہ پہلی بات کہ اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں، اس کے آگے جھکیں اور اس کو ہی اپنا سب کچھ سمجھیں۔ دوسرے انسانیت کی خدمت کریں اور کبھی کسی فتنہ وفساد میں شامل نہ ہوں۔ حکومت کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ہمیشہ اس کے فرمانبردار رہیں۔ کیونکہ جو بھی حکومت ہو احمدی ہمیشہ اس کا فرمانبردار ہی رہتا ہے۔ کبھی کسی فتنہ پیدا کرنے والے کا ساتھ نہ دیں۔ ہمیشہ امن کی تعلیم دیتے رہیں کیونکہ یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا﴾ (المائدہ:33)

کہ جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا کہ اس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”جس شخص نے ایسے شخص کو قتل کیا کہ اس نے کوئی ناحق کا خون نہیں کیا تھا یا کسی ایسے شخص کو قتل کیا جو نہ بغاوت کے طور پر امن عامہ میں خلل ڈالتا تھا اور نہ زمین میں فساد پھیلاتا تھا تو اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ یعنی بے وجہ ایک انسان کو قتل کر دینا خدا کے نزدیک ایسا ہے کہ گویا تمام بنی آدم کو ہلاک کر دیا۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ بے وجہ کسی انسان کا خون کرنا کس قدر اسلام میں جرم کبیر ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 23۔صفحہ ۳۹۴)

تو یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ بلاوجہ کسی کو قتل کرنا، کسی کا خون بہانا اسی طرح ہے گویا تم نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ یعنی ایک آدمی کو بھی قتل کرنے کا گناہ تم پر ایسا ہی ہے جیسے ہزاروں معصوم جانوں کا تم نے قتل کر دیا۔ اب ہر کوئی تصور کر سکتا ہے کہ بلاوجہ ہزاروں معصوم جانوں کو قتل کرنے کی سزا کس قدر ہو گی۔ اب اس کے خلاف جو بھی کرتا ہے وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں مزید اس سے بھی آگے لے جاتے ہیں جو باتیں مَیں نے کی ہیں کیونکہ انہوں نے صحیح غور اور تدبر سے اسلامی تعلیم کو دیکھا اور سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی۔

آپ اس آیت کی مزید تشریح فرماتے ہیں کہ:

”جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ﴾ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ فرماتے ہیں ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ (الحکم جلد 9۔ نمبر15۔ مورخہ 30/اپریل 1905ء صفحہ2۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔جلد دوم صفحہ 405)

اب اس آیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور خوبصورت نکتہ نکالا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام تشدد کی تعلیم دیتا ہے یہ لوگوں کی سمجھ کا قصور ہے۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ اگر تم کسی انسان سے ہمدردی نہیں کرتے تو تب بھی تم دنیا کا امن وسکون برباد کرنے والے ہو۔ اس لئے کسی کو قتل کرنا تو ایک طرف رہا، تمہیں تو چاہئے کہ دنیا کے ہر فرد کے ساتھ ہمیشہ ہمدردی کا رویّہ رکھو اور اسلام کی امن کی تعلیم کو پھیلاؤ۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہمیں اس ہمدردی کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ کچھ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔

”ایک دفعہ اہل مکہ نے یمامہ کے ایک سردار ثمامہ کو کہا کہ سنا ہے کہ تو بے دین ہو گیا ہے اس لئے ہم نے تیرے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ ثمامہ نے کہا میں بے دین نہیں ہوا بلکہ سب سے بہترین دین یعنی محمدؐ کے دین میں داخل ہوا ہوں۔ اس نے کہا خدا کی قسم تمہارے لئے سارا غلّہ یمامہ سے آتا ہے اگر تم نے مجھے تنگ کیا تو تمہیں وہاں سے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں مل سکے گا۔ اس پر قریش ڈر گئے لیکن پھر بھی انہوں نے ثمامہ کو کافی تنگ کیا۔ جب ثمامہ واپس اپنے وطن پہنچے تو انہوں نے اپنی قوم کو کہا خبردار مکہ والوں کے ہاتھ غلّے کا ایک دانہ بھی فروخت نہیں کرنا۔ اہل مکہ اس وجہ سے بہت تنگ ہوئے اور بھوکوں مرنے لگے۔ تو اہل مکہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ کا مقام بہت اونچا ہے جنگوں میں ہمارے باپ تو قتل ہو چکے ہیں اب ان کی اولاد آپ کے ہاتھوں بھوکی مر رہی ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ثمامہ کو لکھا کہ اہل مکہ کے ساتھ حسب سابق خرید وفروخت جاری رکھو۔ کیونکہ دشمن کو بھوکا مارنا اچھی بات نہیں“۔

(ترید بخاری۔الجزء الثانی صفحہ 293)

اس خوبصورت تعلیم کا اثر آپ کے صحابہ میں بھی تھا اور وہ بھی اس کے مطابق عمل کیا کرتے تھے۔ نہ صرف مرد صحابہ بلکہ عورتیں بھی اس قسم کے نظائر دکھاتی رہی ہیں کہ ہمدردئ خلق کے لئے کھڑی ہو جاتی تھیں اور اپنی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی تھیں۔

حضرت امّ ھانی بنت ابی طالب روایت کرتی ہیں کہ میں ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے گھر گئی۔ آپ غسل فرما رہے تھے اس کے بعد آپ نے نفل ادا کئے اور پھر میرا حال پوچھا۔ وہ کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول میری ماں کا بیٹا علی یعنی میرا بھائی ایک آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے اور میں نے اس کو پناہ دے دی ہے اور وہ فلاں کا بیٹا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے اُمّ ھانی جس کو تو نے پناہ دی ہے، ہم نے بھی اس کو پناہ دے دی تو یہ ہے اسلام کی امن کی تعلیم کہ ایک عورت ایک معصوم جان کو بچانے کے لئے اپنے بھائی کے مقابلے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ایک اور روایت میں آتا ہے ”طارق محاربی کا بیان ہے کہ جب اسلام عرب میں پھیلنا شروع ہوا تو ہم چند آدمی مدینہ کو روانہ ہوئے۔ جب مدینے پہنچے تو آنحضرت ﷺ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے۔ ہم لوگوں کو دیکھ کر ایک انصاری نے اٹھ کر کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ بنو ثعلبہ کے قبیلے کے ہیں اور ان کے مورث نے ہمارے خاندان کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ اس کے بدلے میں ان کا ایک آدمی قتل کرا دیجئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جاسکتا“۔

(دارقطنی۔الجزء الثانی۔صفحہ 307)

یہ ہے اسوۂ حسنہ جو حضرت محمد ﷺ نے قائم فرمایا کہ کسی کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے، خون بہا لینے کے لئے قبیلوں میں سالوں جولڑائیاں ہوتی تھیں اور بعض دفعہ نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا تھا آپؐ نے اپنی حسین تعلیم کے ذریعہ سے اس گناہ سے عربوں کو نکالا اور فرمایا کہ باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جاسکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾۔(بقرہ:۲۵۷) دین میں کوئی جبر نہیں۔ اس کی بھی ایک حسین مثال دیکھیں۔ حضرت عمرؓ کا ایک غلام تھا جو مسلمان نہیں تھا۔ آپ اس کو اکثر کہا کرتے تھے کہ مسلمان ہو جاؤ اور وہ انکار کر دیتا تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے کبھی اس پر سختی نہیں کی بلکہ ﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ کہہ کر چُپ ہو جاتے تھے آخر حضرت عمرؓ نے اپنی آخری بیماری میں اُسے آزاد بھی کر دیا۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کہ میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ﴿لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ یعنی دین اسلام میں جبر نہیں۔ تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا۔ اور جبر کے کون سے سامان تھے۔ اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جاویں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دیدیں۔ اور دین کو دشمن کے حملے سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں۔ اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں۔ اور خدا کی توحید کو پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر یک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں۔ نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر۔ اور اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں۔ تم ایماناً کہو کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں، جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے۔ نہیں، بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے“۔

(پیغام صلح۔روحانی خزائن جلد 23 صفحہ468.469)

اب آزادئ ضمیر اور مذہب کی بات کرتا ہوں۔ آزادئ ضمیر اور مذہب کی جو تعلیم اسلام دیتا ہے اس کے لئے یہ ایک مثال ہی کافی ہے۔ مخالفین کے بعض گروہ آنحضرت ﷺ کی رعایا بن جانے کے باوجود اپنے پرانے مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے۔ اس لئے قدرتی طور پر ان کے دل میں سوال پیدا ہوا کہ اب ان کا کیا بنے گا۔ کیونکہ جب وہ صاحب اختیار تھے تو مسلمانوں پر سختی کیا کرتے تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک تم نے اپنی ظالمانہ ذہنیت کے ماتحت ایک غلط روش اختیار کی تھی لیکن حق

BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

ہر حال پر قائم رہے گا، جاؤ تم پر کوئی گرفت نہیں۔تم میں سے ہر ایک مذہب کے بارے میں آزاد ہے ۔تم ہمارے ذِمی ہو۔اللہ اور رسول تمہاری ہر قسم کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔(نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ ۔جلد 4صفحہ 381۔مطبوعہ مصر)

اور مسلمانوں کو جب بھی مجبوراً اگر جنگ کرنی پڑی تو آنحضرت ﷺ جو بھی فوج بھیجتے تھے اس کو سختی سے یہ تاکید کرتے تھے کہ:’’ کوئی عورت نہ ماری جائے، بچے نہ مارے جائیں ،بوڑھوں کو نہ چھیڑا جائے۔ درویشوں ،راہبوں اور تارک الدنیا لوگوں کو کچھ نہ کہا جائے ،کسی کو آگ سے نہ جلایا جائے ،کسی جانور کو قتل نہ کیا جائے ،کسی درخت کو نہ کاٹا جائے ،اپنے مخالفوں کی طرح کسی دشمن مقتول کے ناک کان نہ کاٹے جائیں ۔ پھر جب آپ ؐ فتح حاصل کر لیتے تو فرماتے کسی زخمی کو قتل نہ کرنا ۔پھر فرمایا کسی بھاگنے والے کا زیادہ تعاقب نہ کرنا۔پھر قیدیوں کے بارے میں فرماتے کہ ان سے حسن سلوک کرو۔چنانچہ جنگ بدر کے قیدی خود کہتے ہیں کہ خدا کی قسم مسلمان خود پیدل چلتے اور ہمیں سوار کرتے خود بھوکے رہتے مگر ہمیں کھانا کھلاتے ،خود پیاسے رہتے مگر ہمیں پانی پلاتے‘‘ ۔

(بخاری ۔مسلم۔ترمذی۔ابودائود)

اسلام کو جنگجو اور دہشت گرد قرار دینے والے سوچیں کیا جنگجو مذاہب اسی طرح تعلیم دیا کرتے ہیں ۔ آج کی اس دنیا میں جب انسان اپنے آپ کو بہت مہذب سمجھتا ہے کیا ان اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ ہوتا ہے ۔ جب شہری آبادیوں پر ہوائی جہازوں سے بم برسائے جا رہے ہوتے ہیں اور توپوں سے بم داغے جا رہے ہوتے ہیں ۔بغیر کسی وجہ کہ معصوم شہری آبادی کا خون کیا جارہا ہوتا ہے ۔اور یہ صرف ہماری ہی بات نہیں کہ ہم اسلام کی تعریف کر رہے ہیں بلکہ ایک عیسائی مؤرخ بھی لکھتا ہے ۔وہ کہتا ہے کہ’’ مسلمانوں کے نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کرنے کا ایک زبردست سبب یہ بھی تھا کہ خلفاء اسلام ہر قوم اور ہر مذہب کے علماء کے بہت بڑے قدر دان تھے ۔اور ہمیشہ ان کو انعام واکرام سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ان کے مذہب ،ان کی قومیت اور ان کے نسب کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے ۔ ان میں نصرانی، یہودی، صابی ،سامری اور مجوسی غرض ہر ملّت کے لوگ تھے ۔خلفاء ان کے ساتھ نہایت عزت اور عظمت کا برتاؤ کرتے تھے ۔ غیر مسلموں کو وہی آزادی اور درجہ حاصل تھا جو مسلمان امراء یا حُکّام کو حاصل ہوتا تھا‘‘ ۔

(تاریخ التمدن الاسلامی ۔جلد 3صفحہ 194)

پس یہی تعلیم ہے جس کو لے کر آج ہر احمدی نے دنیا کے ہر ملک میں امن قائم کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اسلام کا امن کا پیغام اپنے عمل سے دنیا کو دیں ۔اپنے ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے جہاں ہر فسادی سے بچ کر رہنا آپ کا کام ہے وہاں ملک کی بقا اور حفاظت اور امن کے لئے دعائیں کرنا بھی آپ کا کام ہے ۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔اب میں معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے رونق بخشی ۔اللہ تعالیٰ ان سب مہمانوں کو جزا دے انہوں نے جو محبت خلوص اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کو کوشش کی اور ہمارے جلسہ میں آئے۔

❁❁❁❁❁

برکینا فاسو کے بعض نومبایعین کے تاثرات

(حامد محمود عاطف ۔مبلغ سلسلہ بینن)

خاکسار برکینا فاسو کے گاوا ریجن میں متعین ہے جہاں جماعت کو قائم ہوئے قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی برکینا فاسو آمد پر حضور انور سے ملاقات اور جلسہ میں شمولیت کی غرض سے یہاں سے جانے والے وفد میں بعض ایسے نومبایعین شامل تھے جنہوں نے حضور کی آمد سے ایک ہفتہ قبل جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی ۔ان کے دلوں کی کیا کیفیت تھی اور ان کے کیا جذبات و احساسات تھے چند ایک ہدیہ ٔ قارئین ہیں:۔

❁......مکرم آوماڈیا کیتے صاحب:

یہ 70 سال کے ایک بزرگ ہیں اور نومبایع ہیں۔انہوں نے نہایت رقت آمیز لہجے میں بتایا کہ:’’ مجھے لگتا ہے کہ میری پہلی تمام عبادتیں بے لذت تھیں کیونکہ جو لذت مجھے حضور انور کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوئی ہے نا قابل بیان ہے ۔اور آپ کی صداقت کی نشانی ہے‘‘ ۔

❁......مکرم سعید وسنکرا صاحب:

ان کی عمر 52 سال ہے ۔جلسہ سے دو ہفتے قبل جماعت میں شامل ہوئے ۔کہتے ہیں:’’ اس سے قبل مَیں نے بہت سارے اسلامی جلسوں میں شرکت کی ہے مگر جو نظام ، اخوت اور یگانگت مجھے یہاں نظر آئی ہے وہ کہیں نہیں دیکھی ۔ نیز یہ کہ اگرچہ مَیں اردو زبان سے ناواقف ہوں مگر حضور انور کے خطابات کے دوران ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا ایک ایک لفظ میرے دل و روح پر اثر کر رہا ہے‘‘ ۔

❁......مکرم ساکو ابراہیم صاحب:

یہ بزرگ جن کی عمر 60 سال ہے ،خاندان میں اکیلے احمدی ہیں اور سخت مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں ۔ کہتے ہیں:

’’ کاش یہ مخالفین صرف ایک دن ہی جلسہ میں گزار لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اسلام اور باہمی اخوت اور بھائی چارہ کس چیز کا نام ہے؟ روحانیت کا یہ ماحول جو یہاں ہے اور کہیں نہیں‘‘ ۔

❁......مکرم آوما دیمے صاحب:

یہ 22 سال کے ایک نوجوان ہیں جنہوں نے خود مطالعہ کر کے بیعت کی ہے ۔کہتے ہیں:’’ روحانیت سے بھرپور ایسا ماحول مَیں نے پہلی بار دیکھا ہے۔خصوصاً تہجد کی نماز نے تو ایسی لذت دی ہے کہ جلسہ کے بعد سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ نماز تہجد ادا کرتا ہوں ۔اور یہ جلسہ اور حضور انور کے بابرکت وجود کا نتیجہ ہے‘‘ ۔

❁❁❁❁❁

بقیہ: یہ عالم شوق کا دیکھانہ جائے
از صفحہ نمبر ۲۸

قربانیاں بھی نہیں کر سکتے ۔کیا ہم نے کبھی روزے نہیں رکھے کہ ایک دن کی بھوک برداشت نہ کر سکیں۔ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا تو ہم چل کر اپنے امام تک پہنچیں گے۔ ہم نے تو اسے دیکھنا بھی پہلی مرتبہ ہے ۔ہم اس تک ضرور پہنچیں گے خواہ جیسی قربانی بھی کرنی پڑے ،ان کے جوش اور جذبے کا یہ منظر بڑا ہی پیارا تھا۔

مورخہ ۵/اپریل ۲۰۰۴ء کو Calavi کے پروگرام میں جہاں اٹلانٹک ریجن کی 17 جماعتوں سے احباب کا ایک جم غفیر اکٹھا تھا ان میں کوئی تو 18 کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے اور کوئی 135 کلومیٹر کچے اور مشکل اور تکلیف دہ سفر کر کے پہنچا تھا۔مگر ہر ایک اپنے امام کے دیدار کے لئے بیتاب تھا۔ان میں عورتیں اور مرد اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل تھے ،کسی کے چہرے پر تھکان کے کوئی آثار نہ تھے بلکہ ہر ایک خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہا تھا۔

جب حضور انور وہاں تشریف لے گئے تو جائے پروگرام پر عجیب منظر تھا کہ گیٹ سے سٹیج تک عورتوں نے اپنے سروں کی چادریں بچھا رکھی تھیں تا کہ ان پر چل کر حضور سٹیج تک تشریف لائیں ۔حضور کے لئے عزت و احترام کے اظہار کے لئے یہ محبت کا عجیب انداز تھا۔انہیں یہ شوق تھا کہ حضور انور کے بابرکت قدم زمین پر نہیں بلکہ ہماری چادروں پر پڑیں اور اس طرح بھی ہم آپ کے قدموں سے برکت حاصل کر سکیں۔

خلافت سے عشق ومحبت کا ایک اور دلربا منظر چھ اپریل کو’ آلاڈا‘ والے پروگرام میں دیکھنے کو ملا۔اس قوم کے بچوں نے مین روڈ سے کنگ آف آلاڈا کے محل تک سڑک کے دونوں طرف قطاریں بنا کر خوش آمدید ،خوش آمدید کے الفاظ فرنچ میں کہتے ہوئے اور پھر محل کے سامنے قومی ترانہ گا کر استقبال کیا جبکہ بادشاہ اور اس کی ملکہ خود بھی استقبال کے لئے اپنے محل سے باہر آئے ہوئے تھے۔

پروگرام کے آغاز پر بادشاہ اور ملکہ نے اپنی اپنی تقاریر میں بڑے جوش وجذبہ سے اس بات کا اظہار کیا کہ آج خلیفۃ المسیح آلاڈا میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آج تمام برکتیں اور نعمتیں آلاڈا کے محل میں نازل ہو گئی ہیں ۔آج کسی کو یہ برکتیں ڈھونڈنے کے لئے لندن نہیں جانا پڑے گا ۔لوگو! آج یہ برکتیں حضور کی تشریف آوری کی وجہ سے آلاڈا کے محل میں ہیں۔

پھر کنگ نے کہا کہ ہمارا یقین بلکہ ایمان ہے کہ اللہ خلیفہ کی دعائیں سنتا ہے اس لئے آج ہماری ساری دعائیں سنی جائیں گی کیونکہ آج ہم حضور کے ساتھ مل کر دعائیں کریں گے۔

جب حضور انور کنگ آف آلاڈا کے محل کے اندر تشریف لے گئے تو پہلے حضور کی خدمت اقدس میں مشروب پیش کیا گیا۔ اور پھر کنگ نے اپنے باغ کے اناس کا جوس پیش کیا جو حضور اقدس نے بوتل سے ایک دوسرے گلاس میں ڈال کر تھوڑا سا پیا ۔جو بچ رہا اسے امیر صاحب بینن پینے لگے تو ملکہ نے جلدی سے آ کر ان کے ہاتھ سے بوتل لی اور کہا کہ آج اس پر ہمارا حق ہے۔مَیں اسے پیوں گی اور میری ساری بیماریاں اس سے ٹھیک ہو جائیں گی ۔اس پر حضور نے اسے دعا دی کہ یہ اتنی خوش خلق ہیں ،اللہ کرے ان کو بیماریوں سے شفا عطا ہو۔آمین۔

جب حضور محل سے روانہ ہونے لگے اور کمرے سے باہر نکلے تو کنگ اور باقی لوگ بھی ساتھ ہی تھے ۔ خاکسار ابھی اندر ہی تھا کہ ملکہ نے اپنے کارکن کو کہا کہ برتن لے جاؤ۔ جس پر مَیں نے ملکہ سے کہا کہ آپ حضور کی برکتیں ڈھونڈتی تھیں ۔یہ دو گلاس جن میں حضور نے مشروب پیا ہے یہ تو ساری عمر کا تبرک ہے اور آپ کے پاس نشانی بن گئے ہیں ۔یہ بات سننے کی دیر تھی کہ ملکہ نے جھٹ سے گلاس اٹھا کر محبت سے اپنے سینے سے لگا لئے اور اس عاجز کا شکریہ ادا کرنے لگیں ۔ پھر جب مَیں نکلنے لگا تو کہنے لگیں :مشنری !تم نے مجھے اتنی اچھی بات بتائی ہے جو میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی اس لئے ایک گلاس مَیں تمہیں دیتی ہوں اور ایک گلاس اپنے پاس سنبھال کر رکھوں گی ۔ مجھے اور کیا چاہئے تھا مَیں نے بھی وہ گلاس چنا جس میں حضور انور کی برف بچی پڑی تھی اور اگلے سفر میں دیر تک اسے پیتا اور لطف اٹھاتا رہا۔

ایک اور دلچسپ واقعہ ہماری پکنک کا ہے جو حضور انور کی معیت میں ساحل سمندر پر ہوئی۔کھانا کھانے اور کچھ آرام کے بعد حضور انور عصر و مغرب کے درمیان ساحل سمندر پر تشریف لائے ۔مگر سمندر کی لہروں سے کچھ دور ہی تفریح کے موڈ میں مبلغین اور ڈاکٹروں کو شرف بخشتے ہوئے بے تکلف گفتگو فرما رہے تھے اور لہروں کا دور سے نظارہ بھی۔ حضور پرنور بعض لطیف باتیں بتانے اور سننے میں مگن تھے کہ یکا یک ایک لہر بڑی تیزی کے ساتھ اچانک آن پہنچی ۔ پتہ لگتے ہی سبھی الٹے پاؤں پیچھے ہٹنے لگے ۔مگر پھر بھی کافی کوشش کے باوجود وہ لہر حضور انور کی قدم بوسی کر ہی گئی۔ ہم کافی دیر سے وہاں کھڑے تھے اور بعد میں بھی کچھ دیر تک کھڑے رہے مگر نہ پہلے کوئی ویسی لہر آئی اور نہ بعد میں ۔لگتا یوں ہے کہ سمندر نے بھی اس فیض رساں ہستی سے عشق دکھا کر اپنا حصہ لینا تھا جس میں وہ کامیاب ہو گیا۔

جہاں بھی وہ مطہر ،خوبرو ، دلکش سوار اترا
فرشتوں نے کہا اپنے مسیحا کے قدم چھُو لو

❁❁❁❁❁

Punjab Sweets & Restaurant

ایک سو مہمانوں کے لئے خوبصورت پارٹی ہال اور باربی کیو پارٹی کے لئے بھی جگہ موجود ہے۔
کھلے آسمان تلے بہترین کھانوں کا لطف اٹھائیں۔ ہر قسم کی مٹھائیاں اور کھانے کا بہترین مرکز

Munawar Ahmad (Babbi)

Punjab Sweets & Restaurant
172-174 Tooting Road Tooting , London
Tel: 020 8767 3535

یادوں کی جھلمل

(یاسمین پاشا، اہلیہ عبدالقیوم پاشا ۔مبلغ سلسلہ ۔ برکینافاسو)

مارچ کا مہینہ موسم بہار کی آمد آمد اسکے ساتھ یہ نوید کہ شہزادہ عالم ہمارا مہمان ہوگا۔ یہ خبر کیا تھی گویا بہار اندر بہار، جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑ جائے۔ ہفت اقلیم سے بڑھ کر نعمت ہمیں ملنے والی تھی ۔ ہمارا شمار بھی ان خوش نصیبوں میں ہونے والا تھا جنہیں خلیفہ وقت سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے والا تھا۔ مدتوں سے خواہش تھی کہ ہم بھی شائد کبھی اس دربار میں جانے کا شرف حاصل کر سکیں پیارے آقا کو اپنے سامنے دیکھ سکیں ۔ پاکستان اور خصوصا ربوہ کے ہجر زدوں کی تو حسرت بن چکی ہے۔حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی نوید جانفزاء سے گویا امیدوں خواہشوں کی فصل ایک دم پک گئی ہو۔وصل کی گھڑی اتنی قریب تھی دل کی دھڑکنیں خوشی سے بے ترتیب ہو رہی تھیں ۔لمحہ لمحہ آنے والے وقت کیلئے جاگتی آنکھوں خوابوں کے تانے بانے بننے میں الجھ کر رہ گیا تھا۔حضور برکینا تشریف لائیں گے، ہم اور ہمارے بچے شرف ملاقات پائیں گے اس تصور کی لذت میں دن آنکھ جھپکتے گزر گئے، محترم امیر صاحب نے ایک Children Class کا اہتمام کر رکھا تھا۔بچوں کے اپنے جذبات تھے۔ کلاس میں بہتر سے بہتر کارکردگی دکھانے کا اضطراب تھا۔ بابرکت چاکلیٹ حاصل کرنے کی چاہ تھی۔ اسی بہانے بچوں نے کتنی ہی نظمیں چند دنوں میں یاد کر لیں ۔ بچوں کا جوش دیکھ کر لندن والوں کی قسمت پر رشک آیا جن کے بچے ہر ہفتہ اس دربار محبت سے فیضیاب ہوتے ہیں اور اس نعمت سے لطف اندوز ہوتے ہیں جنکی تعلیم وتربیت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اتنے بے مثال انتظام کر رکھے ہیں ۔ ساتھ ہی دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا کہ اس نے ہم محروموں پر بھی اپنا فضل فرمایا ورنہ ہر ایک کو یہ نعمت کہاں میسر؟۔ یوں تو MTA کے وسیلے سے قدرت کی مہربانی سے سیدی مشفقی مرشدی مہرباں ہر دم نظر کے سامنے ہی ہوتے ہیں۔ TV پر حضور کو دیکھنا ایک Fantacy جیسا تھا۔اسی انتظار خوش کن کے دوران سنا کہ پیارے آقا گھانا پہنچ چکے ہیں ۔پھر MTA پر عظیم الشان استقبال جو دیکھا عجیب جوش ولولہ انہونی خوشی، منزل کے قریب ہونے کا احساس، انتظار کی شدت میں اضافہ ساتھ یہ احساس کہ گھانا انتہائی منظّم جماعت جس میں خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لا چکے تھے 80 سالہ ترقی کرتی ہوئی جماعت اور کہاں برکینا فاسو کی نوخیز نومبائعین کی جماعت جس کی سرزمین کو کسی خلیفہ وقت کی قدم بوسی کی پہلی دفعہ توفیق ملنا تھی، جس کے باسیوں نے پہلی دفعہ اس پرنور چہرہ کا دیدار کرنا تھا، ہم احمدیوں کی اپنی دنیا ہے اس دنیا کو اس کے باسی ہی جانتے ہیں عجیب دیوانوں کی دنیا ہے، کوئی دوسرا کیا جانے کہ واحدنیت کی لڑی میں پروئے یہ مسیح الزمان کے ماننے والوں کے دل اک ساتھ دھڑکتے ہیں ، وہ سارے جہاں سے بیگانے اپنی اس دنیا میں گم ہیں

خدا خدا کر کے وہ دن آ پہنچا جب ایک روز بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برکینا فاسو آمد تھی۔ اسی روز ہم اپنے مشن فادا سے واگادوگو کی طرف روانہ ہوئے۔ فادا برکینا فاسو کے مشرق میں بینن اور نائیجر جانے والی سڑکوں کے سنگم پر واقع ہے۔فادا مشن کا آغاز گزشتہ سال ہوا تھا اس لحاظ سے یہ ایک نیا مشن ہے۔لیکن اب اللہ کے فضل سے یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے جبکہ اس ریجن میں بھی متعدد جماعتوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔

ہم گزشتہ کئی سالوں سے آئیوری کوسٹ میں مقیم تھے وہاں حالات کی خرابی کی وجہ سے ہماری ٹرانسفر برکینا فاسو ہوگئی۔ جب سے یہ اطلاع ملی کہ ارض بلال کے بھاگ جاگنے والے ہیں سرزمین بلال کو آقا کے قدموں سے برکتیں ملنے والی ہیں اور ہم ان خوش نصیبوں میں سے ہونگے جو پیش قدمی کو جائیں گے اس طرح کے بیش شمار تصورات و خیالات کے ساتھ سفر شروع کیا ،لیکن اس سفر اور پہلے سفروں میں ایک نمایاں فرق تھا پہلے ہمیشہ اسی سڑک کے ارد گرد کے درخت ٹنڈ منڈ اور ہر طرف ویرانی وسنسانی دکھائی دیتی تھی جس میں ہو کا عالم ہوتا تھا اور سفر ختم ہی نہیں ہوتا تھا لیکن آج دل کے اندر بہار کی سی کیفیت تھی جس کی وجہ سے ہر طرف بہار ہی بہار لگ رہی تھی ۔ درختوں کی طرف دیکھا تو وہ سرخ اور پیلے پھولوں سے لدے ہوئے عجیب خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے، فضا بھی بہت بھلی لگ رہی تھی ۔شام 4 بجے واگادوگو امیر صاحب کے گھر پہنچے جو ہم تمام مربیان کے اہل وعیال جنکی تعداد 50 پچاس سے زائد تھی کی رہائش گاہ تھی، وہاں کی رونق چہل پہل اور ماحول دیکھ کر ربوہ کے جلسہ کی یاد آنے لگی۔

25 مارچ بعد دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گھانا سے بذریعہ کار برکینا فاسو کے دارالحکومت واگادوگو پہنچے ۔احمدیہ کمپلیکس سمگاندے جہاں جلسہ گاہ تیار تھی احمدی احباب مرد وزن بچے ہاتھوں میں جھنڈیاں ، دلوں میں جذبات محبت وعقیدت، اور زبانوں پر نعرہ تکبیر اور لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے ہوئے حضور کا اسقبال کرنے کیلیئے کھڑے تھے۔گرمی کی شدت زوروں پر تھی لیکن آج کس کو گرمی کی پرواہ تھی۔ بچے عید والے کپڑے پہن کر سج دھج کر کھڑے تھے ۔جونہی حضور گاڑی سے باہر تشریف لائے محبتوں عقیدتوں کے سب بند ٹوٹ گئے۔ان لمحات کو کوئی کیمرہ قید نہیں کر سکا وہ ایک کیفیت دیوانگی تھی۔آپ کا چہرہ ایسے تھا گویا چاند دھرتی پر اتر آیا ہے۔آپ کی شخصیت کا ایسا سحر تھا جس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ کسی بھی خلیفۂ وقت کو یوں اتنے قریب سے دیکھنے کا پہلا تجربہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحم اللہ تعالی کو بھی دیکھا تھا لیکن اس کی ایک دھندلی سی تصویر ذہن کے پردہ پر موجود ہے۔اس وقت بچپن کی وجہ سے اس نعمت کی عظمت کی پہچان نہ تھی۔

۲۶ مارچ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ جلسہ گاہ میں ادا کی خلیفۂ وقت کی اقتداء میں نماز کے وقت صبر وضبط کے بند ٹوٹ گئے۔ دل میں خدا کی حمد کے احساس کے ساتھ روح پگھلتی محسوس ہو رہی تھی۔ جذبات پر اختیار نہ رہا ان چند نمازوں کا جو پیارے امام کے پیچھے پڑھی گئیں لطف ہی کچھ اور تھا۔افسوس کہ بعض انتظامی مسائل کی وجہ سے ہم خواتین کی رہائش احمدیہ مسجد سے کافی دور تھی ۔چند نمازیں جو جلسہ کے دوران پڑھی گئیں کاش ان چند دنوں کے لیے جاری ہوئے چشمے سے فیض یاب ہو سکتے۔ لب دریا رہ کر پیاسے ہونے کا احساس رہ گیا۔ہم اللہ کے احسانوں کا شکر ادا کرنے کے بھی قابل نہ تھے بہر حال یہ دن بھی ایک ناقابل فراموش دن تھا۔ یہ جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا پہلا دن تھا۔ پرچم کشائی کی تقریب اور تلاوت و ترجمہ کے بعد ہمارے مشنری محترم اکرم محمود صاحب نے 'ہے دست قبلہ نما' لوکل مورے زبان میں ترجمہ کے ساتھ گروپ کی شکل میں پیش کی جو نہایت دلکش انداز لئے ہوئے تھی۔اسی طرح جلسہ کا آخری دن بھی اللہ تعالی کی رحمتوں اور برکتوں کے سایہ میں شروع ہوا اختتامی اجلاس میں محترم عمر معاذ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر کو اپنی نظم میں شامل کرتے ہوئے اپنے جذبات واحساسات کی صحیح ترجمانی کی ۔ جو تمام حاضرین جلسہ کے جذبات کی ترجمانی کی نمائندہ نظم تھی۔ اس نظم کو سننے کے دوران عجیب کیفیت تھی۔ تیرہ ہزار کا مجمع ہاتھ اٹھا کر پیارے خلیفہ کو اس بات کا یقین دلا رہا تھا کہ ہم ایک ہیں اور ایسے بندہ کو جس کو خدا نے وعدہ تائید ونصرت دلایا ہم سب بھی اس کے ساتھ ہیں۔ گویا فرشتوں کا نزول ہو رہا تھا۔

جلسہ کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالی عورتوں کی مارکی میں بھی تشریف لائے میرا چھوٹا دوسالہ بچہ جو پہلی دفعہ حضور کو ٹی وی سکرین کے علاوہ دیکھ رہا تھا حضور کو سٹیج پر بیٹھا دیکھ کر بڑے سکون سے دیکھتا رہا جب حضور واپس جانے لگے چیخ کر بے قابو ہو کر رونے لگ گیا حضور لینے ہیں حضور لینے ہیں ۔ساتھ ہی آوازیں دیں حضور، حضور، کہ حضور کے پاس جانا ہے۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ حضور سے لپٹ جائے نہ صرف میرا بیٹا بلکہ سارے بچوں کے اسی قسم کے جذبات تھے۔ بڑے تو سب کچھ جانتے ہوئے اصول وضوابط کی پاسداری کر رہے تھے لیکن بچے کیا جانیں محبت کے علاوہ......سب کیا ہے؟

28 مارچ بروز اتوار ہماری خواہشوں اور خوابوں کے پورا ہونے کا دن تھا آج فیملی ملاقاتوں کا دن تھا صبح صبح ہی اک عجیب جوش ولولہ تھا۔ کتنا خوش نصیب کہ میں ہو رہا ہوں تجھ سے ہمکلام ۔حضور سے ملاقات والے دن میری بیٹی مشعل پاشا جلسہ کے دوران گندہ پانی پینے کی وجہ سے بیمار ہوگئی۔ ہیضہ جیسی کیفیت کے باعث بالکل نڈھال بیٹھنے کے قابل بھی نہ رہی اس کو اسی حالت میں تیار کیا سوچا مدتوں سے جس لمحے کا انتظار کیا کہیں محروم ہی نہ رہ جائیں۔عین ملاقات کے لیے اندر داخل ہونے تک بھی بچی کی یہی کیفیت تھی لیکن حضور سے ملاقات کی، حضور کے ساتھ تصویر بنوائی حضور سے برکت والا چاکلیٹ لیا، پیار لیا، ایسی اللہ تعالی نے معجزانہ شفا دی کہ شام کو بچوں کی کلاس تھی بچی اس میں بھی شامل ہوئی۔ شام تک اس کی تمام تکلیف اللہ کے فضل سے رفع ہو چکی تھیں۔ اگلے دن ہم نے ڈوری جانے کے لیے لمبا سفر کیا وہ مکمل صحت مند تھی۔ اللہ تعالی نے مسیحا نفس کے ہاتھوں کے لمس میں بھی شفا رکھی ہے۔ بچوں کی کلاس حضور کے ساتھ اکثر والدین اور بچوں کی خوابوں کی تعبیر کا دن تھا۔ بچوں کی خوشی دیدنی تھی مائیں الگ سے بے تاب تھیں۔ سب نے ہی کچھ نہ کچھ تیار کروا رکھا تھا۔ بہت سے افریقی بچوں نے اردو میں بھی نظمیں تیار کر رکھی تھیں میرے دونوں بچے نوفل علی پاشا اور مشعل پاشا دونوں حصہ لے رہے تھے۔نوفل نے سیرت النبی ﷺ پر تقریر تیار کی ہوئی تھی مشعل نے نظم پڑھی۔

ہمارے بچے بھی حضور کے ساتھ children class میں حصہ لیں ایک حسرت تھی لیکن بہت سے اور احمدی بچوں کی طرح ہم بھی بے بس تھے۔ لیکن اللہ تعالی کے صدقے جائیں کتنے خوبصورت انداز سے یہ خواہش پوری کی۔ نہ صرف بچوں نے کلاس میں حصہ لیا بلکہ میرے بیٹے نوفل علی پاشا کی تقریر پر حضور ایدہ اللہ تعالی نے سپیشل ریمارکس دئے کہ آپ نے بڑی زبردست تقریر کی ہے۔اس کے علاوہ خوبصورت کالے رنگ کا پارکر کا پن جس پر سنہری حروف میں مرزا مسرور احمد کندا ہوا ہے انعام ملا۔ الحمد للہ کہاں ہم ناچیز کہاں اس کے فضل وکرم ۔ اسی طرح میری بیٹی مشعل پاشا کو بھی بال پوائنٹ پن اور چاکلیٹ ملا اور گروپ میں نظم پڑھنے کی سعادت ملی۔

اسی شام 28 مارچ کو حضرت بیگم صاحبہ کے ساتھ ایک عشائیہ محترم امیر صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مع نیشنل عاملہ، ناصرات الاحمدیہ تمام مربیان کے اہل وعیال شامل ہوئے۔ حضرت بیگم صاحبہ سب سے مل کر بہت خوش ہوئیں اور بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ مجھے یہاں بہت اچھا ماحول لگ رہا ہے بالکل ربوہ جیسا تاثر مل رہا ہے۔ اسی شام حضور بھی ایک ڈنر پارٹی میں شریک تھے۔ واپسی پر حضور گاڑی سے اتر کر چند منٹ کے لیے امیر صاحب کے گھر اندر تشریف لائے اور ہم سب کو شرف دیدار بخشا۔ ہمارے بچوں نے حضور سے پیار لیا اور مصافحہ کر کے برکتیں سمیٹیں۔اس طرح ایک اور دن انمٹ نقوش چھوڑتے ہوئے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔

اگلے دن حضور نے ڈوری جانا تھا۔ ڈوری صحرائے اعظم کے کنارے پر ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں دن کو بعض دفعہ 50 سینٹی گریڈ تک درجہ حرارت پہنچ جاتا ہے۔مختلف امور کے سلسلہ میں بعض خواتین کی بھی ڈوری میں ڈیوٹی تھی جس میں خاکسارہ بھی شامل تھی ۔ ڈوری جانے والا راستہ نسبتا مشکل اور آدھا راستہ کچا ہے وہاں حضور نے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے پہلے سکول کی بنیاد رکھی اور مسجد 'بیت الطاہر' کا افتتاح فرمایا اور جلسہ کا بھی انعقاد ہوا۔

ڈوری میں بھی حضرت بیگم صاحبہ سے مختصر ملاقات ہوئی۔ ہم خواتین کو وہاں اکٹھے کام کرتے دیکھ کر پھر اس بات کا ذکر کیا کہ مجھے یہاں بہت اچھا لگ رہا ہے سب مل جل کر پیار سے رہتے ہیں۔

اسکے بعد کایا شہر تک ہمیں حضور کے وفد کی ہمراہی نصیب ہوئی ۔ کایا شہر میں بھی حضور کے ساتھ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس کے بعد حضور اسی شام واگاڈوگو واپس تشریف لے آئے۔ اگلے دن حضور نے برکینا فاسو کے دوسرے بڑے شہر بوبوجلاسو جانا تھا۔ وہاں پہلے ریڈیو اسلامک احمدیہ کا معائنہ فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ لیکن ہماری حضور سے ملاقات حضور کے واپسی والے دن 4/اپریل کو air port پر ہوئی سب لوگ حضور کو الوداع کہنے کے لیے بوجھل دلوں اور غمناک آنکھوں کے ساتھ وہاں موجود تھے حضور جب v.i.p لاؤنج میں تشریف لے گئے تو ہم لوگ اپنی طرف سے خدا حافظ کہ چکے تھے لیکن دوبارہ دروازہ کھلا اور سب لوگوں کو ایک دفعہ پھر دیدار کی سعادت نصیب ہوگئی حضور کو کئی دفعہ دیکھا لیکن دل نہیں بھرا۔ تشنگی برقرار رہی ہر دفعہ دیدار کی سعادت عید سے کم نہ تھی ۔ جب غیر متوقع طور پر کسی نے کہا تمام خواتین دس دس کے وفد میں VIP لانج میں جا کر حضرت بیگم صاحبہ سے مل لیں تو خوشی کی انتہا نہ رہی۔ حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات و معانقہ اور کافی دیر تک حضور کو بچے اور ہم قریب سے دیکھتے رہے اور اس منظر کو آنکھوں میں جذب کرتے رہے۔ آخر کار خدا حافظ کہا اور بوجھل دلوں سے مشن ہاوس آ گئے۔

فی امان اللہ یا امیر المومنین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں امام بنا کر بھیجا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اصل شکل میں پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

احباب جماعت کو نمازوں کی پابندی، انفاق فی سبیل اللہ، اطاعت نظام، سچائی کو لازم پکڑنے، ہمدردی بنی نوع انسان اور خدمت خلق کے نظام کو مزید وسعت دینے کی طرف توجہ کی تاکیدی نصائح۔

احمدی بچے تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔باصلاحیت بچوں کی اعلیٰ تعلیم کی راہ میں مالی کمی کو جماعت پورا کرے گی۔انشاء اللہ

بورکینا فاسو میں جماعت کے مختلف رفاھی کاموں کا تذکرہ۔

(اختتامی خطاب 27/مارچ 2004ء برموقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بورکینا فاسو)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ابھی میرے اس خطاب کے بعد بلکہ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کا ۱۵واں جلسہ سالانہ انشاء اللہ اختتام کو پہنچے گا۔ان جلسوں کا مقصد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ دینی اور روحانی معیار کو بلند کرنا ہے۔اور مختلف جگہوں کے لوگوں کے آپس میں مل بیٹھنے سے محبت اور بھائی چارے کی فضا کو پیدا کرنا اور بڑھانا ہے۔سب سے پہلا مقصد روحانی معیار کو بڑھانے کے لئے یہ ہے کہ انسان ایک خدا کی عبادت کرے۔اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ میں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے تا کہ وہ میری عبادت کریں۔اسی لئے انسانوں کو خدا کا بندہ بنانے کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔اور اسی لئے کامل اور مکمل شریعت کی تعلیم دے کر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا تا کہ تمام دنیا کے انسانوں کو عبادالرحمٰن بنایا جائے اور اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں ان پر عمل کرنے والا بنایا جائے۔اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں امام بنا کر بھیجا ہے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اصل شکل میں پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ایسے لوگوں کی مومنین کی جماعت پیدا کی جائے جو حقیقی معنوں میں عبادالرحمٰن ہوں۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بھی ہوں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ہر قسم کے شرک ظاہری اور چھپے ہوئے سے پرہیز کرنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت اور ہمدردی کرنے والے بھی ہوں۔پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کے عاشق صادق کی اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔پس یہ

Jlebe Travel

ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ خالصۃً اللہ کے ہو کر اس کی عبادت کرنے والے بنیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو تو پانچ وقت کی باقاعدہ نمازیں ادا کرنے والے بنیں۔اور نہ صرف پانچ وقت نمازیں ادا کریں بلکہ مسجدوں میں جا کر باجماعت نمازیں ادا کریں تا کہ مساجد آباد رہیں۔باجماعت نمازوں میں اپنے شوق کو بھی بڑھائیں اور اپنے بچوں کو بھی نمازی بنائیں، اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والا بنائیں، اپنی عورتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنائیں۔ہماری مصروفیات یا ہماری روایات کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔یہ نہ ہو کہ ہماری ضروریات ہمیں اللہ سے غافل کر کے دوسروں کے آگے جھکانے والی بن جائیں۔ بعض دفعہ غیر محسوس طریق پر روایات یا ضروریات کے شرک میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے اس سے بچیں۔جھوٹ بھی ایک قسم کا شرک ہے اس سے بھی بہت زیادہ بچنا چاہئے۔کوئی بھی بات جس سے شبہ ہو کہ اس کا اور مطلب نکل سکتا ہے یا کئی مطلب نکل سکتے ہیں اس سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہمیشہ قول سدید سے کام لیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ مومن کو اللہ کی راہ میں اس رزق سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے اس کی راہ میں خرچ بھی کرنا چاہئے اور خرچ کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے۔اپنی حیثیت کے مطابق چاہے تھوڑا دیں لیکن دین کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ہمیشہ یہ مدنظر رہے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں کچھ نہ کچھ ضرور خرچ کرنا ہے۔اس سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو نماز کے بعد اس کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔اللہ تعالی ہمیشہ ہر احمدی کے ایمان میں اضافہ کرتا چلا جائے اور کبھی ایسا نہ ہو کہ وہ خدا کے فرستادہ کو قبول کر کے اس کے حکموں پر عمل کرنے کا عہد کر کے پھر اس سے پیچھے ہٹنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے۔لیکن یاد رکھیں کہ ایمان کی مضبوطی بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے سے اور اس کا فضل مانگنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔اس لئے اصل یہی ہے کہ ہمیشہ اللہ کے لئے خالص ہو کر عبادالرحمٰن بننے کی کوشش

کرتے رہیں۔پھر یاد رکھیں کہ کسی جماعت کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ اس میں شامل ہونے والے مکمل طور پر اس جماعت کے نظام کے پابند ہوں۔اس لئے مومنوں کو حکم ہے کہ وہ ہمیشہ اطاعت گزار رہیں اور کبھی یہ نہ ہو کہ اپنی مرضی کے خلاف بات سنیں تو اعتراض پیدا ہو جائے۔

''حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس امر پر کی کہ ہم پسند کی صورت میں اور ناپسند کی صورت میں بھی ان کا ارشاد سنیں گے اور اطاعت کریں گے''۔(بخاری کتاب الاحکام ۔باب کیف یبایع الامام الناس)

تو آنحضرت ﷺ نے ایک اور جگہ اپنے مقرر کردہ امیر کے بارے میں بھی یہی حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے کہ وہ خلاف شریعت حکم دے، اُس کی اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگوں میں آپ کی قوم میں اطاعت کا مادہ بہت زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس وصف کو ہمیشہ قائم رکھنے کی بھی توفیق دیتا رہے اور کبھی کوئی شر پسند آپ لوگوں کے ایمان کو ضائع کرنے کا باعث نہ بنے۔

پھر بعض بنیادی اخلاق ہیں جن کا ایک مومن میں ہونا ضروری ہے۔ان میں سے ایک سچائی کا خلق ہے۔اس بارہ میں پہلے بھی میں آپ کو کچھ بتا آیا ہوں کہ مومن کی بات میں ہلکا سا شائبہ بھی غلط بیانی کا نہیں ہونا چاہئے۔

''امام مالکؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہا کرتے تھے کہ تمہیں سچائی اختیار کرنی چاہئے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنّم تک پہنچا دیتی ہے''۔

(مؤطا امام مالک ۔باب فی الصدق و الکذب)

تو یاد رکھیں کہ اگر سچ پر قائم رہے تو ذاتی طور پر بھی کامیابیاں حاصل کریں گے اور جماعتی طور پر بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے۔اور ملکی سطح پر بھی آپ کا کردار ملک کو مضبوط کرنے والا ہو گا۔

پھر ایک بہت بڑا خلق جو ایک مومن میں ہونا چاہئے وہ اپنے بھائی سے ہمدردی اور ضرورت کے وقت اس کے کام آنا ہے۔اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے ہمدردی کا سلوک کرنا ہے۔آنحضرت ﷺ تو جانوروں اور پرندوں سے بھی ہمدردی فرماتے تھے اور یہی ہم سے امید کی کہ اللہ کی کسی بھی مخلوق کو کبھی بھی تکلیف نہ دیں۔یہاں تک فرمایا کہ جب جانور کو ذبح کرو تب بھی تیز چھری استعمال کرو تا کہ اس کو تکلیف نہ ہو۔سامان اٹھانے والے جانوروں پر بوجھ بھی ان کی طاقت سے زیادہ نہ لادو۔تو انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس سے ہمدردی کرنا اس کے کام آنا تو ایک بہت اہم فریضہ ہے اور الٰہی جماعتوں کو ماننے والے اس طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔اللہ کے بندوں سے ہمدردی کے بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ عزّ وجل قیامت کے روز فرمائے گا کہ اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔بندہ کہے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔پھر اللہ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔اس پر ابن آدم کہے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تُو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ابن آدم کہے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تم نے اسے پانی نہیں پلایا۔اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے''۔(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنے قریبیوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں۔نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ پر خرچ کرتے رہتے ہیں اور مسکینوں کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں۔اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں۔اور ان مالوں کو غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے اور قرضداروں کو سبکدوش کرنے کے لئے بھی دیتے ہیں''۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب ۔صفحہ112)

پھر آپ ہمیں، احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ عام برکات دنیا میں پھیلیں۔اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو اور پھر ایک

دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے''۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3صفحہ460)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انہی احکامات اور ارشادات کی روشنی میں جماعت مخلوق خدا کی خدمت کرتی ہے۔ چندخدمات جوان ملکوں میں جماعت ادا کر رہی ہے ان کا مختصراً ذکر کر دیتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر بھی ادا کیا جائے اور اس میں مزید وسعت بھی پیدا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ہر طبقہ میں خدمت خلق کا ایک فعّال نظام مقرر ہے۔ تا کہ ہر عمر اور طبقہ کے لوگ خدمت خلق کر سکیں۔ عورتوں میں خدمت خلق کے لئے لجنہ اماء اللہ یعنی احمدی خواتین خدمت کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔ نوجوانوں میں یہ احساس دلانے کے لئے کہ خدمت خلق کتنا اہم کام ہے

خدام الاحمدیہ یہ کام سرانجام دیتی ہے۔ ایسے غریب ممالک جہاں ہر ایک انفرادی طور پر اتنی مالی وسعت نہیں رکھتا کہ وہ مالی مدد کر سکے وہاں اپنے کم وسائل سے ہر احمدی اس جذبے کے تحت کچھ نہ کچھ خدمت خلق کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ میری یہ باتیں اس وقت دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی احمدی سن رہے ہیں اس لئے اس طریقے سے میں انہیں بھی پیغام دیتا ہوں کہ

مرکز سے رابطہ کر کے خدمت خلق کے نظام کو مزید وسعت دیں تا کہ افریقن ممالک میں اور

زیادہ وسعت پیدا کی جائے۔ بہر حال جماعتی طور پر اس وقت بھی افریقہ کے بعض غریب ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

تعلیم کے حوالے سے ہی میں یہاں بورکینا فاسو کے احمدی بچوں کو بھی یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیم حاصل کرنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ احمدی بچے کا تعلیمی معیار دوسروں سے بلند ہونا چاہئے۔ اور اگر آپ میں اتنا ٹیلنٹ (Talent) ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ملک سے باہر جانا چاہیں اور اچھی یونیورسٹی میں داخلہ مل جاتا ہے تو مالی کمزوری کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تعلیم میں حرج نہیں آئے گا، جماعت انشاء اللہ اس کو پورا کرے گی۔ پھر آج کل کمپیوٹر کی تعلیم بھی بڑی ضروری ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے یہاں کمپیوٹر سنٹر کھولے گئے ہیں جہاں سے سینکڑوں نوجوانوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کام کو اور آگے بڑھایا جائے گا اور مزید وسعت دی جائے گی۔ جماعت کے نوجوان خاص طور پر اس سے فائدہ اٹھائیں تا کہ نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں۔ لیکن بعض دفعہ یہ کمپیوٹر غلط کاموں کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے اس لئے احمدی ہمیشہ اس سے بچیں۔ احمدی کی سوچ ہمیشہ پاکیزہ رہنی چاہئے۔

صحت کے بارہ میں بھی میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میدان میں بھی خدمت کر رہی ہے۔ افریقہ کے دوسرے ملکوں کی طرح یہاں بورکینا فاسو میں بھی جماعت یہ خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ یہاں واگوڈوگو کے علاوہ آٹھ دوسرے ریجنز میں بھی جماعت کے ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کلینک کام کر رہے ہیں۔ جہاں پر بغیر کسی مذہب کی تخصیص کے غرباء کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور اب تک لاتعداد مریض اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ پھر دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح خون کے عطیات بھی نوجوان دیتے ہیں۔ کسی مالی منفعت یا نام ونمود کے لئے نہیں دیتے بلکہ خالصتاً خدمت خلق کے لئے دیتے ہیں۔ پھر جماعت صرف میڈیکل سنٹرز یا کلینکس میں کام نہیں کرتی بلکہ میڈیکل کیمپس بھی مختلف

دُور دراز علاقوں میں جا کر لگاتی ہے۔ اور دور دراز علاقوں میں ہزاروں مریضوں نے ان سے فائدہ اٹھایا ہے۔ پھر حدیث کے مطابق کہ اللہ کہے گا کہ میرے بندے نے پانی مانگا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا اگر تم پانی پلاتے تو میرے سے اجر پاتے، جماعت افریقن ممالک میں پانی کے نلکے لگا کر جہاں پانی کی قلت ہے اس کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہاں پہلے بھی نلکے لگائے گئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کام میں مزید وسعت بھی پیدا کی جائے گی۔ یہ چند مختصر خدمات تھیں جو میں نے ذکر کر دیں۔ تمام کا تو ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

اس ملک کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے، ایک امتیاز یہ ہے کہ یہاں MTA کے علاوہ'' ریڈیو اسلامک احمدیہ'' کے نام سے ریڈیو اسٹیشن بھی چل رہا ہے۔ جو گو پورے ملک کو تو نہیں لیکن ایک کافی اچھی آبادی والے علاقے کو کور کر رہا ہے جسے لاکھوں لوگ سنتے ہیں۔ تو اب جہاں وہ ریڈیو اسٹیشن ہے ''بوبو جلاسو'' کا نعرے میں نام بھی لے دیا ہے۔ اور اس کی نشریات اب سترہ گھنٹے تک ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو اس کے ذریعہ سے نور ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس زمانے کے امام کو نہیں پہچانا وہ بھی اس کو پہچاننے والے ہوں۔

اب چند الفاظ میں عورتوں کے لئے کہنا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں علیحدہ ان کو کچھ کہنے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ عورتیں یاد رکھیں کہ ان کا اسلامی معاشرے میں ایک بہت بڑا مقام ہے۔ اگر انہوں نے اپنے مقام کو نہ سمجھا تو آئندہ کی نسلوں کے دین پر قائم رہنے کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے اپنے مقام کو سمجھیں ورنہ وہ اپنے خاوندوں سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔ اپنی اولادوں سے بے وفائی کر رہی ہوں گی اور سب سے بڑھ کر اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔ اس لئے سب سے اہم اور ضروری بات ہر احمدی عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنی اصلاح کی کوشش کرتی رہی۔ اور اس کے لئے اپنے خدا کے حضور جھک کر اس سے مدد مانگے کہ وہ آپ کی بھی اصلاح کرے اور یہ بھی توفیق دے کہ اپنی نسلوں کو اپنے بچوں کو صحیح اسلامی تعلیم دے سکیں۔ اس لئے عورتوں کو اسلامی تعلیم کو اپنے بچوں میں منتقل کرنے کے لئے خود بھی دینی علم سیکھنا ہوگا۔ پھر آجکل کے ماحول میں بہت سی برائیاں ہیں، بے انتہاء اخلاقی برائیوں میں معاشرہ ملوث ہے۔ ایک احمدی عورت کا کام ہے کہ اس سے اپنے آپ کو بچائے اور اپنی نسلوں کو بھی بچائے ورنہ یاد رکھو تم سوال کی جاؤ گی۔ اور یاد رکھو کہ اللہ کی پکڑ سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اگر تم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو گند سے بچانے کی کوشش کرتی رہیں تو اللہ تمہیں جنّت کی بشارت دیتا ہے۔

ایک روایت ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:'' جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنّت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے''۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اپنے خاوندوں کے حقوق ادا کرنے والی ہو۔ اپنے بچوں کے حقوق ادا کرنے والی بھی ہو اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہو۔ اور اس طرح ابدی جنّتوں کی وارث ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری عورتوں کو بھی اور ہمارے بچوں کو بھی یہ توفیق دیتا چلا جائے کہ وہ ہمیشہ دین پر قائم رہنے والے ہوں۔ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں واپس لے جائے اور اپنے اپنے علاقوں میں آپ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے سفیر ہوں اور لوگ ہمیشہ آپ سے نیک نمونہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پر بھی اپنا فضل فرمائے اور ہر فتنہ وفساد سے ہمیشہ اسے محفوظ رکھے۔ وزیر اعظم اور صدر صاحب نے میرے ساتھ بڑی مہمان نوازی کا سلوک کیا اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔ اور ان کو بے نفس ہو کر اپنے اور ملک کے عوام کی خدمت کرنے کی توفیق دے تا کہ یہ ملک دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہونے لگے۔ اور یاد رکھیں کہ احمدی کی دعائیں اگر نیک نیتی سے کی جائیں اور نیک نیتی سے ہی احمدی دعا کرتا ہے تو بڑی مقبول دعائیں ہوتی ہیں۔ اپنے ملک کے لئے بہت دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ وناصر ہو۔

❁❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

سیٹلائٹ

KENWRIGHT & LYNCH SOLICITORS
& COMMISSIONERS FOR OATHS

Our legal advice includes:

Immigration, Asylum , Nationality ,Work Permits, Business Visas, ECO matters & Appeals, Conveyancing, Landlord & Tenants, Family & Ancillary matters, Employment.

Contact:

Muzaffar Mansoor, Solicitor & Expert Witness Asylum Cases

Robyn Lynch, Martin Chambers Solicitors.

2 Mitcham Road Tooting Broadway London SW17 0TF

Tel: 020 8767 1211 Fax: 020 8672 0486.

Freephone: 0800 716929

Email: Kenwrightlynch@legaleys.fsnet.co.uk

LEGAL AID FRANCHISE

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا
دورہ کایا ریجن

(ظفر اقبال ساھی۔مبلغ سلسلہ برکینافاسو)

برکینا فاسو کا پانچواں بڑا شہر کایا جس کی آبادی 34000 ہزار مرد وزن پر مشتمل ہے اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ برکینا فاسو کے دوران 31 مارچ بروز بدھ تشریف لائے۔

یہاں حکومت کی طرف سے جماعت کو 6375 مربع میٹر قطعہ زمین مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے دیا گیا ہے۔گزشتہ دوسال سے مشن قائم ہے الحمدللہ اب ایک مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے

حضور کی آمد کی خبر

دوسرے شہروں کی طرح کایا شہر میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کی خبر بڑی خوشی اور مسرت سے سنی گئی۔ جہاں جہاں بھی اور جس جس احمدی تک بھی یہ خبر پہنچی وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتا تھا۔ پیارے آقا کے دیدار کا سوچ کر ایک عجیب خوشی اور لذت تھی جو ہر کوئی محسوس کر رہا تھا۔ صدقہ جات اور خاص تضرع سے دعاؤں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔مساجد میں باقاعدگی سے تہجد کی نماز باجماعت شروع ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی خبر کئی دوستوں کو بذریعہ خواب پہلے سے اللہ تعالیٰ نے دے دی تھی۔

صدر جماعت احمدیہ کایا شہر کے بیٹے مکرم معاذ سواڈوگو صاحب نے دو سال قبل خواب میں دیکھا کہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمتہ اللہ تعالیٰ ڈوری کی طرف سے کایا میں داخل ہوئے ہیں اور اس نے یہ خواب خاکسار کو بھی بتائی۔

ڈوری شہر جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تشریف لے گئے تھے کایا سے 165 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور دارالحکومت سے ڈوری جاتے ہوئے کایا سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ حضور کے دورہ کا پروگرام اس طرح بنا کہ حضور ڈوری پہلے تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے کایا میں قیام نہیں ہوا بلکہ ڈوری سے واپسی پر حضور ڈوری روڈ سے کایا تشریف لائے۔

دوسری خواب مکرم لقمان احمد سواڈوگو نے ایک سال قبل دیکھی جو ان کے لئے قبولیت کا ذریعہ بنی انہوں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں جو کہ ڈوری روڈ کی طرف سے آتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں اور ان کو قبول کر لو اور وہ ان کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور وہ اس کو مشن ہاؤس لے کر آتے ہیں اس کے ذہن میں اس وقت شدت سے یہ احساس ہے کہ یہ خدا کا خلیفہ ہے جو اس کی راہنمائی کر رہا ہے۔

پھر اس طرح سارغو گاؤں کے ایک خادم نے تقریباً ایک سال کا عرصہ ہوا خاکسار سے یہ خواب بیان کیا کہ حضور کایا شہر میں تشریف لائے ہیں اور بہت بڑا مجمع ہے حضور خطاب فرما رہے ہیں لیکن خلیفہ رابع نہیں کوئی اور بزرگ ہیں اور اب انہوں نے بتایا کہ وہ خلیفۃ المسیح الخامس تھے۔یعنی ان کے ذہن میں یہ تھا کہ ہیں تو خلیفۃ المسیح لیکن خلیفہ رابع رحمہ اللہ نہیں تھے اس نوجوان نے بھی خواب کے ذریعہ بیعت کی اور بہت مخلص احمدی ہیں۔الحمدللہ علی ذلک

ایک نئی جماعت جس کو خلافت سے بے پناہ محبت ہے حضور کو اس سے قبل صرف MTA پر دیکھا اور سنا اب براہ راست آپ کا دیدار نصیب ہوا ان کا جذبہ دیکھنے کے لائق تھا۔ ہر کوئی یہی کہتا ہم بہت چھوٹے ہیں کس طرح حضور کا استقبال کریں۔ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

حضور انور کی آمد کی خبر سن کر ہر احمدی میں خدمت جماعت کا بھی ایک عجیب جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ حضور انور کی آمد کے موقع پر جلسہ گاہ کا م تمام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا جو کہ خدام نے نہایت محنت اور لگن سے کیا اور اس طرح تقریبا ایک ہزار پونڈ کی بچت کی گئی۔

انتظامیہ کا تعاون:

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے حکومت کے تمام افسران کے جماعت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں جب شہر کی اتھارٹیز کو حضور انور کی آمد کی اطلاع دی گئی تو وہ بے حد خوش تھے اور انہوں نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ ہائی کمشنر نے حضور کی آمد کے سلسلہ میں تین میٹنگز بلائیں جن میں ممبر نیشنل اسمبلی فوج کے ڈویژن کمانڈر پولیس کے ریجنل ڈائرکٹر شہر کے میئر خاکسار اور صدر جماعت کایا نے شرکت کی۔ ان میٹنگز میں خاص طور پر حضور انور کے کایا شہر قیام کے دوران سیکیورٹی کے نقطہ نظر سے جائزہ لیا گیا اور اس بارہ میں ایک پروگرام ترتیب دیا گیا جس میں یہ طے کیا گیا کہ ریجن کے 165 فوجی جوان اور 70 پولیس اہلکار شہر کے مختلف جگہوں پر حضور کی آمد کے موقع پر تعینات کئے جائیں گے جس رستہ سے حضور انور کا قافلہ گزرے گا وہ ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کر دیا جائے گا۔شہر کے میئر نے شہر کی تمام سڑکوں کی صفائی کی ذمہ داری لی اور اس طرح ہائی کمشنر نے تمام سرکاری افسران کو ایک سرکلر جاری کیا جس میں حضور انور کی آمد کا تمام پروگرام ان کو دیا گیا

علاقہ کے سب سے بڑے چیف کا تعاون

اس علاقہ کے سب سے بڑے چیف نابا کوانگا کا علاقہ میں بہت اثر اور رعب ہے ان کو بھی حضور انور کی آمد کے موقع پر دعوت دینے کا فیصلہ کیا گیا ان کے بارے میں عاملہ کایا شہر نے خاکسار کو بتایا کہ خدشہ ہے کہ وہ حضور انور کو ملنے نہ آئے کیونکہ روایتاً اگر کوئی اس کے شہر میں آئے تو وہ خود ملنے نہیں آتا بلکہ جو اس کے شہر میں آتا ہے وہ اس کو سلام کرنے آتا ہے۔ حتی کہ برکینا فاسو کے صدر مملکت بھی جب کایا آتے ہیں تو ہمیشہ پہلے اس کو ملنے جاتے ہیں چنانچہ خاکسار قائد ریجنل اور صدر صاحب کے ساتھ ان کو دعوت دینے گیا جب ہم وہاں گئے تو اس نے کہا کہ میں نے حضور کو MTA پر دیکھا ہے آپ بے فکر رہیں میں خود ان کے استقبال کے لئے آؤں گا چنانچہ حضور کی آمد کے موقع پر وہ اپنے نائب کے ساتھ حضور کے استقبال کے لئے آئے۔

حضور انور کی آمد

31 ؍مارچ 2004 کا دن کایا جماعت کی تاریخ میں سنگ میل کی حقیقت رکھتا ہے کایا شہر کے لوگوں کے لئے یہ دن برکتوں اور سعادتوں والا دن ہے۔ کہ خدا کے محبوب خلیفۃ المسیح کے مبارک قدموں کو اس زمین نے چھوا اور ہمیشہ کے لئے اس پر فخر کریگی۔

حضرت امیرالمومنین ٹھیک پونے تین بجے کایا شہر پہنچے۔ انتظار میں کھڑی پولیس اور فوج کی گاڑیوں نے حضور انور کے قافلہ کو اسکارٹ کیا آگے پولیس کی گاڑی تھی جس میں خود ریجنل ڈائریکٹر پولیس موجود تھے آخر پر فوج کی گاڑی تھی جس میں ریجنل کمانڈر خود موجود تھے جس رستہ سے حضور کے قافلہ نے گزرنا تھا وہ پہلے سے ہی ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔

حضور انور پہلے ہوٹل Kazande تشریف لے گئے جہاں پر شہر کی اہم شخصیات حضور کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا اور پھر چار بجے شام مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور ساتھ ہی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔مسجد کے سامنے وسیع میدان میں جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جہاں صبح سے ہی جلسہ جاری تھا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کے بعد دعا کروائی اس کے بعد حضور جلسہ گاہ کے سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعرہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی احباب حضور انور کی آمد کا صبح سے بڑی شدت سے انتظار کر رہے تھے۔اپنے آقا کو دیکھتے ہی شدت جذبات سے احباب جماعت کی محبتوں کے بند ٹوٹ گئے اپنے محسن کو ایک نظر دیکھنے کے لئے کچھ عجیب سماں بندھ گیا۔اور بعض تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

حضور کا خطاب کیا تھا،انسانیت کی محبت میں ڈوبے ہوئے دل کی آواز تھی جو ہر آن اپنے پیاروں کے لئے تڑپتا ہے اور ایک احمدی کی معمولی تکلیف کو بھی اپنے دل سے لگا لیتا ہے اور بے تاب ہو جاتا ہے۔

خطاب کے بعد حضور ہوٹل تشریف لائے اور عصرانہ میں شرکت کی جو جماعت احمدیہ کایا کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں دیا گیا۔عصرانہ کے آخر پر دعا سے قبل علاقہ کے سب سے بڑے چیف نابا نے حضور کی خدمت اقدس میں تحفہ روائتی تیر کمان پیش کیا تیر کمان پیش کرنے پر حضور نے از راہ تفنن فرمایا کہ یہ ہاتھی کے شکار کے لئے ہے تو چیف نے کہا نہیں حضور آپ کی حفاظت کے لئے ہے۔ دوسرا تحفہ اس نے ایک Hand bag پیارے آقا کی خدمت میں پیش کیا جس پر بڑی خوبصورتی سے حضور کا نام لکھا ہوا تھا۔تحفہ پیش کرتے ہوئے چیف نے کہا کہ یہ قرآن مجید اور دوسرے متبرک کاغذات رکھنے کے لئے ہے۔ جب حضور استعمال فرمائیں گے تو مجھے بھی ثواب ملے گا۔حضور نے تمام معززین شہر کو شرف مصافحہ بخشا اور آخر پر گروپ فوٹو اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

حضور انور کے اس دورہ نے بڑے گہرے اور زندگی بخش اثرات چھوڑے ہیں۔ جب حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے تو اس وقت شدید دھوپ تھی اور بہت سے لوگ پنڈال سے اٹھ کر سٹیج کے دائیں اور بائیں اکٹھے ہو گئے۔ان سے کہا گیا کہ جلسہ گاہ کے اندر چلے جائیں سخت دھوپ ہے،گرمی ہے۔تو لوگوں نے کہا کہ نہیں رہنے دیں ہم دھوپ برداشت کر لیں گے لیکن قریب سے ہمیں دیدار کرنے دیں۔

اسی طرح ایک 70 سالہ بزرگ کو خاکسار نے دیکھا کہ وہ بہت رو رہا ہے۔ آخر پر جب اس سے دریافت کیا گیا کہ کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ آج میں نے خدا کا محبوب آدمی دیکھ لیا ہے۔ میری زندگی کی تمام خواہشیں پوری ہو گئی ہیں۔ یہ تو خدا کا آدمی ہے۔

اسی طرح علاقہ کے سب سے بڑے چیف جن کے بارہ میں ہمیں خدشہ تھا کہ وہ شائد اپنی لوکل روایت کے تحت نہ آئیں وہ نہ صرف استقبال کے لئے آئے بلکہ صرف حضور کو دوبارہ دیکھنے کے لئے ہسپتال کی اختتامی تقریب میں 100 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے تشریف لائے۔

اس کے بعد 120 مختلف گاؤں کے چیفس کے سامنے انہوں نے اپنا فوٹو حضور کے ساتھ ایک اپنی روایتی میٹنگ میں دکھایا اور سب کو بتایا کہ ان کو ملنا کوئی معمولی بات نہیں یہ میرے لئے بے حد فخر ہے کہ میں ان سے ملا۔

حضور کی آمد نے ہماری زندگیوں کو جِلا بخشی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ پیارے آقا کی آمد نے ہر احمدی کی زندگی کو جلا بخشی ہے۔ پیارے آقا کی آمد سے نور اور رحمت کی بارشیں برسیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم وہ برکتیں سمیٹنے والے ہوں جو آسمان سے روحانی مائدہ کی صورت میں اتری ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

دورۂ بینن ـــــ ایک نظر میں

۴/اپریل ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

حضور انور کا طیارہ بنین (Benin) (بادشاہوں کی سرزمین) کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے قدم پہلی بار اس سرزمین پر پڑے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم امیر صاحب بنین، مجلس عاملہ کے ممبران، مبلغین کرام اور ڈاکٹر صاحبان نے حضور انور کو خوش آمدید کہا، صدر مملکت کی نمائندگی میں ایکٹنگ وزیر خارجہ نے حضور کا استقبال کیا۔

V I P لاؤنج کے قریب پورٹونووو PORTONOVO کے بادشاہ ONIKOYI نے حضور انور کا بڑی عقیدت سے استقبال کیا اور حضور کو ایک سکارف پہنایا جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد WECOME TO BENIN کے الفاظ درج تھے اس کے بعد ہمسایہ ملک نائیجر NIGER کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ سلطان آف آگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے آئے تھے۔

VIP لاؤنج میں پریس کے 22 نمائندوں نے حضور کا غیر رسمی انٹرویو کیا۔

حضور انور ائیر پورٹ سے 'پورٹو نووو' روانہ ہونے کے لئے باہر تشریف لائے تو بنین کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ احباب اس تاریخی موقع پر اتنے خوش تھے کہ اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہر کوئی اپنی خوش بختی اور سعادت پر نازاں و فرحاں تھا کہ اسے خلیفۃ المسیح کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

صدر مملکت کی طرف سے اس سفر کے لئے گاڑی مہیا کی گئی تھی اس کے علاوہ پولیس کا ایک دستہ اور فوج کا ایک خاص دستہ بنین کے سارے دورے کے دوران حضور کی خدمت کے لئے موجود رہا۔

مشن ہاؤس پہنچنے پر بھی احباب جماعت نے نعرۂ تکبیر اور خوش آمدید کے پر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ پورٹونووو شہر میں جماعت کا مرکزی دفتر ہے۔ اس شہر کی صفائی اور آرائش کا حکومت کی طرف سے انتظام کیا گیا تھا۔ لوائے احمدیت اور بنین کے جھنڈے سڑکوں پر لگائے گئے تھے۔ حکومت بنین نے وسیع پیمانہ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

۵/اپریل ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

نماز فجر کی ادائیگی اور دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور پورٹونووو' سے کلاوی CALAVI کے لئے روانہ ہوئے۔

مین روڈ سے مشن ہاؤس جانے والی سڑک پر حضور کی گاڑی پہنچی تو دورویہ کھڑے احباب نے نہایت جوش و خلوص سے استقبالیہ نعرے لگا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔ گاڑی سے اترنے پر ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں خوبصورت گلدستہ پیش کیا اور سب بچوں نے بیک زبان اردو میں بڑے پیارے انداز میں باآواز بلند کہا ''ہم پیارے حضور کو بنین کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں''

یہ فقرہ بار بار دہراتے ہوئے فرنچ زبان میں بھی استقبالیہ کلمات دہرائے۔

مشن ہاؤس واپس تشریف لائے اور مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز مکرم عبدالوحید صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور جرمنی سے آئے ہوئے واقف عارضی ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب سے ملاقات فرمائی اور احمدیہ ہسپتالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔

۶/اپریل ۲۰۰۴ء بروز منگل:

اجتماعی دعا کے بعد PORTONOVO سے PARAKOU کے لئے براستہ ALADA جو 80 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے روانگی ہوئی۔ آرمی کی دو گاڑیاں قافلہ کو اسکوڈ کر رہی تھیں۔ ان کے علاوہ OTONOU PORTONOVO اور CALAVI شہروں کے اسکاڈز بھی اپنی اپنی حدود میں ساتھ رہے اور جب ان کی حدود ختم ہوتیں تو بڑے احترام سے الوداعی سلام کرتے ہوئے اگلے شہر کی انتظامیہ کے سپرد کر دیتے۔ ALADA میں وہاں کے بادشاہ کے محل تک پہنچنے سے قبل سڑک کے دونوں طرف طلبہ نے بڑے سلیقہ و احترام سے حضور انور کا استقبال کیا۔

پیلس پہنچنے پر بادشاہ، ملکہ اور ان کے کارکنوں نے باہر آ کر حضور کا استقبال کیا۔ اس دوران عورتیں اور بچے اپنے روایتی نغمے گا کر حضور کی آمد پر اپنی خوشی کے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

حضور الاڈا سے DASSA تشریف لے گئے۔ کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت 41 گاؤں کے بادشاہوں، اماموں اور لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ بڑے والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا۔ یہاں بھی عورتوں اور بچوں نے اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے استقبالیہ نغمات گائے اور استقبالیہ نعرے لگائے۔

حضور انور DASSA سے PARAKOU جو دو سو کلومیٹر کے فاصلہ پر بنین کا تیسرا بڑا شہر ہے تشریف لے گئے۔ یہاں صوبہ B O R G O اور آلی بوری کے گورنر الحاج تونجو ذوالقرنین صاحب، میئر آف پیراکو، بنین کے تمام میئرز کے صدر جناب راشدی باداماسی نے شہر سے 5 میل باہر آ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہزاروں افراد نے پُر جوش استقبال کیا۔

قافلہ ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچا تھا لیکن استقبال کے لئے آنے والے بچے، جوان، بوڑھے، مرد و زن شدید گرمی کے باوجود بڑے اشتیاق سے انتظار کرتے رہے۔ گورنر اور میئر حضور انور کی آمد سے پون گھنٹہ قبل استقبال کرنے والے ہجوم میں شامل ہو گئے تھے۔ ریڈیو پیراکو اور ایک پرائیویٹ ریڈیو ARZEKE FM99 نے ان دونوں کے حضور کی آمد کے متعلق انٹرویو نشر کئے۔

۷/اپریل ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

حضور انور نے اپنی قیام گاہ MAJESTE HOTLE میں نماز کے لئے مخصوص جگہ پر فجر کی نماز پڑھائی۔

حضور انور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا۔ اس سکول میں مبلغ سلسلہ اصغر علی بھٹی صاحب کی بیگم صاحبہ دوسری خواتین اور بچیوں کو سلائی کڑھائی سکھاتی ہیں۔ اس سکول کا آغاز چار مشینوں سے کیا گیا تھا۔ حضور انور نے مزید دس مشینیں رکھنے کی ہدایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ملک کے شمالی حصہ میں ایسے دو سکول کھولے جائیں اور ان میں بھی دس دس مشینیں رکھی جائیں۔ حضور انور نے PARAKOU میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد بیت العافیہ کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور مسجد کے متعلق بعض امور دریافت فرمائے۔

اس شہر میں احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس ہسپتال کے لئے گورنمنٹ نے جماعت کو ایک وسیع رقبہ دیا ہے۔ حضور انور نے پہلی اینٹ اپنے دست مبارک سے رکھی اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے پھر محترم امیر صاحب بنین، ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب اور دوسرے عہدیداران نے باری باری اینٹ رکھنے کا شرف حاصل کیا۔

ڈیپارٹمنٹ ڈونگا کے ایک گاؤں ''سے میرے'' SEMERE سے 393 افراد اپنے امام، بادشاہ اور یونین کونسل کے دو افسران کے ساتھ 370 کلومیٹر فاصلہ سے آئے تھے۔ ان کی درخواست پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان لوگوں کی دستی بیعت لی۔ بیعت سے قبل حضور انور نے اس صوبہ کے مبلغ صاحب سے ان لوگوں کے رابطہ وغیرہ کی تفصیلات دریافت فرمائیں اور ان سے مستقل رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

پیراکو PARAKOU سے توئی TOUI کے لئے روانہ ہوئے۔ توئی 72 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ حضور انور کے روح پرور خطاب کے بعد مختلف دس گاؤں کے 882 افراد نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

PORTONOVO روانگی سے قبل حضور انور ن علاقہ کے میئر، کنگ آف ڈاسا، توئی کے بادشاہ اور آرمی کے ایک آفیسر کو الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں پہنائیں۔ راستہ میں حضور انور نے کچھ دیر ایک ہوٹل میں قیام فرمایا۔ نماز ظہر و عصر ادا کیں اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ بعدہ الحمد للہ بخیریت PORTONOVO واپس پہنچ گئے۔

۸/اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

بنین کے صدر مملکت سے ملاقات کے لئے 'پیراکو' سے 'کوتونو' تشریف لے گئے۔ ایوان صدر پہنچنے پر پروٹوکول افسروں نے حضور کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس کے بعد صدر مملکت سے ملاقات ہوئی جو پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ صدر مملکت نے حضور انور کی آمد پر خوشی اظہار کیا اور دورہ کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

صدر مملکت سے ملاقات وغیرہ کے بعد حضور انور 'احمدیہ ہسپتال کوتونو' کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس تین منزلہ عمارت کے ہسپتال کے متعلق حضور نے مختلف ضرری امور کے متعلق استفسار فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔

ہیومینٹی فرسٹ بنین کے بورڈ سے ملاقات فرمائی اور خدمت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے ہدایات دیں۔ حضور انور نے کمپیوٹر سنٹر کے متعلق بھی ہدایات سے نوازا اور مکمل جائزہ لینے کے بعد رپورٹ بھجوانے کی ہدایات فرمائی۔ کوتونو سے پورٹونو پہنچ کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۹/اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

پورٹونووو کی پہلی مسجد بیت التوحید میں نماز فجر پڑھائی۔ یہ مسجد احمدیہ مشن ہاؤس سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی مسجد میں حضور نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا جو ٹیلیفون لائن کے ذریعہ MTA پر براہ راست نشر کیا گیا۔

نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ مسجد کی بیرونی دیواروں پر ٹائلز لگانے کا پروگرام ہے اس کے متعلق حضور نے فرمایا 'اب اس کام کو بھی جلد مکمل کروائیں'۔

PORTONOVO کے ایک ابتدائی مخلص احمدی 'راجی' خاندان کے گھر تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا بھی وہاں تناول فرمایا۔

صدر نیشنل اسمبلی بنین سے ملاقات ہوئی۔ صدر صاحب نے حضور کا اپنے ملک میں بڑی خوش دلی سے استقبال کرتے ہوئے جماعتی خدمات کی بہت تعریف کی۔ اس ملاقات کے بعد پریس کے نمائندوں نے حضور کا انٹرویو لیا۔ حضور نے فرمایا ہماری سادہ ماحول میں عام دوستانہ باتیں ہوئیں اور انسانیت کی ترقی و بہبود پر گفتگو ہوئی ہے۔

حضور یونیورسٹی کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یونیورسٹی کے ڈائریکٹر اور وائس ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا اور حضور کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔

۱۰/اپریل ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے MTA سٹوڈیو بنین کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ اور ڈاکومینٹری پروگرام جن میں بنین کلچر بھی نظر آئے تیار کر کے بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سے الگ الگ میٹنگ ہوئی۔ حضور نے دونوں تنظیموں کے کاموں کا جائزہ لیا اور مفید ہدایات سے نوازا اور فرمایا ''دستور اساسی کے مطابق عہدے بنا کر کام کریں اور ہر ماہ مجھے رپورٹس بھجوائیں۔''

حضور انور MARINA HOTEL میں ایک عشائیہ میں شامل ہوئے۔ اس تقریب میں پریذیڈنٹ آف بنین اور ان کی بیگم، میئر ایسوسی ایشن آف بنین کے صدر، ڈائریکٹر ملٹری کیبنٹ، ایئر فورس کے جنرل، پریذیڈنٹ بنین کے ٹیکنیکل ایڈوائزر، وائس ڈائریکٹر جنرل آرمی، پریذیڈینسی کی سیکیورٹی کے ہیڈ، سپریم کورٹ کے جج اور بہت سے اور معززین شامل ہوئے۔ میئرز ایسوسی ایشن کے صدر نے حضور کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: 'جب حضور بورکینا فاسو میں تھے تو وہاں کے میئر نے مجھے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہمارے ملک میں آئے ہوئے ہیں اور ہم نے اس اس طرح ان کا استقبال و اعزاز کیا جس پر میں نے اسے جواب دیا کہ جب وہ ہمارے ملک میں آئیں گے تو دیکھنا ہم کس شان سے ان کا استقبال کرتے ہیں۔ میئر مذکور 450 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور کی ملاقات کے لئے آئے تھے اور شہر سے پانچ کلومیٹر باہر جا کر حضور کا استقبال کیا۔

PArakou ہسپتال کے لئے چھ ہزار مربع میٹرز مین ملی تھی۔ میئر صاحب موصوف نے جماعتکی شاندار خدمات کے اعتراف کے طور پر 20 ہزار مربع میٹر اور زمین دینے کا اعلان کیا۔

تقریب کے آخر پر حضور نے دعا کروائی اور پورٹو نووو واپس تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁

یہ محبتوں کے نصیب ہیں

(ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ بینن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ بنین جہاں اس ملک کی تاریخ میں انتہائی انمول لمحات رقم کر گیا ہے وہاں اس ملک کے لوگوں کے دلوں پر بھی محبت وشفقت کے ایسے انمٹ نقوش ثبت کر گیا ہے جو ان کے لئے نسلاً بعد نسلٍ تقویت ایمان کا موجب بنتے رہیں گے۔ ذیل میں چند ایک واقعات ھدیۂ قارئین ہیں جن سے حضور انور ایدہ اللہ کی اپنے خدام سے شفقت ومحبت اور دلجوئی وذرہ نوازی نمایاں ہے۔

☆ 14/ اپریل 2004ء کو بعد از نماز مغرب حضور انور کا بنین میں ورود مسعود ہوا۔ صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد واپسی پر بنین کے ڈیوٹی والے خدام کو دیکھ کر استفسار فرمایا کہ یہ رات ڈیوٹی پر تھے۔ انہیں کچھ کھلاتے پلاتے بھی ہیں کہ نہیں؟ اور فرمایا کہ انہیں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چائے وغیرہ دیتے رہا کریں۔

☆ حضور انور کھانا تناول فرمانے کے بعد جب بھی سفر شروع فرماتے یا اگر کسی جگہ دعوت کا انتظام ہوتا تو اکثر استفسار فرمالیتے کہ ہمارے ساتھ جتنے ڈرائیورز ہیں کیا انہوں نے کھانا کھالیا ہے یا ان کے کھانے کا کیا انتظام ہے؟ ہمیشہ اس بارہ میں تسلی کرنے اور توجہ دلانے کے بعد حضور سفر شروع فرماتے۔

حضور انور کے اس استفسار سے ایک ڈرائیور نے (جو حکومت نے حضور انور کے دورہ کے لئے پیش کیا تھا) بڑی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کا افسر بھی کمال ہے۔ ہمارے افسران نے تو کبھی بھی نہیں پوچھا کہ کس حال میں ہو جبکہ یہ چھوٹی چھوٹی بات کا خیال رکھتے ہیں۔

☆ اس عاجز کے ساتھ بھی دو مرتبہ ایسا ہی واقعہ پیش آیا کہ ایک مرتبہ سات اپریل کو جب صبح پاراکو سے واپس روانگی تھی اور مجھ پر جو ذمہ داری تھی کہ حضور انور کے قافلہ کے لئے گاڑیوں، سیکیورٹی اور سامان کا ہر سفر میں انتظام کرنا۔ تو میں صبح سے ہی اس کو سرانجام دینے کی کوشش میں تھا یہاں سے فارغ ہو کر ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں خاکسار نے ناشتہ کا ابھی پہلا نوالہ لیا ہی تھا کہ حضور انور سامنے سیڑھیوں سے جانے کے لئے تشریف لے آئے۔ میں نے گھڑی دیکھی تو روانگی کا وقت تھا۔ میں میز سے جلدی سے اٹھ کر چلنے لگا۔ اتنے میں حضور انور میرے قریب آچکے تھے۔ فرمایا آپ تسلّی سے ناشتہ کریں میں انتظار کرتا ہوں۔ عاجز نے عرض کیا کہ نہیں حضور، چلتے ہیں۔ فرمایا: نہیں، آپ تسلّی سے ناشتہ کرلیں۔ پھر حضور انور نے ہوٹل کے مینیجر کے ساتھ ادھر ہی کھڑے کھڑے گفتگو شروع کردی اور کوئی دس بارہ منٹ حضور محو گفتگو رہے۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ پیارے آقا نے یہ گفتگو جان کر شروع کی تھی تا یہ خاکسار ناشتہ کرسکے۔

☆ پھر اسی طرح 9/ اپریل 2004ء کو نماز جمعہ کے بعد بنین کے ابتدائی احمدی خاندان راجی فیملی کے گھر میں حضور انور کے ساتھ بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا تو کھانے کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد جلدی نکلنا ہے گاڑیاں تیار ہیں نا؟ چنانچہ مجھے انتظامات کے سلسلہ میں اجازت لے کر اٹھنا پڑا۔ چند منٹ کے بعد جب واپس آیا تو ایسا شفقت کا انداز تھا کہ بھولے بھی نہ بھلایا جاسکے۔ فرمایا "میں نے تمہارا کھانا بچالیا ہے یہ لوگ سمیٹنے لگے تھے۔" بہرحال آقا کے اس انداز محبت سے میرا دل بھر آیا۔ میں نے شکر ادا کیا اور وہ کھانا کھایا جو اس وقت مجھے ہر دوسری چیز سے عزیز تھا کیونکہ میرے آقا نے میرے لئے بچایا تھا۔

☆ امیر جماعت بنین محترم حافظ احسان سکندر صاحب حضور انور ایدہ اللہ کی گہری محبت اور شفقت کا واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ سات اپریل کو جب پاراکو سے توئی کے پروگرام کے لئے روانہ ہونے لگے تو دعا کی خاطر ذکر کیا کہ خاکسار کے بیٹے بلال احمد بعمر 10 سال کے پیٹ میں آج شدید درد اٹھا ہے (جو بعد میں اپنڈکس نکلا) تو حضور انور نے علم ہونے پر سفر شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ بچہ کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ حضور بس میں ہے۔ حضور انور اس تک خود تشریف لے گئے اور بس کے اندر داخل ہو کر اس کا حال دریافت فرمایا۔ بچہ تکلیف سے نڈھال ہوا جاتا تھا۔ حضور انور نے اسے پیار کیا اور اپنے دست مبارک سے اسکے منہ میں دوائی ڈالی سارے لوگ حیران تھے کہ کس قدر محبت اور پیار کا اظہار ہے۔ یقیناً

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

پھر یہیں بس نہیں بلکہ توئی کے نصف سفر کے بعد جب کچی اور خراب سڑک آئی اور ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ حضور انور نے قافلہ رکوا کر استفسار فرمایا کہ امیر صاحب کی فیملی کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ حضور بس میں فرمایا: "اتنی تکلیف اور اسے بس میں رکھا ہوا ہے۔ اسے قافلے کی گاڑیوں میں سے کسی گاڑی میں شفٹ کریں"۔ چنانچہ ایک گاڑی خالی کروا کے اسمیں انہیں بٹھا کر حسب ہدایت پورٹونووو ہسپتال کے لئے روانہ کیا گیا۔ مگر اس محبت و شفقت کے مینار وجود کو گویا سکون نہ تھا۔ دوران سفر جہاں قافلے کا قیام ہوا بچہ کی موجودہ صورتحال بذریعہ فون دریافت کروائی اور پھر PORTONOVO پہنچ کر ڈاکٹر تاثیر صاحب جو غانا کے ماہر سرجن ہیں اور حضور انور کے ہم زلف بھی ہیں قافلے میں شامل تھے ان کو آپریشن کے لئے مقرر فرمایا۔ نیز جتنے دن حضور انور بنین میں رہے جب بھی کسی نماز یا پروگرام کے لئے گھر سے نکلتے خاکسار کو دیکھتے ہی پہلے بچہ کی حالت کا دریافت فرماتے حتیٰ کہ بنین سے روانگی کے وقت نائیجیریا کے بارڈر پر جب خوب رش تھا اور عشّاق میں گھرے ہوئے تھے اور گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہونے لگے تو رش کی وجہ سے خاکسار تو کچھ دور تھا جبکہ مجھ سے نسبتاً قریب مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب تھے (جو کہ ان دنوں بنین میں وقف عارضی پر تشریف لائے ہوئے تھے) ان کو بلوایا اور ہدایت فرمائی کہ امیر صاحب کے بچہ کا خیال رکھیں اور دیکھتے رہیں۔ پھر نائیجیریا کے دورے کے دوران بھی اور بعد میں جب تک کہ مکمل شفایابی کی اطلاع نہ ملی فون کروا کے دریافت فرماتے رہے۔

اللہ اللہ ہمارا امام بھی کیا ہی مجسم شفقت ومحبت ہے کہ ہم باپ اور ماں بھی اتنے فکرمند نظر نہ تھے جتنے کہ حضور انور ایدہ اللہ ایک بچہ کے لئے فکرمند اور دعا گو تھے اور یقیناً یہ آپکی مشفقانہ دعائیں اور فکر ہی تھی جو اس کی جلد شفایابی کا موجب بنی۔

'اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا'۔

روشن کلام

(دورہ بنین (مغربی افریقہ) کے دوران حضور ایدہ اللہ کے خطابات وفرمودات میں سے بعض منتخب ارشادات)

(انتخاب و پیشکش: ناصر احمد محمود طاہر مبلغ بنین)

* "یادرکھیں مومن کا قدم ایک جگہ آکر ٹھہر نہیں جاتا بلکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے حکم کے مطابق آپ کو آگے بڑھنا چاہئے۔"

* "یہ بھی یادرکھیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔"

(5/ اپریل 2004ء Calavi کے پروگرام میں خطاب)

* "مساجد کی بنیاد اس لئے رکھی جاتی ہے کہ ایک خدا کو ماننے والے اکٹھے ہو کر اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں اور دنیا میں امن کا پیغام پہنچائیں۔"

(بر موقع سنگ بنیاد مسجد پورٹو نووو بنین 5/4/04)

* "مساجد کے فرش اچھے بنوایا کریں تا کہ صفائی کا خیال بھی رکھا جاسکے۔"

(بر موقع افتتاح مسجد بیت العافیۃ پاراکو 7/4/04)

* "یہی مومن کی شان ہے کہ دل کھلا ہونا چاہئے۔"

(کنگ آف آلاڈا سے گفتگو کے دوران فرمایا۔ 6/4/04)

* "نمازوں کی ادائیگی نہ صرف آپ نے خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی اسکی عادت ڈالنی ہے۔"

* "اگر کسی وقت، وقت پر نماز ادا نہ ہوسکے تو پریشانی ہونی چاہئے، توبہ واستغفار کرنا چاہئے کہ مجھ سے غفلت ہوگئی۔"

(پاراکو میں خطاب 6/4/04)

* "اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں، ہر قسم کی برائی کو اپنے اندر سے ختم کردیں اور اس کے ساتھ ہی محنت کی بہت زیادہ عادت ڈالیں۔"

* "پڑھنے والے بچے تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں اور کام کرنے والے لوگ اپنی اپنی فیلڈ میں سب سے آگے ہوں۔"

☆ تعلیم کے بغیر کوئی ترقی نہیں۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔ کوئی بچہ ایسا نہ ہو جو تعلیم سے محروم رہے۔" (PORONOVO میں خطاب مورخہ 5/4/04)

* "اپنی مالی مجبوریوں کی وجہ سے والدین بچوں کو پڑھائی سے نہ روکیں۔"

* "اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ساتھ احمدیت کا ایک طرہ امتیاز انسانیت کی خدمت بھی ہے۔"

* "آپ کے کام، آپکی مصروفیات یا آپ کے شغل، آپکی عبادت اور آپکی نمازوں میں روک نہ بنیں ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے جو خدا کو سخت ناپسند ہے۔"

* "میں عورتوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ......وہ بھی عبادت کی طرف توجہ دیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔"

* "میری آپ لوگوں سے یہی درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو ضائع نہ کریں، برباد نہ کریں۔ اگلی نسلوں کی اگر حفاظت نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کے حضور پوچھے جائیں گے کہ کیوں اپنی نسل کی حفاظت نہیں کی"۔

(توئی کے جلسہ میں خطاب۔ 7/4/04)

* "جماعت احمدیہ کا مقصد امن وآشتی کا پیغام پہنچانا ہی ہے یہی ہم پیغام دیتے ہیں۔" (پریس سے انٹرویو 8/4/04)

* "ہمارے مذہب کا بھی یہی مقصد ہے کہ انسانیت کو اکٹھا کریں اور ان سے محبت کریں۔" (صدر نیشنل اسمبلی بنین سے ملاقات کے دوران فرمایا۔ 9/4/04)

* "نہ ہم سیاسی لیڈر ہیں اور نہ ہی سیاسی باتیں کرتے ہیں۔ انسانیت کی ترقی اور تربیت کے لئے گفتگو ہوتی ہے۔"

(برموقع پریس انٹرویو بعد از ملاقات صدر نیشنل اسمبلی 9/4/04)

* "تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ تمہیں اپنے ملک کی خدمت کرنی ہے اور جہاں بھی پڑھیں اسبات کو مدنظر رکھیں کہ تم نے ملک کی خدمت کرنی ہے۔"

* "اگر آپ اپنے ملک کی ایمانداری، محنت اور اخلاص سے خدمت کریں گے تو اپنے ملک کو ترقی یافتہ ممالک میں لا کھڑا کریں گے۔" (ڈاکٹر عبدالسلام انسٹیٹیوٹ کے طلباء سے خطاب 9/4/04)

* "7 سال کے بچوں کو نماز پڑھنی شروع کردینی چاہئے اور عربی الفاظ سیکھنے چاہئیں۔"

* "جو نماز ہی نہیں پڑھتا وہ مسلمان ہی نہیں۔"

* "کلمہ طیّبہ کے بعد دوسری بڑی چیز نماز ہے۔"

* "بچوں سے کہیں کہ گھر جا کر اپنے ماں باپ کے پیچھے بھی پڑیں اور مربیوں کے پیچھے بھی پڑیں اور قرآن پڑھنا سیکھیں۔"

* "والدین بچوں کو نماز اور قرآن پڑھنا سیکھائیں۔"

(وقف نو کلاس بنین 10/4/04)

* "خطبات جمعہ، جماعت کے تعارف اور جماعت کے عناوین پر ہونے چاہئیں ......زیادہ زور یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کیا تعلیم دی ہے۔ اس پر ہوں"۔

لوکل معلمین کی ٹریننگ کے لئے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

* "چھوٹے چھوٹے سوال نامے ایک آدھ صفحہ کے بنائیں پھر انہیں دیں پھر اگلے دیں ......اب آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ جس مسیح نے اترنا تھا وہ اتر چکا اب خود ہی مسیحا بننا پڑے گا اپنے کاموں کے لئے۔" (برموقع میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ بنین 10/4/04)

* "عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ 40 سال سے اوپر کی عمر کا بیٹھ جاتا ہے۔ یہ احمدی کا کام نہیں ہے بلکہ احمدیوں میں 40 سال سے اوپر کا مزید Ative ہوجاتا ہے۔"

* "ہر جماعت کی تنظیم کا ایک براہ راست رابطہ خلیفہ کے ساتھ ہے اور بحیثیت ممبر جماعت، جماعتی تنظیم کے ساتھ بھی۔"

(بر موقع میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ بنین 10/4/04)

* "جوان آدمی کام کریں اور ملک میں انقلاب لے کر آئیں"

* "تم اور تمہاری سرگرمیاں تمہاری تنظیم خدام الاحمدیہ کے اندر رہ کر ہوتی ہیں۔"

* "ایک ذیلی تنظیم آپکی حد ہے اور دوسری جماعت، جماعت کے ممبر بھی ہیں۔"

* "اگر تمہارا خیال نہ قبول کیا جائے تو خاموش رہو اور اگر مفید ہو اور کوئی نہ مانے تو پھر مجھے لکھو۔"

(برموقع میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بنین۔ 10/4/04)

* "اچھا لیڈر وہی ہے جو اپنی سیکنڈ لائن تیار کررہا ہو۔"

(بر موقع میٹنگ مبلغین بنین۔ 11/4/04)

خاموش جذبات کا اظہار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بینن کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''تیسرا ملک بینن تھا جہاں ہم بائی ایئر گئے تھے چیفوں کے نمائندے اور حکومت کے نمائندے وزیر اور تھوڑی دیر بعد ان کے وزیر خارجہ بھی آ گئے انہوں نے کہا کہ میں میٹنگ میں کافی دور گیا ہوا تھا اور ٹریفک میں پھنس گیا (وہ ٹریفک کافی تنگ کرنے والا ہے، وزیروں کو بھی نہیں چھوڑتے) یہاں بھی ان کے کیپیٹل کوتونو وو میں بڑی خوبصورت نئی مسجد بنی ہے اس کا افتتاح ہوا اور گزشتہ جمعہ یہیں پڑھا گیا اور آپ نے سنا بھی۔ کوتونو وو کے قریب 35 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک جگہ ہے جہاں ان کا پہلے Capital ہوا کرتا تھا اب انہوں نے ادھر شفٹ کیا ہے۔ یہاں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا ہے پہلے مسجد چھوٹی سی ہے اب انشاء اللہ وسیع مسجد بنے گی۔ پاراکو یہاں کا دوسرا بڑا شہر ہے وہاں جاتے ہوئے راستے میں ایک جگہ الاڈا ہے وہاں کے چیف احمدی ہو چکے ہیں اور یہاں جلسہ پر آ بھی چکے ہیں (آپ ان کو پہچانتے بھی ہوں گے انہوں نے جھالروں والا تاج پہنا ہوتا تھا) انہوں نے وہاں بھی کافی لوگ اکٹھے کئے ہوئے تھے یہ لوگ عیسائی تھے، چیف بھی عیسائی تھے، چیف شروع میں بعض وجوہات کی وجہ سے احمدیت کو چھپاتے رہے لیکن اب وہ کھلم کھلا اظہار کرتے ہیں بلکہ وہاں مجمع میں اپنی تقریر میں بھی انہوں نے کہا کہ اگر اپنی دنیا و آخرت سنوارنی ہے اور نجات چاہتے ہو تو احمدیت کو قبول کرلو۔ یہی حقیقی اسلام ہے، عیسائی بھی اور مسلمان بھی، وہاں کافی اچھی Gathering تھی۔ اب بھی ان کو اس علاقے میں کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ثابت قدم بھی رکھے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ پاراکو جب ہم پہنچے ہیں تو وہاں کے میئر اور گورنر جو دو صوبوں کے گورنر ہیں دونوں مسلمان ہیں، شہر سے باہر شہر کے گیٹ پر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ باوجود اس کے کہ انہیں بھی وہاں ملاؤں نے کہا بعض مسلمان ملکوں سے بھی کافی مدد کی جاتی ہے اور زیادہ زور یہی ہوتا ہے کہ احمدیوں کے خلاف جو کر سکتے ہو کرو۔ انہوں نے میئر کو بہت کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں، ان سے نہ ملو۔ تو میئر نے اس کو کہا پھر تو میں ضرور جاؤں گا کہ دیکھوں مجھے پتہ تو لگے کہ کہتے کیا ہیں اور کرتے کیا ہیں۔ جب مجھے اس نے وہاں ایڈریس پیش کیا تو وہاں اس نے برملا یہ اظہار کیا کہ اصل مسلمانوں والے کام تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ پورے ملک کے ہاؤس آف میئرز کے صدر بھی ہیں۔ یہاں ہمارا انشاء اللہ نیا ہسپتال شروع ہونا ہے اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور بڑی اچھی جگہ پر یعنی مین روڈ کے اوپر اس شہر کے ساتھ 6 ایکڑ جگہ ہے جو جماعت نے لی تھی ہسپتال کے لئے، تو میئر نے ایک اور گیدرنگ میں یہ اعلان کیا کہ یہ جگہ تھوڑی ہے، پانچ ایکڑ میں اپنی طرف سے ہسپتال کے لئے اور دیتا ہوں۔ یہاں ایک جگہ سے امام اور چیف تقریباً 400 دوسرے افراد مرد و زن (70 کے قریب عورتیں اور باقی مرد) آئے ہوئے تھے اور بڑا دور کا سفر طے کر کے آئے تھے ان علاقوں میں بعض دفعہ بسیں نہیں چلتیں، ٹرک ہائر کر کے اس پر بیٹھ کر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے بیعت کرنی ہے، عرصہ سے ہم جماعت کو دیکھ رہے ہیں اور آج کے دن کا ہمیں انتظار تھا۔ میں نے وہاں امیر صاحب اور مبلغ صاحب سے پوچھا کہ آپ کے علم میں تھا کہ انہوں نے بیعت کرنی ہے انہوں نے کہا نہیں ہمیں تو صرف یہ علم تھا کہ آپ سے صرف ملاقات کے لئے آئے ہیں یا صرف دیکھنے آئے ہیں۔ میں نے ان امام اور چیف کو پوچھا (وہ اچھے پڑھے لکھے لگ رہے تھے) کہ تم جلدی تو نہیں کر رہے، تمہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر یقین ہے؟ امام، چیف اور دوسروں لوگوں نے کھل کے کہا کہ ہمیں پوری شرح صدر ہے۔ ہم پوری شرح صدر سے احمدیت قبول کر رہے ہیں بلکہ یہ بھی کہا کہ ہزاروں لوگ اور ایسے ہیں جن کی معین تعداد بعد میں پتہ لگ جائے گی انشاء اللہ جلسے پہ بتاؤں گا جنہوں نے کہا تھا ہماری نمائندگی کر دینا ہم بھی احمدیت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ پھر وہاں انہوں نے دستی بیعت کی تو اس لحاظ سے یہاں بھی دستی بیعت ہوئی اور ایک اچھی تعداد جماعت میں شامل ہوئی۔ پھر یہ کہ انہوں نے بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کیا اور سوائے اللہ کے اور کوئی دلوں میں پیدا نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو پیدا کرتی ہے۔ واپسی پر وہاں سے پھر ایک جگہ ہے جہاں تین چار ہزار کی Gathering تھی۔ رات کو بارش ہوگئی موسم خراب ہو گیا۔ کچھ غیر احمدیوں نے مولویوں نے کافی شور مچایا اور لوگوں کو ڈرایا کہ وہاں نہیں جانا، کچھ ٹرانسپورٹرز کو کہا، ٹرانسپورٹ مہیا نہیں ہو سکی اور ان کو پیسے دیئے کہ احمدیوں کے جلسے پہ نہیں جانا۔ ہم تمہیں خرچ دیتے ہیں اس مخالفت کے باوجود تین چار ہزار کی یہاں حاضری تھی لوگ اکٹھے ہو گئے احمدی تھے۔ یہاں بھی میئر نے کھڑے ہو کر کھلے عام اعلان کیا کہ میں احمدی ہوتا ہوں اور آج بیعت میں شامل ہوتا ہوں مجھے پورا یقین ہے کہ احمدیت سچی ہے۔ اور تقریباً اس کے علاوہ ہزار کے قریب اور لوگوں نے بھی بیعت کی اور اعلان کیا کہ ہم پوری شرح صدر کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اندازے کے مطابق ہزاروں میں دورے کے دوران لوگ احمدیت میں شامل ہوئے ہمارے ساتھ مستقل یہاں اخباری نمائندے اور ریڈیو ٹیلیویژن کے نمائندے پھرتے رہے ان میں سے بھی ایک مرد نے تو بیعت کر لی اور ایک عورت نے یہ اظہار کیا کہ میں بہت قریب ہو گئی ہوں اور عنقریب بیعت کرلوں گی کیونکہ اگر کوئی میرا مذہب ہے تو وہ احمدیت ہی ہے۔ یہاں بھی جذبات کا اظہار بہت ہے گو تھوڑی سی خاموشی ہے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا طریق کار ہوتا ہے طبیعت ہوتی ہے۔ یہاں اس طرح نعرے تو نہیں لیکن بے تحاشا خاموش جذبات کا اظہار تھا۔ آتے ہوئے جس طرح چہروں پہ اداسیاں اور بعض لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس سے نظر آتا تھا کہ کافی جذباتی کیفیت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء)

بینن کے اخبارات میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دَورہ کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بینن کو اخبارات میں وسیع کوریج ملی۔ اکثر اخبارات نے دورہ کے مختلف مراحل کی تصاویر بھی شائع کیں اور بہت عمدہ رنگ میں ذکر کیا۔ بعض اخبارات نے پورے پورے صفحہ پر باتصویر رپورٹنگ کی۔ ذیل میں صرف چند ایک اخبارات میں شائع شدہ خبروں کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

❁......اخبار Information اپنی یکم اپریل ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں صفحہ نمبر 11 پر لکھتا ہے:

بھائی چارے کا ایک نادر موقع

خلیفۃ المسیح کے دورۂ بینن کے ضمن میں امیر جماعت احمدیہ حافظ احسان سکندر کی پریس کانفرنس۔

''اس بات میں کوئی شک نہیں رہ گیا کہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اگلی اتوار کو بینن میں جلوہ افروز ہوں گے۔ بورکینا فاسو سے آتے ہوئے آپ کا بینن کی سرزمین پر پہلا قدم ہوگا۔ اور اس طرح آپ جیسی انتہائی اہم شخصیت جو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی قیادت کر رہی ہے کا 4 سے 11 اپریل تک بینن میں ورود مسعود ہوگا۔

آپ کا یہ دورہ دنیا کی 178 ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ عالمگیر میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس کی مساعی سے باخبر رہنے کی ایک کڑی ہوگی۔ اور بینن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام اور دورہ انتہائی اہم ہے کیونکہ گزشتہ 35 سالوں سے جب سے کہ جماعت احمدیہ بنین کا پودا لگا ہے کسی خلیفۂ وقت کا یہ پہلا دورہ ہے۔ اور اسی طرح اس کی اہمیت اس حوالہ سے بھی کہ جو جماعت احمدیہ نے بینن میں اس کی عوام کی خدمات کی ہیں بہت زیادہ ہے۔

اپنے حالیہ دورہ کے دوران خلیفۂ وقت کئی اہم مواقع کی صدارت فرماویں گے۔ اپنی آمد کے اگلے دن ہی آپ پورتونو میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اور اگلے پروگراموں میں کئی گاؤں اور شہروں مثلاً الاڈا، کلاوی، ساوے، توئی اور پاراکو جیسے بڑے شہروں کا دورہ کریں گے۔ جہاں آپ انسانیت کی خدمت کے لئے کئی اہم اعلان کریں گے۔ آپ کے دورہ کی اہم مصروفیات میں بینن کے صدر مملکت اور صدر نیشنل اسمبلی سے ملاقاتیں بھی ہیں۔ اسی طرح MTA سٹوڈیو کا افتتاح، میڈیکل سنٹرز کا دورہ اور پریس کانفرنس وغیرہ بھی آپ کے پروگرام میں شامل ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر بینن کے حکام اس پروگرام میں جو انتہائی موزوں تشکیل دیا گیا ہے اپنی دلچسپی کو ظاہر کریں تو یہ بینن کے لئے اور اس کے عوام کے لئے انتہائی فائدہ مند اور برکتوں کا موجب ہے۔

مندرجہ بالا مضمون پر مشتمل خبریں کئی اخبارات نے شائع کی ہیں۔

❁......اخبار L'Action اپنی 5/اپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا ائرپورٹ پر شاندار استقبال

حضرت مرزا مسرور احمد کا کل رات بینن میں ورود مسعود

کل رات 7:26 بجے وہ جہاز جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو بینن لے کر آیا بینن کے ائرپورٹ پر اترا تو ائرپورٹ کی معمولی کارروائی کے بعد آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جس میں حکومت بینن اور جماعت احمدیہ بینن کی اہم شخصیات اور ممبران شامل تھے۔ حکومت کی طرف سے سپریم کورٹ کے جج اور وزیر Relation Avee les Institution، جمہوریہ نائیجر کے سلطان آف آگادیس، یوربا اقوام کے بادشاہ آنجناب اونی کوئی اور جماعت احمدیہ کے امیر حافظ احسان سکندر صاحب شامل تھے۔ ان کے علاوہ مرکزی و لوکل مبلغین اور دیگر احباب جماعت بھی استقبال میں شامل تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہ دورہ اور بینن میں آمد اس دورہ مغربی افریقہ کا حصہ ہے جس میں آپ یہاں جماعت کی مساعی کو دیکھیں گے۔ اور کئی کاموں کو رنگ و مذہب و جنس سے بالاتر ہو کر جاری کریں گے جو بینن کے عوام کے لئے انتہائی اچھی زندگی کی ضامن ہوں گے۔

وزیر جناب Alain Adihou نے جو حکومت بینن کے نمائندہ کے طور پر آئے ہوئے تھے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا یہ دورہ بینن کے عوام کے لئے اور بینن کے لئے بے شمار فوائد اور برکتوں کا موجب ہوگا۔ اور مزید برآں کہ آپ کا یہ دورہ حکومت بینن اور جماعت احمدیہ بینن کے درمیان خوشگوار ماحول میں تعلقات میں مضبوطی کا موجب ہوگا۔

❁......اخبار Nokuo نے اپنی 6 اپریل کی اشاعت میں حضور کے دورہ آمد و استقبال اور پورتونو وو مسجد کے سنگ بنیاد کی تصاویر پر مشتمل ایک صفحہ شائع کیا اور سنگ بنیاد کے متعلق لکھا کہ:

''کل ہونے والی تقریب میں جو انتہائی سادہ اور پروقار تھی مسجد احمدیہ پورتونو وو کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اور احمدی احباب بینن اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ کے نام کو بلند کرنے کے لئے انہیں نماز کی ایک جگہ میسر آ گئی ہے......''۔

❁......اخبار L'Action اپنی 6 اپریل ۲۰۰۴ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح کا پورتونو وو میں مسجد کا سنگ بنیاد

حضرت خلیفۃ المسیح نے جب سنگ بنیاد کے لئے سیمنٹ اور اینٹ لگائی تو آپ نے فرمایا:

’’امن وسلامتی کی روح کو اجاگر کرنے کے لئے یہاں پر ایک مسجد کی تعمیر کی جائے گی‘‘۔

کل ہونے والی اس تقریب میں پورتونوو جماعت کے صدر یوسف محمود صاحب نے بینن کے عوام اور احمدی احباب اور خاص طور پر پورتونوو کی طرف سے اپنے امام کا ان انسانی فلاحی کاموں پر شکریہ ادا کیا جن میں پورتونوو کی مسجد کی اہم ضرورت کا پورا کرنا سرفہرست ہے۔یہ اہم تقریب کئی چیدہ شخصیات کی موجودگی میں انجام پذیر ہوئی جس میں یوربا اقوام کے بادشاہ اونی کوئی (Oni Koi) اور احمدیہ جماعت بینن کے امیر حافظ احسان سکندر صاحب اور ایڈجوائنٹ میئر پورتونوو M.Beinvenu راجی اور داؤدہ خاندان کے سرکردہ افراد اور دیگر سینکڑوں احمدی احباب شامل ہیں۔

❁......جن اخبارات میں حضور کے دورہ کے حوالہ سے خبریں شائع ہوئیں ان کی فہرست درج ذیل ہے:

	تاریخ	نام اخبار
1.	31-03-2004.	nformateur2.
2.	01-04-2004	Fraternite
3.	01-04-2004	L' Action
4.	01-04-2004	L'Essentiel
5.	01-04-2004	L' Evenement
6.	01-04-2004	Le Matin
7.	01-04-2004	Le Matinal
8.	01-04-2004	Le Progres
9.	01-04-2004	Le Republican
10.	01-04-2004	Le Telegramme
11.	01-04-2004	La Tribune de la Capitale
12.	02-04-2004	La Cite
13.	02-04-2004	Liberte
14.	02-04-2004	Le Pointe
15.	02-04-2004	Nokoue
16.	05-04-2004	L' Action
17.	05-04-2004	Nokoue
18.	06-04-2004	L' Action
19.	06-04-2004	Liberte
20.	06-04-2004	Nokoue
21.	08-04-2004	L' Action
22.	09-04-2004	La Tribune de la Capitale
23.	13-04-2004	L' Action
24.	05-05-2004	L' Action

❁❁❁❁❁

دورۂ نائیجیریا —— ایک نظر میں

۱۱/اپریل ۲۰۰۴ء بروز اتوار

☆......بینن سے نائیجیریا کے لئے روانگی سے قبل بینن، نائیجر، ٹوگو اور ساؤٹومے کے مبلغین کیساتھ میٹنگ۔نیز نائیجیریا کے لئے روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں ناریل کا ایک پودا لگایا۔

☆......سوا دس بجے احمدیہ مشن ہاؤس پورٹونووو (Portonovo) (بینن) سے نائیجیریا کے لئے روانگی ہوئی۔

☆......قافلہ کی روانگی جماعت احمدیہ نائیجیریا کی گاڑیوں میں ہوئی۔مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی قیادت میں ایک وفد پہلے سے پورٹونوو پہنچ چکا تھا۔

دس بج کر پینتالیس منٹ پر قافلہ بینن کے بارڈر Idiroko پہنچا۔بارڈر کے ایک طرف بینن کے احباب جماعت جن میں مرد وخواتین اور بچے شامل تھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے اور بارڈر کے دوسری طرف نائیجیریا جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے صبح سے ہی موجود تھی ۔

☆......ساڑھے گیارہ بجے حضور انور Owode جماعت پہنچے۔جہاں علاقہ کے تمام امام اور چیف اور ہزارہا احمدی احباب حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

☆......حضور انور نے Owode مسجد کا افتتاح فرمایا۔پھر قافلہ الارو کے لئے روانہ ہوا۔

☆......حضور نے الارو شہر کے Orete ایریا میں احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا اور مسجد کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

☆......مسجد کے سامنے الطاہر سیکنڈری سکول کی بنیاد بھی حضور انور نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔

☆...... جلسہ گاہ میں ۳۰ ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔

☆......حضور انور جامعہ احمدیہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

☆...... حافظ کلاس کے ہوسٹل کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی۔

☆...... قبرستان میں قطعہ موصیان میں بھی تشریف لے گئے۔

☆......حضور نے جلسہ میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔حضور نے فرمایا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضور اکرم ﷺ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا اور ہمیں امام الزمان علیہ السلام کی شناخت کی توفیق ملی جبکہ مختلف مذاہب کے لاکھوں پیروکار ابھی تک ایک ہادی کے منتظر ہیں۔ہر احمدی کو سوچنا چاہئے کہ بیعت کے بعد اس میں کیا تبدیلی آئی ہے۔اس سلسلہ میں پہلی بات خدا تعالیٰ کی شناخت، اس کی عبادت، اس کی تعلیمات کے مطابق پنج وقتہ نماز کا قیام ہے۔نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے وفاداری کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔اور کوئی بھی ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکے گا۔انشاء اللہ۔

☆......حضور نے فرمایا کہ امیر کی اطاعت ہر قسم کے حالات میں لازم ہے۔آپ نے فرمایا کہ محنت سے کام کریں اور اپنے منصوبہ جات سوچ سمجھ کر بنائیں اور پھر محنت سے ان پر عمل کریں۔امیر اکیلے کام نہیں کرسکتا۔ ہر عہدیدار کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنا چاہئے اور قوانین وضوابط کے مطابق کام کریں۔

☆......لجنہ اماء اللہ کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر انہوں نے اپنے مقام کو نہ پہچانا تو نئی نسل کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں۔اپنی اصلاح کریں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق نئی نسل کی تربیت کریں۔موجودہ معاشرے میں کئی اخلاقی خرابیاں ہیں۔اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو بھی بچائیں۔ایک حدیث مبارک کے مطابق جو عورت پنجگانہ نماز پر قائم ہو، رمضان میں روزے رکھے، اخلاقی برائیوں سے بچے، خاوند سے وفاداری کرے اسے جنّت کے دروازہ سے داخلہ کی بشارت ہے۔

☆......حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔معاشرے کے بُرے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں۔اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجنیئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہئے۔سخت محنت کی عادت ڈالیں۔سستیاں ترک کردیں، جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں کرسکے گا۔نظام جماعت سے وفادار رہیں، اپنے عہد کے مطابق، جان و مال اور وقت کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے اس ایک روزہ جلسہ کی کارروائی کو نشر کیا۔

☆......ناصرات نائیجیریا نے اردو نظم ’’بلبل کا بچہ کھاتا تھا کھچڑی، پیتا تھا پانی‘‘ بڑے پیارے انداز میں پڑھی۔

☆...... Ilaro سے Ojokoro کے لئے روانگی ہوئی۔اوجوکورو کا فاصلہ ۵۰ کلومیٹر ہے۔

☆......’اوجوکورو‘ میں جماعت کے کمپلیکس میں نوتعمیر شدہ ’’مسرور گیسٹ ہاؤس کمپلیکس‘‘ کا حضور انور نے افتتاح فرمایا۔

۱۲/اپریل بروز سوموار

☆...... احمدیہ ہسپتال اوجوکورو کا معائنہ۔

☆......احمدیہ مسجد اوجوکورو کا افتتاح۔

☆...... نیشنل مجلس عاملہ نائجیریا کے ساتھ میٹنگ۔

☆......لجنہ اماء اللہ نائجیریا کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ۔

☆......نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نائجیریا کے ساتھ میٹنگ۔

☆...... اوجوکورو سے اپاپا ہسپتال کے لئے روانگی۔

☆......’اوجوکورو‘ سے ’اپاپا‘ ہسپتال کے لئے روانگی ہوئی جہاں حضور انور نے احمدیہ ہسپتال کے نئے ونگ کا افتتاح فرمایا اور ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔

☆......رقیم پریس کا معائنہ۔

☆...... احمدیہ مسجد ’اوجوکورو‘ میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائجیریا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

☆......عشائیہ میں مبلغین کرام، نیشنل مجلس عاملہ، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور بعض دیگر جماعتی ممبران اور مہمانان کرام شامل ہوئے۔لیگوس میں ایرانی ایمبیسی کے کمرشل اتاشی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

۱۳/اپریل بروز منگل:

☆...... امیر صاحب اور نائب امراء جماعت نائجیریا کے ساتھ میٹنگ۔

☆......مبلغین نائجیریا کے ساتھ میٹنگ۔

☆......اوجوکورو مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

☆...... معلّمین کی میٹنگ مسجد احمدیہ اوجوکورو میں حضور انور کے ساتھ ہوئی۔

☆......فیملی ملاقات۔

☆...... رات گیارہ بج کر 35 منٹ پر نائیجیریا سے لندن کے لئے روانگی ہوئی۔جہاز کے روانہ ہونے تک احباب کثیر تعداد میں ائرپورٹ پر موجود رہے۔

☆...... ۱۴/اپریل بروز بدھ صبح پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ پر پہنچے۔

❁❁❁❁❁

M. S. DOUBLE GLAZINGLTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar
Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے

دورۂ نائیجیریا کے بعض ایمان افروز واقعات

(مکرم نسیم احمد بٹ صاحب ۔مبلغ سلسلہ نائجیریا)

نائیجیریا بھی مغربی افریقہ کے ان چار خوش نصیب ممالک میں سے ایک ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اپنے دور خلافت کے پہلے دورہ کے دوران ورود فرما ہوئے اور اپنی محبتوں اور شفقتوں اور خصوصی دعاؤں سے نوازا۔حضور انور کا نائجیریا میں قیام بہت ہی مختصر تھا مگر آپ نے یہاں قیام کے تین دنوں کی برکتیں ایک طویل زمانے پر محیط ہونے والی ہیں۔انشاءاللہ۔

حضور انور 11/اپریل 2004ء کو نائیجیریا کی سرزمین پر تشریف لائے ۔نائیجیریا جماعت نے اس غرض سے کہ زیادہ سے زیادہ احباب اپنے محبوب امام کی زیارت اور آپ کے فرمودات سے مستفید ہوسکیں۔ الارو میں ایک خصوصی جلسہ کا پروگرام بنایا ۔ اگرچہ جماعت نائیجیریا کا باقاعدہ جلسہ سالانہ کچھ عرصہ قبل منعقد ہو چکا تھا لیکن حضور انور کی آمد پر منعقد ہونے والے اس خاص جلسہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 30ہزار سے زائد مرد وخواتین نے شمولیت کی اور پیارے آقا کے دیدار اور آپ کے زندگی بخش خطاب سے اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔احباب جماعت کی مسرّت دیدنی تھی، ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ نائیجیریا کے دوران تین مساجد کا افتتاح فرمایا۔ اس کے علاوہ ہیڈ کوارٹر اوجوکورو میں ''مسرور گیسٹ ہاؤس کمپلیکس'' کا بھی افتتاح فرمایا۔اسی طرح اوجوکورو احمدیہ ہسپتال اور اپاپا ہسپتال کا دورہ بھی کیا ۔وہاں پر تفصیلی جائزہ لیا اور ڈاکٹر صاحبان کو ضروری ہدایات سے بھی نوازا اور جامعہ احمدیہ الارو میں مدرسۃ الحفظ کے ہوسٹل اور الارو میں ایک سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

پیارے آقا کے ساتھ مجلس عاملہ کے ممبران ، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ ، مربیان کرام اور معلمین کرام کی میٹنگز ہوئیں ۔اسی طرح رقیم پریس کا بھی حضور انور ایدہ اللہ نے دورہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

حضورا نور کے اس مختصر دورہ میں بعض فیملیز کو ذاتی ملاقات کا شرف بھی عطا ہوا۔دورہ کے دوران ایک عشائیہ کا پروگرام بھی ہوا جس میں غیر از جماعت معززین کے علاوہ ایرانی ایمبیسی کے کمرشل اتاشی نے بھی شرکت کی ۔پیارے آقا کے دورہ کے دوران جماعت کے ایمان و اخلاص اور خلافت سے وابستگی اور والہانہ عشق ومحبت کے حیرت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے جن سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔حضور انور کی بابرکت آمد پر ،حضور انور کے مختصر قیام اور بہت سی مصروفیات کے پیش نظر جلسے کا پروگرام صرف چند گھنٹے کا تھا لیکن ملک کے دور دراز کے علاقوں سے 30ہزار سے زائد احباب کی شرکت غیر معمولی بات تھی اور ان میں سے بعض ایک ہزار کلومیٹر سے زائد کا تکلیف دہ سفر طے کر کے آئے تھے ۔جلسہ کے دوران احباب کا نظم وضبط بھی مثالی تھا۔جلسہ کے بعد بھی احباب کثیر تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ کی نائیجیریا سے واپسی تک مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس میں دھونی رمائے بیٹھے رہے تا کہ حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے اور بار بار آپ کے رُخ انور کی زیارت کی سعادتیں حاصل کریں ۔خلافت کے یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی موقع بھی کھونا نہیں چاہتے تھے اور آپ کی بابرکت موجودگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔

حضور انور کے دورہ کے دوران ایک چھوٹا بچہ دانش احمد ندیم جس کی عمر پانچ سال ہے پیارے آقا سے ہاتھ ملانے اور انہیں چومنے کی شدید خواہش رکھتا تھا۔پیارے آقا جب نائیجیریا سے روانہ ہونے والے تھے،حضور انور گھر سے باہر تشریف لائے اور گاڑی کی طرف جا رہے تھے کہ سیکیورٹی کے انتظامات کو ڈاج دے کر، دوڑ کر اپنے پیارے امام کو چمٹ گیا۔حضور انور نے از راہ شفقت اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اُس نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور پھر اس کے دل کو قرار آیا۔

محترم ڈاکٹر مرزا طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو لکھتے ہیں کہ ایک احمدی خاتون نے حضور انور سے اپنی علالت کا ذکر کیا اور دعا کے ساتھ ہومیو پیتھک نسخہ تجویز

کرنے کی درخواست کی ۔حضور انور نے فرمایا کہ دعا تو میں کروں گا اور ہومیو پیتھک نسخہ تم احمدیہ ہسپتال سے حاصل کرلو۔یہ خاتون اس سے قبل بھی اس سلسلہ میں مجھ سے ہومیو پیتھک علاج کروا چکی تھی ۔خاکسار کے پاس آئیں اور حضورا نور کے ارشاد کے مطابق نسخہ طلب کیا ۔خاکسار کے پاس ان کی علامات کے مطابق تمام ادویات اس وقت موجود نہ تھیں لیکن جو دستیاب تھیں وہ ان کو دے دیں ۔چند دن کے بعد وہ خاتون دوبارہ تشریف لائیں اور کہا کہ اس مرتبہ تم نے جو دوا دی ہے اس سے بہت ہی افاقہ ہوا ہے ۔اس کے بعد سے اب تک وہ خاتون دوبارہ شکایت لے کر نہیں آئیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور انور کے ارشاد کے بعد نسخہ سے اس خاتون کا شفا پانا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی پُر تاثیر دعا ہی کا ثمر ہے ورنہ ہومیو پیتھک علاج تو وہ خاتون پہلے بھی کروا چکی تھیں۔

اسی طرح حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد ایک مقامی معلم عبدالرزّاق صاحب فخر و انبساط سے لبریز خاکسار کے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے بھی حضور انور سے ہاتھ ملایا ہے اور میں نے بھی۔آؤ اب ہم ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں تا کہ جو برکت تم نے حضور انور سے حاصل کی ہے اس سے مجھے بھی حصہ مل جائے اور جو برکت میں نے حاصل کی ہے اس سے آپ بھی فیض یاب ہوسکیں گویا نورٌ علیٰ نور ہو جائے ۔اس کے بعد اس نے انتہائی جوش سے خاکسار سے ہاتھ ملایا اور دیر تک ہم دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں کو دبا دبا کر ملتے رہے۔

ایرانی ایمبیسی لیگوس کے کمرشل اتاشی مکرم محمد بیعت صاحب نے حضور انور سے ملاقات کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کچھ یوں کیا۔انہوں نے کہا: ''میں نے حضور انور کو اپنے شفیق باپ کی طرح پایا۔میں نے انکی نصائح کو سنا۔بہت پُرکشش روحانی شخصیت ہیں۔حضور اور انکی جماعت میں اتنی طاقت ہے کہ وہ دنیا کو سچائی کی طرف کھینچ لائیں''۔

محترم Alhaji Salim wole Abloye.Deputy Director News Fedral Radio Corporation of Nigeria Traning School Lagos. تحریر فرماتے ہیں۔''میں نے حضور انور کو منکسر المزاجی کا پتلا پایا۔اس کے ساتھ ان کے مزاج میں ایک بشاشت پائی جاتی ہے ۔سب سے بڑھ کر وہ مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔میں نے محسوس کیا ہے کہ حضور انور اور ان کی جماعت کے افراد اشاعت اسلام میں واقعتاً مخلص ہیں۔حضور اس بات میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ کسی معاملہ پر اگر ان سے استفسار کیا جائے اور سر دست اس پر وہ اپنا کوئی فتویٰ نہ دے سکتے ہوں تو وہ اس امر کا برملا اظہار کر دیتے ہیں ۔اس کا تجربہ مجھے ایک معاملہ میں ہوا جس کے بارے میں میں نے ان کی رائے جاننا چاہی ۔کوئی ذاتی ماہرانہ رائے دینے کی بجائے ، جیسا کہ عموماً لوگ کرتے ہیں، خواہ انہیں علم ہو یا نہ ہو، حضور نے فرمایا کہ تم اس بارہ میں اگر مخلص ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگو ۔حضور انور کے اس جواب نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔اگر حضور چاہتے تو اس موقع پر کوئی بیان جاری کر کے نائیجیریا کے مسلمانوں کی ظاہری توجہ حاصل کر سکتے تھے۔مگر ان کے جواب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ کوئی سیاسی لیڈر نہیں بلکہ ایک روحانی شخصیت اور باخدا انسان ہیں ۔ان کے جواب سے میں اپنے آپ کو شکستہ محسوس کرتا ہوں اور اب واقعتاً خدا تعالیٰ سے رجوع کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں پاتا''۔

اسی طرح اوجوکورو (لیگوس) کے روایتی بادشاہ OBA RILWAN O TAIWO نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

''یہ میری انتہائی خوش قسمتی اور خوش بختی ہے کہ مجھے حضور انور سے بالمشافہ ملاقات کرنے حتیٰ کہ ان سے شرف مصافحہ حاصل کرنے کی بھی توفیق اور سعادت ملی ۔انہوں نے میرے اور میرے اہل خانہ کیلئے دعا کی جس کے ثمرات فوراً ہی ظاہر ہونے شروع ہو گئے ۔چنانچہ اگلی صبح ہی میرے ایک بیٹے نے مجھے ایک خوش کن خبر سنائی ۔حضور سے ملاقات کے بعد سے میں اپنے ہر معاملے میں ایک خدائی ہاتھ کارفرما دیکھتا چلا آ رہا ہوں ۔اور پھر اس وقت تو میری خوشیوں کا ٹھکانہ نہ رہا جب مجھے لندن سے حضور انور کی طرف سے میری دعائیہ درخواست کا تحریری جواب بھی موصول ہوا۔میری دعا ہے کہ انشاء اللہ میں ایک بار پھر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کروں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت ایسی نعمت عطا فرمائی ہے جسکی برکات سے ایک عالم فیضیاب ہے ۔سبھی کو یہ نعمت میسر کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو خلافت حقہ اسلامیہ سے دلی محبت اور خلوص اور وفا کے ساتھ وابستہ رکھے اور خلافت کی برکات سے ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہیں۔

❀❀❀❀❀

تشنہ روحوں نے بجھالی اپنی برسوں کی پیاس

اوجِ افریقہ پہ تارا جھلملایا پانچواں
عظمتِ اسلام کا یہ بن گیا روشن نشاں
انقلاب ، انقلاب ، انقلاب ، انقلاب

تپتے صحراؤں پہ برسی ہے گھٹائے پرسرُور
آ گیا ہے ریگزاروں پر بہاروں کا سماں
انقلاب ، انقلاب ، انقلاب ، انقلاب

مسکرایا ہے رخِ مسرور اس انداز سے
دیکھتے ہی دیکھتے اک کھل اٹھا ہے گلستاں
انقلاب ، انقلاب ، انقلاب ، انقلاب

تشنہ روحوں نے بجھا لی اپنی برسوں کی پیاس
عشق و مستی میں ہوئے مخمور سب پیرو جواں

اس کی باتیں خامشی بھی اور اس کے سب خطاب
پیش خیمہ ہے یہ اس کا آ رہا ہے انقلاب
انقلاب ، انقلاب ، انقلاب ، انقلاب

(مبارک احمد ظفرؔ)

یہ عالم شوق کا دیکھا نہ جائے

(ناصر احمد محمود طاہر۔مبلغ سلسلہ بینن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورہ بنین میں اپنوں اور پرایوں سب کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ساتھ محبت کے ایسے والہانہ مناظر سامنے آئے جن سے ایمان کو بہت تقویت نصیب ہوتی ہے۔

بینن کا ملک نومبایعین کی سرزمین ہے۔جس میں 95 فیصد نومبایع لوگ ہیں۔یہ سرزمین جس کی اکثر آبادی چندسال پہلے تک جنگلوں میں رہنے والی تھی اسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ بینن کی اطلاع ملی تو عوام وخواص نے اپنی اپنی توفیق اور استعداد کے مطابق تیاریاں شروع کردیں۔

جب بینن جماعت اوراس کے سپرد ممالک کو حضور انور کی آمد کی خبر دی گئی تو ہر ملک ہی حضور انور کے دیدار کے لئے اپنے اپنے پر تولنے لگا۔نائیجر اپنا وفد تیار کررہا تھا اور ٹوگو والے اپنا،سنٹرل افریقہ والے اپنے حالات کی وجہ سے نہ آسکنے پر پریشان تھے۔'گابون'اور'ساؤتومے'والوں کی نمائندگی میں وہاں کے مبلغ سلسلہ مکرم رشید احمد طیب صاحب لمبی مسافت کے بعد آئے۔

نائیجر کے بھی غربت کی وجہ سے مخصوص حالات ہیں اور بعض جگہوں پر تو ایسی غربت ہے کہ لوگوں کو ایک وقت کا کھانا بھی ملنا مشکل ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دو سال قبل محترم امیر صاحب بینن، نائیجر کے دورے پر گئے تو وہاں پر ایک جگہ انہوں نے مچھلی کھا کر اس کے کانٹے پھینکے ہی تھے کہ چند لوگ اس طرح جھپٹے کہ جیسے صدیوں کے بھوکے ہوں اور وہ کانٹے اٹھا کر چبا گئے۔بہرحال ایسے غربت کے حالات میں جہاں زندگی کا گزر بسر بھی انتہائی مشکل ہو،وہاں سے لوگوں کا آنا واقعۃً بڑی ہمت اور خلیفۃ المسیح سے ایک خاص محبت کو ظاہر کرتا ہے۔اس ملک سے دو وفد تیار ہوئے تھے۔ایک حضور انور کے دورہ بینن کے تیسرے دن 'پاراکو'(نارتھ آف بینن) کے پروگرام میں 51 افراد پر مشتمل وفد پہنچا تھا۔جبکہ دوسرا سلطان آف آگادیس، جو نائیجر کے بادشاہ ہیں، اپنے 11 رکنی وفد کے ساتھ 2500 کلومیٹر کا سفر کرکے حضور کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔اور پھر اس پاراکو والے پروگرام میں بھی شامل ہونے کا شرف پایا۔نائیجر کے یہ لوگ دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا مشکل اور تکلیف دہ سفر کرکے جب پہنچے تو رات ہو چکی تھی۔بعض نے تو نہایت ہی چھوٹے چھوٹے بچے اپنی گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔اور کسی نے اپنی کمر کے ساتھ باندھ رکھے تھے۔اور ایک ایسے ٹرک میں سفر کرکے آرہے تھے جس کی اپنی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔پھٹیاں ٹوٹی ہوئیں اور ہر وقت گرنے کا خطرہ۔مسلسل سفر اور موسم کی خرابی سے بچے ٹھٹھر رہے تھے کہ پہنچتے ہی انتظامیہ نے ان پر لحاف دئے اور جب کم پڑ گئے تو اپنے گھروں کی چادریں اتار کر انہیں لا کر دیں۔مگر وہ لوگ اس بات پر بڑے خوش تھے کہ آج ہم خلیفۃ المسیح کا دیدار کرلیں گے۔چنانچہ ان کی ملاقات حضور انور سے ہوئی اوران 62 افراد کی ملاقات میں ایک وہ خوش نصیب نائیجر کا پہلا احمدی بھی تھا، جس کا حضور کے ساتھ ملنے کے والہانہ انداز سے یوں لگتا تھا جیسے اس کی زندگی کی ساری امنگیں پوری ہوگئی ہوں۔وہ حضور انور سے لپٹ لپٹ کر روتا جاتا اور کہتا جاتا تھا کہ مَیں سوچا کرتا تھا کہ پتہ نہیں مَیں کسی خلیفۃ المسیح کو دیکھ بھی سکوں گا کہ نہیں۔مگر آج میرے رب نے مجھے یہ موقع عطا کردیا ہے کہ اپنی زندگی میں آپ سے مل رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے جب بینن کے صدر مملکت سے ملاقات کی تو وہ آپ کی روحانیت اور خداداد قابلیتوں کا اندازہ لگاتے ہی مصر ہو گیا کہ آپ ہمارے ملک میں ہی کیوں نہیں آجاتے اور یہاں ہی کیوں نہیں رہ جاتے۔مَیں آپ کو دعوت دیتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ بننے سے پہلے دعوت دیتے تو مَیں نے آجانا تھا اب میرے اوپر 175 ممالک کی ذمہ داری ہے۔پھر اس نے اصرار کیا کہ اگر سامان وغیرہ کا یا کسی چیز کا مسئلہ ہے تو لندن سے مَیں خود منگوا لیتا ہوں۔حضور انور نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا کہ یہ آپ کی محبت اور پیار ہے۔

اب کچھ ذکر''ٹوگو'' کا کرکے پھر بینن کا کروں گا جو مرکز جشنِ محبتِ خلافت بنا رہا۔

ٹوگو میں ہمارے مبلغین مکرم عبدالقدوس صاحب اور مکرم عرفان احمد ظفر صاحب نے دور دراز جماعتوں کے پہاڑی سفر کرکے 27 جماعتوں سے 68 افراد کا وفد تیار کیا جس میں بعض خواتین اور 70 سالہ معمر افراد بھی شامل تھے۔جو 750 کلومیٹر کا کٹھن اور تکلیف دہ سفر کرکے پہنچے تھے۔جہاں پہاڑی راستے بھی خراب اور ٹرانسپورٹ کا بھی براحال تھا۔مگر یہ لوگ خدا کے مامور کے خلیفہ کے دیدار کا شرف پانے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔وہ اپنی الگ ملاقات کے علاوہ دو دن اپنی ترسی نگاہوں سے حضور انور کو آتا جاتا دیکھ کر قلبی وروحانی تسکین پاتے رہے۔

حضور انور کے دورہ مبارک کی تیاریوں کے لئے احمدی بادشاہ کنگ آف پاراکو خود تو بیمار تھے۔انہوں نے اپنی جگہ کنگ آف کپکا کو ہدایات دیں کہ تمام بادشاہوں کو پابند کرے کہ وہ اپنے اپنے گاؤں میں حضور انور کی آمد کی خبر کو پورے جوش وجذبہ کے ساتھ پھیلائیں اور انتظامات میں شامل ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے جو 'توئی' میں پیش آیا۔جب محترم میجر محمود احمد صاحب سیکیورٹی انچارج لندن انتظامات کی چیکنگ کے سلسلہ میں حضور کی آمد سے قبل بینن میں آئے اور 'توئی' پہنچے تو اس ڈیپارٹمنٹ کے بادشاہ کنگ آف داسا بھی انتظامات کے سلسلہ میں حاضر تھے۔مکرم میجر صاحب جائے پروگرام پر پہنچ کر ہدایات دے رہے تھے اور سیکیورٹی کے متعلق بعض جگہوں سے متعلق اپنے خدشات ظاہر کررہے تھے تو پاس کھڑے کنگ آف داسا نے بڑے جوش اور ولولے سے میجر صاحب سے اس قسم کا اظہار کیا:

سر آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔حضور ہمارے لئے اپنے باپ کی جگہ ہیں اور کنگ آف داسا زندہ ہے اپنے باپ کی حفاظت کے لئے۔اور انشاءاللہ میرے علاقہ میں حضور انور کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہوگا۔اس کے ان الفاظ پر میجر صاحب نے خوشی اور مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔

حضور انور کے اس بابرکت اور تاریخ ساز دورے کی اطلاع اور پروگرام کے مطابق انتظامات کے سلسلہ میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کے بعض ممبران نے بھی بینن کے شمال وجنوب کے دورے کئے، جماعتوں کو تیار کیا۔ان اَن تھک کاوشوں میں بینن کے مبلغین کو کبھی نہیں بھلا یا جا سکتا جنہوں نے شب وروز ایک کرکے بچوں اور بڑوں سمیت ہر ایک کو خلافت کی برکات سے آگاہ کیا۔

ان قابل داد کاوشوں کے علاوہ مکرم امیر صاحب بینن حافظ احسان سکندر صاحب نے بھی خاکسار کو ساتھ لے کر پورے بینن کے تقریباً تمام ڈیپارٹمنٹس کا دورہ کیا۔اس دورے کے دوران بھی بہت سی ایسی باتیں مشاہدہ میں آئیں جنہیں یاد کرکے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔مثلاً پاراکو میں مکرم خالد محمود شاہد صاحب نے اپنی تمام جماعتوں کے معلمین اور صدران جماعت نیز معتبر احباب کو ایک جگہ اکٹھا کیا ہوا تھا۔امیر صاحب بینن نے ہدایات دیتے ہوئے ہر پہلو سے اچھا انتظام کرنے اور نظم وضبط دکھانے کی تلقین کی اور جب یہ کہا کہ ایسے اجتماعات میں بسا اوقات اِکّا دُکّا افراد کو خوراک یا کسی اور ضرورت کی چیز کی کمی بھی ہو جایا کرتی ہے تو ایسے مواقع پر ہم نے صبر دکھانا ہے۔یہ سننے کی دیر تھی کہ وہاں کے بعض نوجوانوں اور دوسرے احباب نے کہا: امیر! یہ کیا بات ہوئی۔بھلا ہم اپنے امام کے لئے یہ چھوٹی چھوٹی

باقی صفحہ نمبر ۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں

نائیجیریا کے لوگوں کا اخلاص اور خلافت سے تعلق اور محبت ناقابل بیان ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء میں نائیجیریا کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

نائیجیریا میں گو صرف دو دن پروگرام تھا بلکہ پہلے پروگرام نہیں تھا اور آخری وقت میں یہ بنا ہے۔میں نے بینن میں ایک اور بہت اچھی چیز دیکھی ہے۔وہاں لجنہ نے اپنی ایک خاص ٹیم تیار کی ہے جو ہر موقعے پہ ڈیوٹیاں دیتی ہے۔بڑی باپردہ، نقاب لے کے اور مستقل ڈیوٹیاں دیتے رہے ہیں۔ایم ٹی اے پر دکھایا گیا تو دیکھ بھی لیں۔نائیجیریا کا میں بتا رہا تھا کہ یہاں پروگرام پہلے نہیں تھا لیکن اتفاق سے اور مجبوری سے بن گیا۔کیونکہ اور کوئی فلائیٹ نہیں تھی اگر تھیں تو مہنگی تھیں۔وہاں جا کر یہ احساس ہوا کہ اگر یہاں نہ آتے تو غلط ہوتا۔کیونکہ باوجود اس کے کہ کچھ عرصہ پہلے ان کا جلسہ سالانہ ہو چکا تھا اور لوگ بڑی تعداد میں وہاں شامل ہو چکے تھے۔یہ خیال نہیں تھا کہ دور دراز سے لوگ آسکیں گے۔لیکن صرف دو گھنٹے اکٹھا ہونے کے لئے، مجھے ملنے کے لئے 30 ہزار سے زیادہ وہاں احمدی مرد وعورتیں جمع ہو چکے تھے اور ان کے اخلاص اور وفا کے جو نظارے میں نے دیکھے ہیں وہ ناقابل بیان ہیں۔بہرحال جو تین دن ہم وہاں رہے، تیسرے دن رات کو واپسی ہوگئی تھی جس میں امیر صاحب نے کافی بھرپور پروگرام بنائے جتنا زیادہ فائدہ اٹھا سکتے تھے اٹھایا اور مصروف رکھا۔نائیجیریا میں بھی تین مساجد کا افتتاح کیا گیا۔انہوں نے بڑی بڑی اور خوبصورت مساجد بنائی ہیں اس کے علاوہ مختلف عمارتوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھے گئے یہاں کے لوگوں کے اخلاص اور خلافت سے تعلق اور محبت ناقابل بیان ہے۔واپسی کے وقت دعا میں بعض خواتین اور لوگ اس طرح جذباتی تھے اور اس طرح تڑپ رہے تھے کہ یہ محبت صرف خدا ہی پیدا کرسکتا ہے۔اور خدا کی خاطر ہی ہو سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو ایمان یقین میں بڑھاتا چلا جائے بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کو اخلاص ووفا کے اعلیٰ معیار پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

ایم ٹی اے پر جواب تک دکھایا جا چکا ہے یہ اخلاص و وفا کے نظارے دنیا نے دیکھے ہیں اور ابھی بہت سے پروگراموں میں دیکھیں گے۔مولوی کہتے ہیں کہ ہم نے افریقہ کے فلاں ملک میں جماعت احمدیہ کے مشن بند کرادیے اور فلاں میں ہمارے سے وعدے ہو چکے ہیں۔اور یہ کردیا اور وہ کردیا ہے اب ان سے کوئی پوچھے یہ اخلاص ووفا اور نور سے پُر چہرے ایم ٹی اے میں دنیا نے دیکھ لئے اور وہاں جا کر ہم خود دیکھ آئے ہیں۔یہ کیا ہے سب کچھ؟ کیا یہ مشن بند کروانے کا نتیجہ ہے۔انہوں نے جو بھی اپنی بڑھیں مارنی تھیں مار لیں۔اور مار رہے ہیں۔یہ بھی ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتی ہیں۔یہ تو صرف چار ملکوں کے مختصر حالات ہیں جو میں نے بیان کئے اور ایم ٹی اے پر مولویوں نے بھی دیکھے ہوں گے۔اور شاید سن بھی رہے ہوں بعض سنتے بھی ہیں ان کو سننے کا شوق بھی ہوتا ہے۔مولویوں یا مخالفین کو اگر ذرا بھی شرم ہو تو سوچیں کہ یہ تو صرف چار ملکوں کا قصہ ہے دنیا کے پونے دوسو سے زائد ممالک اخلاص و وفا سے پر احمدیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔اگر ان کے نظارے دیکھیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا۔اس عرصے میں ان چار ملکوں میں 21 نئی مساجد کا افتتاح ہوا ہے اور دو تین کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور اس کے علاوہ کافی تعداد میں سکول، ہسپتال اور دوسری عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا یا افتتاح ہوا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

ماموریت کا تیرھواں سال ۱۹۰۴ء

روزنامہ "الفضل" ربوہ کی اشاعتوں ۱۲، ۱۴، اور ۱۵/ جنوری ۲۰۰۴ء میں شامل اشاعت ایک تفصیلی مضمون (مرتّبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب) میں ۱۹۰۴ء میں تاریخ احمدیت کے حوالہ سے اہم واقعات کو پیش کیا ہے۔

مقدمہ کرم دین:

مولوی کرم دین صاحب نے حضرت مسیح موعود کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ 19/ جنوری 1903ء کو اس مقدمہ میں ناکامی کے بعد انہوں نے 28 جنوری 1903ء کو جہلم عدالت میں دوسرا مقدمہ دائر کر دیا جو 29/ جون 1903ء کو منتقل ہوکر گورداسپور عدالت میں آگیا۔ 13/ جنوری 1904ء کی پیشی کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ 12/ جنوری 1904ء کو قادیان سے گورداسپور پہنچے۔ حضرت اقدسؑ کی طرف سے ایک تحریری بیان پیش کیا گیا۔ اگرچہ مجسٹریٹ لالہ چندولال نے زبانی تسلیم کیا تھا کہ تحریری بیان دیدیں۔ لیکن پھر انہوں نے اس کا شامل مسل ہونا نامنظور کر دیا۔ 14/ جنوری 1904ء کو حضور عدالت میں تشریف نہ لے جاسکے اور ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر آپ کو حاضری عدالت سے ایک ماہ کی اجازت ملی اور حضور واپس قادیان تشریف لے آئے۔

مجسٹریٹ چندولال کی مخالفانہ روش کی بناء پر 4/ فروری 1904ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع گورداسپور کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست کی گئی جو 12/ فروری 1904ء کو ردّ ہوگئی۔ چیف کورٹ سے بھی انتقال مقدمہ کی درخواست 22/ فروری 1904ء کو مسترد کردی گئی چنانچہ مقدمہ دوبارہ لالہ چندولال ہی کی عدالت میں زیر سماعت آگیا اور وہ کھلم کھلا دشمنی پر اتر آئے۔ وہ فی الحقیقت یہ منصوبہ کر چکے تھے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو خواہ ایک دن کے لئے ہی سہی، ضرور نظر بند کر دیا جائے۔ 14/ مارچ کو بھی مقدمہ کی پیشی تھی مگر 13/ مارچ 1904ء کو (کیپٹن پی ایس سی مور) سول سرجن گورداسپور، قادیان آئے اور حضورؑ کی عام حالتِ صحت کے لحاظ سے چھ ہفتہ تک سفر کرنے کے ناقابل ہونے کا سرٹیفکیٹ دیدیا۔ لالہ چندولال یہ سرٹیفکیٹ دیکھ کر بہت سٹپٹائے اور انہوں نے روایت سے ہٹ کر سول سرجن کو عدالت میں بلایا کہ وہ شہادت دیں کہ واقعی مرزا صاحب بیمار ہیں اور پھر مقدمہ کی تاریخ 10/ اپریل مقرر کردی۔

لالہ چندولال کا انجام

جب چندولال کے مظالم کا پیمانہ انتہا تک پہنچ گیا تو خدا کی غیرت جوش میں آئی اور حکومت نے اُس کی تنزّلی کرکے اُس کا تبادلہ بطور منصف ملتان کر دیا۔ یعنی وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے منصف بنادئے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد پنشن پاکر لدھیانہ آئے۔ یہاں ان کی حالت بہت خراب ہو گئی اور پھر دماغی خرابی میں مبتلا ہو کر کوچ کر گئے۔ لالہ چندو لال صاحب کی تنزلی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک دوہرا نشان تھا کیونکہ آپؑ نے اس کے متعلق پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ چنانچہ جب کسی نے حضورؑ سے عرض کیا کہ حضور چندولال کا ارادہ آپؑ کو قید کرنے کا ہے۔ آپؑ دری پر لیٹے ہوئے تھے، اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ میں تو چندولال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔

لالہ آتمارام کا انجام

مقدمہ کرم دین کی کارروائی اب لالہ آتمارام کی عدالت میں پھر سے شروع ہوئی اور 24 ستمبر کو ختم ہوئی اور آئندہ تاریخ یکم اکتوبر مقرر ہوئی۔ یکم اکتوبر 1904ء کو چونکہ عام خبر تھی کہ مقدمہ کرم دین کا فیصلہ سنایا جائے گا اس لئے کچہری کے احاطہ میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ لیکن مجسٹریٹ لالہ آتمارام نے فیصلہ 8/ اکتوبر 1904ء کو سنایا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو پانچ سو روپیہ اور حکیم فضل الدین صاحب کو دوسو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی چھ چھ ماہ قید کی سزا دی۔ فیصلہ کے وقت عدالت کے اردگرد سپاہی کھڑے تھے جو کسی کو اندر نہیں جانے دیتے تھے۔ یہ ہفتہ کا دن تھا اور یہ دن مجسٹریٹ نے اس منصوبہ کے تحت مقرر کیا تھا کہ اگلے دن تعطیل تھی عدالت ختم ہونے سے چند منٹ پہلے فیصلہ سنانے کی صورت میں جرمانہ کی فوری ادائیگی نہ ہوسکے گی اور آپؑ کو کم از کم دو روز کے لئے جیل میں رکھا جاسکے گا۔ لیکن خداتعالیٰ نے حضورؑ کے کئی خدام کے دل پہلے ہی یہ تحریک کی کہ وہ روپے ساتھ لے جائیں بلکہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ نے تو احتیاطاً نوسو روپیہ فیصلہ سے ایک روز پیشتر ہی بھجوادیا۔ چنانچہ جونہی فیصلہ سنایا گیا، جرمانہ کی رقم ادا کردی گئی اور لالہ آتمارام کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔

لیکن لالہ آتمارام بھی قہرالٰہی کی زد سے نہ بچ سکے۔ دورانِ مقدمہ ہی اُن کے دو لڑکے حضورؑ کی پیشگوئی کہ آتمارام اپنی اولاد کے ماتم میں مبتلا ہوں گے، کے مطابق بیس پچیس دن کے مختصر سے وقفہ میں مرگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا بیان ہے کہ ایک بار آتمارام لدھیانہ کے سٹیشن پر مجھے ملا اور بڑے الحاح سے کہنے لگا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کی توفیق دے۔ مجھ سے بڑی بڑی غلطیاں ہوئی ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں۔

بعدازاں ڈویژنل جج امرتسر کی عدالت میں آتمارام کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی گئی۔ اور 7 جنوری 1905ء حضرت اقدسؑ کو ہر الزام سے بری کرکے جرمانہ کی رقم واپس کردی گئی۔

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

1894ء کی چین اور جاپان کے درمیان جنگ کے بعد روس، جرمنی اور فرانس کی مداخلت نے جاپان کو کوریا پر قبضہ جمانے سے محروم کردیا تھا۔ روس، مانچوریا اور جزیرہ لیاؤٹونگ پر قبضہ جمالینے کے بعد کوریا میں بھی نفوذ حاصل کرنے کا متمنی تھا۔ جاپان کوریا کے بدلے مانچوریا پر روس کا حق ماننے تیار تھا۔ مگر روس نے یہ بات نہ مانی اس لئے جاپان کے شہنشاہ میکاڈو نے 6 فروری 1904ء کو روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ابھی یہ لڑائی شروع ہی ہوئی تھی کہ حضرت اقدسؑ کو 29/ اپریل کو الہام ہوا: "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔ اس کے بعد روس کو پے درپے شکستیں ہوئیں اور جاپان کا کوریا پر مکمل قبضہ ہو گیا اور جاپان دنیا میں "مشرقی طاقت" شمار ہونے لگا۔ روس کو بالآخر ہار ماننی پڑی اور امریکہ کی مداخلت سے 1905ء میں روس اور جاپان کے درمیان معاہدہ طے ہوا جس کی رو سے روس نے لیاؤٹونگ کا علاقہ بھی جاپان کو دیدیا اور کوریا پر جاپان کی سیادت کا مکمل حق تسلیم کرلیا۔

دخت کرام

حضرت مسیح موعودؑ کو مئی 1904ء میں الہام ہوا "دخت کرام"۔ اس الٰہی بشارت کے مطابق 25 جون 1904ء کو صاحبزادی سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ پیدا ہوئیں۔ "حقیقۃ الوحی" میں حضور نے ان کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا ہے۔

حضورؑ کا سفر لاہور

حضرت اقدسؑ نے 20/ اگست 1904ء کو سفر لاہور اختیار فرمایا اور یہاں چار لیکچرز ارشاد فرمائے۔ پہلا لیکچر 21/ اگست 1904ء کو ہوا۔ دوسرا لیکچر 28/ اگست 1904ء کو دیا۔ ڈیڑھ ہزار سے زیادہ افراد اس خطاب سے مستفید ہوئے۔ 2 ستمبر کو حضور نے ایک پر معارف اور زور دار تقریر فرمائی۔ حضورؑ کا چوتھا عظیم الشان لیکچر 3/ ستمبر کو "اس ملک کے موجودہ مذاہب اور اسلام" کے موضوع پر ہوا۔ یہ لیکچر دربار داتا گنج بخش کے عقب کے منڈوہ میلارام میں ہوا۔ اس لیکچر کے لئے احباب لاہور نے پہلے سے اشتہار دیا تھا اور اس کا بہت چرچا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے لیکچر پڑھا۔ اور تین گھنٹے میں ختم ہوا یہ لیکچر لاہور کے نام سے موسوم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود جن دنوں لاہور تشریف لائے۔

لاہور میں ایک بہائی مبلغ میرزا محمود زرقانی بھی آئے ہوئے تھے۔ پہلے تو خاموش رہے مگر جب حضورؑ کی روانگی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بہاء اللہ کو مدعی مسیحیت کے طور پر پیش کرکے حضورؑ کو دعوت مباحثہ دیدی۔ اس دعوت کا علم حضور کو 2 ستمبر کو ہوا۔ اگلے دن 2 ستمبر کو حضور کا پبلک لیکچر پہلے ہی مقرر تھا اور 4 ستمبر کو گورداسپور کی عدالت میں آپ کی پیشی تھی۔ چنانچہ حضورؑ نے حق وباطل میں امتیاز کے لئے یہ آسان طریق ان کے سامنے رکھا کہ 3 ستمبر کو جلسہ میں میرا جو مضمون پڑھا جائے گا آپ اُس کا جواب شائع کرادیں اور پھر خود پبلک دونوں مضامین پڑھ کر فیصلہ کرلے گی کہ کس شخص کا مضمون سچائی پر مبنی ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے دوسرے روز جو معرکۃ الآراء لیکچر دیا اس میں اسلام کی حقانیت اور اپنے دعویٰ کی سچائی پر ایسے زبردست نکات سامنے رکھ دیئے کہ بہائی دنیا اور دیگر مذاہب آج تک اس کا جواب لانے سے قاصر ہیں۔

لاہور میں قیام کے دوران ایک سبز پوش فقیر نے اصرار کیا کہ آپ مجھے لکھدیں۔ کہ جو کچھ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے حضورؑ نے فرمایا ایک ہفتہ بعد آؤ ہم لکھدیں گے جب ایک ہفتہ کے بعد وہ آیا۔ تو حضورؑ نے یہ الفاظ لکھ کر اور اپنی مہر لگاکر اسے دیئے۔ کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا جو اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے۔ یا جو میں الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ وہ سب صحیح ہے سچ ہے اور درست ہے۔

حضورؑ 4 ستمبر کو لاہور سے روانہ ہو کر گورداسپور تشریف لے گئے۔

سفر سیالکوٹ

1904ء میں قیام لاہور کے دوران جماعت سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعودؑ سے سیالکوٹ تشریف لے جانے کیلئے عرض کیا۔ حضورؑ نے یہ درخواست منظور فرمالی اور 27/ اکتوبر 1904ء کو قادیان سے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حضور صبح 4 بجے قادیان سے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے بٹالہ پہنچے۔ بٹالہ سٹیشن سے سیالکوٹ تک ایک سیکنڈ کلاس اور ایک تھرڈ کلاس ڈبہ ریزرو کرایا گیا تھا۔ گیارہ بجے امرتسر پہنچے۔ اس مقام پر چند دوستوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔ جماعت امرتسر نے حضور اور حضور کے خدام لئے گاڑی میں ہی کھانا پیش کیا۔ پھر راستہ میں اٹاری کے احمدیوں نے دودھ پیش کیا۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر کثرت سے اژدھام تھا حالانکہ بہت سے لوگوں کو اندر آنے سے روکا گیا اور پلیٹ فارم ٹکٹ بھی بند کر دیئے گئے۔ سیالکوٹ کے علماء ایک ہفتہ سے وعظ کررہے تھے کہ کوئی شخص مرزا صاحب کو دیکھنے کے لئے اسٹیشن پر نہ جائے ورنہ اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی لیکن اس کے باوجود سیالکوٹ کے لوگ ایسے کھنچے گئے کہ جس طرف نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تھے۔ حضورؑ کی سواری کا جلوس پولیس اور مقامی حکام کے انتظام کے ساتھ شہر کی طرف روانہ ہوا۔ حضورؑ ایک کھلی گاڑی میں سوار تھے۔ حضورؑ کی قیام کے لئے جناب حکیم میر حسام الدین صاحب کا ایوان تجویز ہوا۔ یہ وہی محلّہ تھا جس میں حضورؑ انتہائی گمنامی کی حالت میں چالیس برس پیشتر زمانہ ملازمت کے دوران قیام پذیر رہے۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵/ مارچ ۲۰۰۴ء میں شامل اشاعت مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ہم ہیں مریض عشق، دوا ہے تمہارے پاس
میرے مسیح! دستِ شفا ہے تمہارے پاس
دیکھی ہیں ہم نے آپ کی آنکھیں جھکی جھکی
اک دلنشیں طرز حیا ہے تمہارے پاس
تیغِ دعا کی کاٹ کی ان کو خبر نہیں
شوخی سے غیر کہتے ہیں کیا ہے تمہارے پاس
صادق کے حق میں یہ بھی ہے قرآن کی دلیل
اِک عمر یہ گزار چکا ہے تمہارے پاس

28/اکتوبر کو جمعہ تھا۔ اس دن بیعت کے بعد حضورؑ نے ایک جذب و تاثیر تقریر فرمائی جس میں حضورؑ نے بیش قیمت نصائح فرمائیں اور اپنے دعویٰ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ 31/اکتوبر کو تجویز ہوئی کہ حضورؑ کی طرف سے دین پر ایک پبلک لیکچر دیا جاوے۔ چنانچہ حضورؑ نے 31/اکتوبر کی دوپہر کے بعد لیکچر لکھا جو 2/نومبر کو چھپ بھی گیا۔ اور اسی روز حضورؑ نے لیکچر سیالکوٹ جلسہ میں ارشاد فرمایا۔ حضورؑ کے ساتھ ہی ایک طرف حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ (صدر جلسہ) اور دوسری طرف حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ تشریف فرما تھے ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے افتتاحی اور اختتامی خطابات فرمائے۔ مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن مجید کی چند آیات تبرکاً تلاوت کیں۔ پھر حضورؑ کا مطبوعہ لیکچر پڑھ کر سنایا۔

3/نومبر کو حضرت اقدسؑ واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ واپسی پر بھی اسٹیشن پر زائرین کا ہجوم تھا۔

1904ء کے بعض صحابہؓ

۱۔ حضرت چوہدری نصراللہ خاں صاحب

ولادت 1863ء۔ آپ اکثر مولوی عبد الکریم صاحب کے درس میں شامل ہوتے اور اس درجہ متأثر تھے کہ خود مولوی صاحب اکثر فرماتے تھے کہ یہ ہو نہیں سکتا چوہدری صاحب اس سلسلہ سے علیحدہ رہیں۔ جب مولوی مبارک علی صاحب کے خلاف احمدی ہونے کے باعث ایک مقدمہ دائر ہوا اور جماعت سیالکوٹ نے چوہدری صاحب کو وکیل مقرر کیا تو مقدمہ کی پیروی کی خاطر آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے لٹریچر کا تفصیلی مطالعہ کرنا پڑا اور آپ بڑے متأثر ہوئے۔ 1904ء میں آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے مولوی کرم دین صاحب والے مقدمہ میں بطور گواہ صفائی بھی طلب کیا گیا جہاں انہیں پہلی بار حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں شرف باریابی حاصل ہوا اور آپ بہت خوشگوار اثر لے کر واپس آئے۔ اور بالآخر حضور کے قیام سیالکوٹ کے دوران بیعت کرلی۔ (آپ کی اہلیہ محترمہ نے کشف کی بناء پر چند دن پہلے بیعت کرنے کی سعادت پالی تھی)۔ بیعت نے آپ میں ایک روحانی انقلاب پیدا کیا اور آپ 1917ء میں اپنی کامیاب وکالت چھوڑ کر قادیان تشریف لے آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نظارت علیاء کے علاوہ صیغہ بہشتی مقبرہ کے فرائض سپرد فرمائے۔ اس منصب کو آپ نے آخری دم تک اعزازی طور پر نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ معرکہ شدھی میں بھی آپ کو حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔ 1924ء میں حج سے مشرف ہوئے۔ آپ کا ایک علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی کتب کے جامع انڈیکس تیار کئے۔ 2 ستمبر 1926ء کو لاہور میں انتقال فرماگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو آپ کے وصال کی خبر ڈلہوزی میں ملی جس پر حضورؓ قادیان تشریف لائے اور 4 ستمبر 1926ء کو جنازہ پڑھایا اور چارپائی کو اٹھا کر لحد تک لے گئے۔ بعد ازاں خود اپنے ہاتھ سے کتبہ کی عبارت تحریر فرمائی جس میں لکھا: ”نہایت شریف الطبع، سنجیدہ مزاج، مخلص انسان تھے۔ بہت جلد جلد اخلاص میں ترقی کی۔ بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ آخر میری تحریک پر، وکالت کا پیشہ جس میں آپ بہت کامیاب تھے ترک کر کے دین کے کاموں کے لئے بقیہ زندگی وقف کی اعلیٰ اخلاص کے ساتھ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ترقی ہوتی گئی۔...... نگاہ دور بین تھی۔ باریک اشاروں کو سمجھتے اور ایسی نیک نیتی کے ساتھ کام کرتے کہ میرا دل محبت اور قدر کے جذبات سے بھر جاتا تھا اور آج تک ان کی یاد دل کو گرما دیتی ہے“۔

۲۔ حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب

ولادت 1876ء۔ مدرسہ احمدیہ کے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ 21/اکتوبر 1949ء کو جب ربوہ میں لوئر مڈل سکول کی ابتداء ہوئی تو آپ اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر بنے۔ 9/اگست 1950ء کو وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کی وفات پر فرمایا کہ آپؓ ان بزرگوں میں سے تھے جو استثنائی ہوتے ہیں۔ باوجود اندھے ہو جانے کے ان کا پڑھنے کا شوق نہیں جاتا تھا۔ جہاں بھی خدمت کا کوئی موقعہ نکلتا وہ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کر دیتے۔ باوجود زور دینے کے میں نے دیکھا ہے کہ وہ پیسے نہیں لیتے تھے۔ میری بچیوں کو بھی انہوں نے پڑھایا ہے مگر باوجود زور دینے کے انہوں نے پیسے نہیں لئے...... حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ان کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔

آپؓ کے دو بیٹوں محترم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب اور محترم مولوی عبد القادر صاحب ضغیم (سابق مبلغ سلسلہ امریکہ) کو ساری زندگی جماعتی خدمات میں گزارنے کی توفیق ملی۔

۳۔ حضرت سید دلاور شاہ صاحب

وفات 6/جون 1944ء۔ کئی سال تک اخبار ”سن رائز“ میں قلمی خدمات بجا لائے۔ ایک اچھی ملازمت آپ نے قومی خدمت کی خاطر ترک کر دی۔ راجپال کے مقدمہ میں آپ نے ”مسلم آؤٹ لک“ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے ہائی کورٹ کے فیصلہ پر بڑی جرأت سے تبصرہ کیا جس پر آپ کو چھ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ نہایت قانع بزرگ تھے اور مذہبی مسائل پر تقریر کرنے کا خاص سلیقہ رکھتے تھے۔

۴۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ پوہلہ مہاراں۔ آپ صاحب کشف والہام تھے۔ جب سے سیالکوٹ میں ضلع وار نظام قائم ہوا اپنے حلقہ میں بیس اکیس جماعتوں کے امیر رہے۔ خلافت ثانیہ کی بیعت میں آپ کی مسابقت سے دوسرے احباب کو بھی خلافت سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی۔ 31/دسمبر 1960ء کو انتقال فرمایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

۵۔ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی

ولادت 1883ء۔ وفات 30/اگست 1968ء۔ 1923ء میں جہاد ملکانہ میں شرکت کی۔ ستمبر 1935ء کے قریب ملازمت سے پنشن یاب ہو کر مستقل قادیان آگئے اور 1936ء سے 1950ء تک سلسلہ کے متعدد انتظامی اداروں میں بہت سی خدمات کی توفیق پائی۔ بہت دعا گو اور حلیم الطبع بزرگ تھے۔

۶۔ سابق والیٔ قلات میر خداداد خاں صاحب

ولادت 40-1839ء۔ میر احمد خاں دوئم بادشاہ اورنگ زیب کے ہمعصر اور قلات میں براہوئی سلطنت کے بانی تھے۔ میر خداداد خاں صاحب اسی مرد جری کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد کا نام مہراب خان دوم تھا۔ آپ 1857ء کے دوران تخت نشین ہوئے اور سترہ سال تک خطرات میں محصور رہے۔ آپ کی شاہی انگشتری میں ”خداداد گان راخداداده“ اور ”دین ودنیا مرز خداداد است“ کے الفاظ نقش تھے۔ آپ واحد خان تھے جنہوں نے ریاست میں باقاعدہ فوج اور مرکزی خزانہ کی ضرورت محسوس کی۔ زمانہ حال کے بعض مؤرخین کے نزدیک ”ہمت، استقلال، خلوص، فراست آپ کی سیاسی کشتی کے چپو تھے۔“ آپ نماز اور دیگر مذہبی فرائض کی ادائیگی بہت التزام اور اہتمام سے کرتے تھے اور عالمانہ مذاق رکھتے تھے۔ آپ 37 سال تک حکمران رہے۔ اور بلوچستان کے انگریز ایجنٹ گورنر جنرل کی سازش سے مارچ 1892ء میں معزول کر دیئے گئے اور تاج شاہی اگلے سال 10/نومبر 1893ء کو ان کے بیٹے محمود خان کو پہنا دیا گیا۔ آپ نے 20/مئی 1909ء کو پشین میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اسی جگہ سپرد خاک کئے گئے۔ آپ ایک عام خشتی گنبد کے نیچے ایک سادہ سی قبر میں مدفون ومکنون ہیں۔

قبولیت دعا

ایک دفعہ 1904ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بہت بیمار ہو گئے تھے۔ اور ایک وقت ایسا وارد ہوا کہ ان کی بیوی نے سمجھا کہ ان کا آخری وقت ہے۔ وہ روتی چیختی حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پہنچیں۔ حضورؑ نے تھوڑی سی مشک دی کہ انہیں کھلاؤ اور میں دعا کرتا ہوں۔ حضورؑ اسی وقت وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے۔ صبح کا وقت تھا۔ جب حضرت مفتی صاحب کو مشک کھلائی گئی تو تھوڑی دیر میں طبیعت سنبھل گئی۔

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

ہفت روزہ ”بدر“ قادیان میں مکرم عبدالرؤف خان صاحب نے اپنے مضمون میں محترم سید میر مسعود احمد صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ محترم میر صاحب سے میرا تعلق اکتوبر 1964ء میں قائم ہوا جبکہ آپ کوپن ہیگن ڈنمارک میں بطور مبلغ سلسلہ مقیم تھے اور مَیں جدہ میں اپنی ملازمت سے فارغ ہو کر ڈنمارک میں ایک پوسٹ گریجوایٹ کورس کے لئے وہاں پہنچا۔ جدہ سے ربوہ خط وکتابت کر کے کسی احمدی کے ڈنمارک میں موجود ہونے کا علم حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔ تاہم جب مَیں راستہ میں تین دن کے لئے بیروت میں رُکا تو وہاں سے روانہ ہوتے وقت بورڈنگ پاس حاصل کر کے وہاں بیٹھا تھا کہ اسی اثنا میں ایک شخص کاؤنٹر پر عملہ سے بات کرنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ اس لفافہ میں میری بیوی اور بچہ کے ہوائی جہاز کے ٹکٹ ہیں۔ اگر آپ یہ کوپن ہیگن لے جائیں تو وہ اگلی ہی فلائٹ سے یہاں آسکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ٹکٹ اور ان کے کوپن ہیگن میں مقیم عزیز مکتبی صاحب کا پتہ اور فون نمبر لے لیا۔

کوپن ہیگن پہنچ کر فون کیا تو مکتبی صاحب آدھ گھنٹے کے اندر ہوٹل پہنچ گئے اور جاتے ہوئے اپنی دوکان کا پتہ مجھے دے گئے۔ اگلے ہی روز صبح ہوم منسٹری سے فارغ ہو کر مَیں اُن کی دوکان پر چلا گیا۔ یہ قالین کی دوکان تھی۔ باتوں باتوں میں مجھے کہنے لگے کہ کیا تم کسی مسلمان کو یہاں جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ کہنے لگے کہ یہاں ایک احمد نام کے صاحب ہیں جو مبلغ ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا، ہو نہ ہو یہ کوئی احمدی ہونگے۔ میں نے ان سے کہا ان سے ملا جاسکتا ہے۔ تو کہنے لگے میں ابھی فون کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے فون کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک مسلمان بیٹھے ہیں جو کل ہی کوپن ہیگن آئے ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے جب فون لیا تو آگے محترم میر صاحب تھے۔ پوچھنے پر میں نے بتایا کہ میں احمدی ہوں۔ اور لاہور سے آیا ہوں۔ کہنے لگے کس خاندان سے تعلق ہے۔ میں نے کہا ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے خاندان سے۔ کہنے لگے فوراً چلے آؤ۔

محترم میر صاحب کے بتائے ہوئے طریق پر ٹرام اور بس لے کر مَیں سٹاپ پر اُترا تو آپ کو منتظر پایا۔ اس کے بعد ہر Week End اور جمعہ کی نماز میر صاحب کے پاس گزرتی۔

کوپن ہیگن ڈنمارک کا دارالخلافہ ہونے کے علاوہ سیکنڈے نیویا کا داخلی دروازہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس شہر میں کوئی معقول جگہ مشن ہاؤس کے لئے حاصل کرنی بہت مشکل تھی۔ چنانچہ میر صاحب نے اپنی تقرری کے پہلے دو سال ایک چھوٹی سی جگہ میں (جو کہ تہہ خانہ میں تھی) گزارے۔ جہاں نہ تو خاطر خواہ ہیٹنگ کا انتظام تھا نہ کچن وغیرہ کی سہولت موجود تھی۔

1964ء کے اوائل میں بڑی تگ ودو کے بعد ایک کمرہ پر مشتمل چھوٹا سا فلیٹ کرایہ پر ملا۔ آپ کی رہائش اور تمام جماعتی پروگرام اسی جگہ انجام پاتے۔ جمعہ کے روز چھ سات افراد تک اسی کمرہ میں نماز جمعہ ادا کرتے۔ کمرہ کے ایک جانب ہلکی سی پارٹیشن کر کے کچن بنا ہوا تھا جس میں محترم میر صاحب اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے جمعہ میں آنے والے احباب کو پیش کرتے۔ عیدین کی نمازوں کے لئے کوئی ہال کرایہ پر لے لیتے۔ میرے آنے کے بعد پہلی عید الفطر 1965ء میں تھی۔ اس عید کے لئے میر صاحب، ایک مصری نژاد دوست اور مَیں نے کھانا تیار کیا۔ اور تقریباً رات کے ایک بجے فارغ ہوئے۔ بعد میں بھی جب باقاعدہ مشن ہاؤس اور مسجد نصرت جہاں کی تعمیر ہوچکی تو میر صاحب کا دستور رہا کہ جمعہ کے روز مہمانوں کے لئے کھانے کا اہتمام اپنی نگرانی میں کرتے۔ محترم میر صاحب کی محبت اور اخلاص دیکھ کر ہر انسان کا دل ان کی محبت میں گداز ہو جاتا۔

انسانی ہمدردی میں بھی میر صاحب کا نمونہ قابل تحسین تھا۔ غالباً 72-1971ء کی بات ہے کہ رات ایک بجے فون کی گھنٹی بجی۔ محترم میر صاحب نے فون اٹھایا تو ایک غیر احمدی دوست بول رہے تھے کہ اُن کے ساتھی کی والدہ پاکستان میں فوت ہو گئی ہیں۔ جن کے صدمہ سے اُن کا ساتھی تقریباً نیم پاگل ہو کر دیواروں سے ٹکریں مار رہا ہے اور کسی طرح قابو میں نہیں آرہا۔ میر صاحب نے اسی وقت ٹیکسی لی اور وہاں پہنچے۔ غیر احمدی نوجوان کو تسلی دی اور ہر طرح سے اس کے غم کو ہلکا کیا۔ جب تک اُس نوجوان کی حالت تسلی بخش نہیں ہوئی، آپ مشن ہاؤس واپس نہیں آئے۔

مکرم میر صاحب خدمت خلق میں ہمیشہ صف اوّل میں تھے۔ مسلم، غیر مسلم، احمدی اور غیر احمدی کا کبھی کوئی سوال ان کے ذہن میں نہیں آتا تھا۔ سب سے یکساں شفقت کا سلوک فرماتے۔ 72-1969ء کے دوران پاکستان سے احمدی اور غیر احمدی نوجوانوں کا ایک ریلا ڈنمارک میں روزگار کی تلاش میں پہنچا۔ ان میں اکثر غیر احمدی نوجوان تھے جنہیں میر صاحب نے مشن ہاؤس میں اس وقت تک ٹھہرایا جب تک ان کا اپنا خاطر خواہ رہائش کا انتظام نہیں ہو گیا۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 11 | Friday July 30 & August 06, 2004 | Issue No. 31-32

حاصل مطالعه

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

تاجدار خلافت سرتا پا محبت اور مجسم دعا کے پیکر

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے عہد خلافت کے پہلے سالانہ جلسہ دسمبر 1914ء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”اصل بات یہ ہے کہ پہلے جو باتیں تم خلافت کے متعلق سن چکے ہو وہ تو تمہیں ان لوگوں نے سنائی ہیں جو راہرو کی طرح ایک واقعہ کو دیکھنے والے تھے۔ دیکھو! ایک بیمار کی حالت اس کا تیمار دار بھی بیان کرتا ہے مگر بیمار جو اپنی حالت بیان کرتا ہے وہ اَور ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح دوسرے لوگوں نے اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق تمہیں باتیں سنائی ہیں مگر میں جو کچھ تمہیں سناؤں گا وہ آپ بیتی ہوگی، جگ بیتی نہیں ہوگی۔ دوسرے کے درد اور تکلیف کو خواہ کوئی کتنا ہی بیان کرے لیکن اس حالت کا وہ کہاں اندازہ لگا سکتا ہے جو مریض خود جانتا ہے۔ اس لئے جو کچھ مجھ پر گزرا ہے اس کو مَیں ہی اچھی طرح سے بیان کر سکتا ہوں۔ دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدا را غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں، غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔

سنا جاتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مجھے حکومت کی خواہش تھی اس لئے جماعت میں تفرقہ ڈال کر لوگوں سے بیعت لے لی ہے۔ لیکن بیعت لینے کے وقت کی حالت میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس وقت بیعت ہو چکی تو میرے قدم ڈگمگا گئے اور میں نے اپنے اوپر ایک بہت بڑا بوجھ محسوس کیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ آیا اب کوئی ایسا طریق بھی ہے کہ میں اس بات سے لوٹ سکوں۔ میں نے بہت غور کی اور بہت سوچا لیکن کوئی طرز مجھے معلوم نہ ہوئی۔ اس کے بعد بھی کئی دن میں اسی فکر میں رہا تو خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں بتایا کہ میں ایک پہاڑی پر چل رہا ہوں دشوار گزار راستہ دیکھ کر میں گھبرا گیا اور واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ جب میں نے لوٹنے کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پچھلی طرف میں نے دیکھا کہ پہاڑ ایک دیوار کی طرح کھڑا ہے اور لوٹنے کی کوئی صورت نہیں اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اب تم آگے ہی آگے چل سکتے ہو پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

میں نے اس بات پر غور کیا ہے کہ نبی پر چالیس سال کے بعد نبوت کیوں نازل ہوتی ہے؟ اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ چالیس سال بعد تھوڑے سال ہی انسان کی زندگی ہوتی ہے اس لئے ان مشکلات کو برداشت کر کے نبی گزارہ کر لیتا ہے۔ لیکن اگر جوانی میں ہی اسے نبوت مل جائے تو بہت مشکل پڑے اور اتنے سال زندگی کے بسر کرنے نہایت دشوار ہو جائیں کیونکہ یہ کام کوئی آسان کام نہیں ہے۔

دیکھنے میں آگ کا انگارہ بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر اس کی حقیقت وہی جانتا ہے جس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح خلافت بھی دوسروں کو بڑی خوبصورت چیز معلوم ہوتی ہے اور نادان دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ خلیفہ بننے والے کو بڑا مزا ہو گیا ہے لیکن انہیں کیا معلوم ہے کہ جو چیز ان کی آنکھوں میں بڑی خوبصورت نظر آتی ہے دراصل ایک بہت بڑا بوجھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کسی کی طاقت ہی نہیں کہ اسے اٹھا سکے۔ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو ایک پہلے شخص کا کام کرے اور خلیفہ جس کا قائم مقام ہوتا ہے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (الم نشرح: ۳) کہ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اتار دیا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیٹھ اس بوجھ سے ٹوٹنے کے قریب تھی تو اور کون ہے جو یہ بار اٹھا کر سلامت رہ سکے۔ لیکن وہی خدا جس نے آنحضرت ﷺ کے بوجھ کو ہلکا کیا تھا اور اس زمانہ میں بھی اپنے دین کی اشاعت کے لئے اس نے ایک شخص کو اس بوجھ کے اٹھانے کی توفیق دی وہی اس نبی کے بعد اس کے دین کو پھیلانے والوں کی کمریں مضبوط کرتا ہے۔“

(برکات خلافت بشمولہ انوارالعلوم جلد 2صفحہ 156,157)۔

للّٰہی محبت کے دل موہ لینے والے نظارے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/مئی 2004ء میں فرمایا:

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچا لیں، جتنا مرضی زور لگا لیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھا لے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔

افریقہ میں بھی مَیں دورہ پر گیا ہوں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا اس طرح ٹوٹ کر انہوں نے محبت کا اظہار کیا ہے جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ جس طرح ان کے چہروں پر خوشی کا اظہار میں نے دیکھا ہے، یہ سب کیا ہے؟۔ جس طرح سفر کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کر کے وہ لوگ آئے، یہ سب کچھ کیا ہے؟۔ کیا دنیا دکھاوے کے لئے یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے وہ انسانی کوششوں سے کہاں نکل سکتی ہے۔ جتنا مرضی کوئی چاہے، زور لگا لے۔

عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے جو خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔ بچے اس طرح بعض دفعہ دائیں بائیں سے نکل کے سیکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے۔ وہ محبت تو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے دل میں پیدا کی ہے، کسی کے کہنے پہ تو نہیں آ سکتے۔ اور پھر ان کے ماں باپ اور دوسرے ارد گرد لوگ جو اکٹھے ہوتے تھے ان کی محبت بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔ پھر اس بچے کو اس لئے وہ پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ وقت سے چمٹ کے اور اس سے پیار لے کر آئے ہو۔ **یہ سب باتیں احمدیت کی سچائی کی دلیل ہیں۔** اگر کسی کی نظر ہو دیکھنے کی تبھی دیکھ سکتا ہے۔ چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بدفطرت اگر جاتا ہے تو جائے، اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بد انجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے، وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(حظبہ جمعہ فرمودہ 21/مئی 2004ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔